آسان حج

مرتبہ الحاج مولانا محمد ایوب بشوی ایم اے

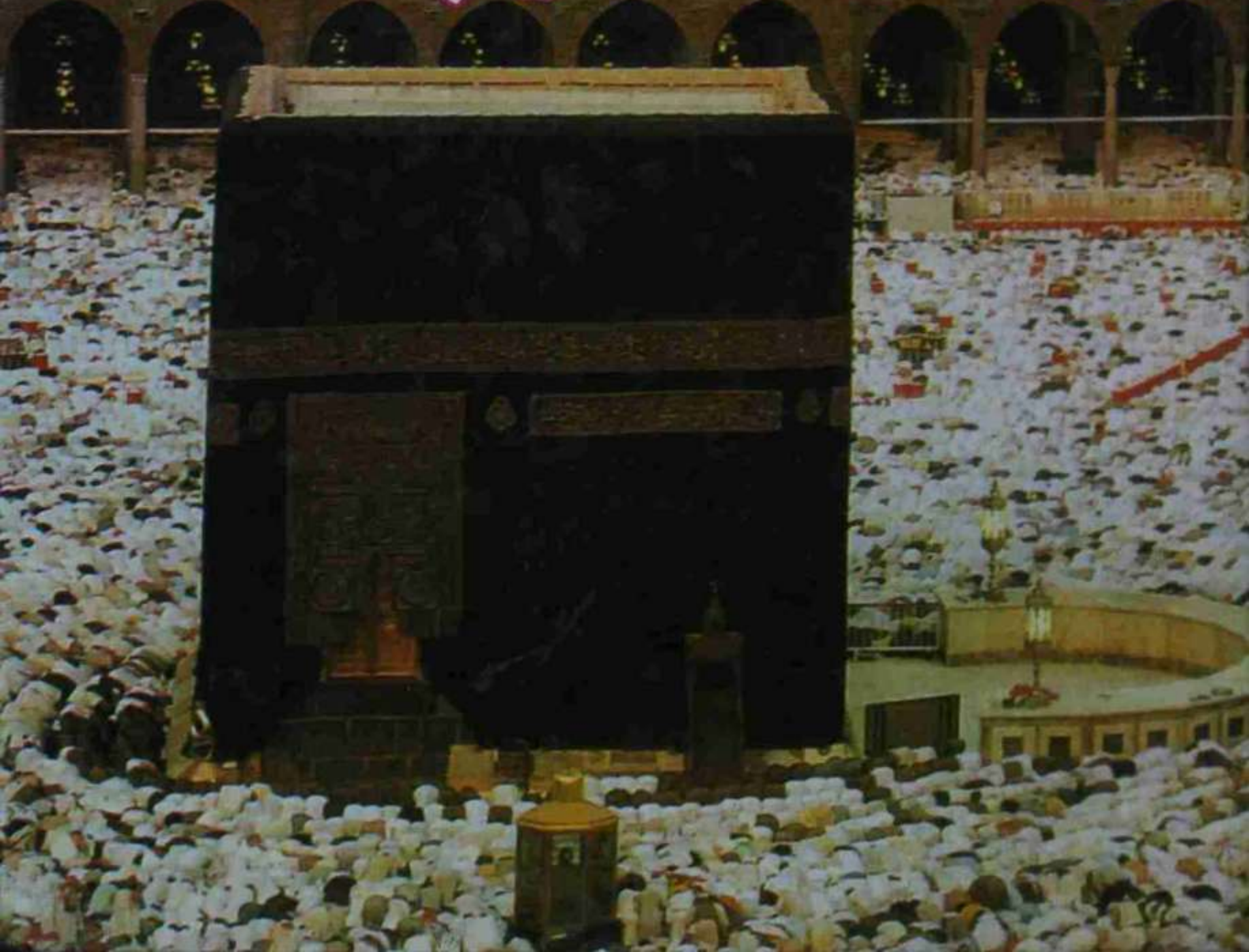

آسان حج

مرتّبہ

الحاج مولانا محمد ایوب بشوی ایم اے

پیشکش

کاروان مکّہ لاہور پاکستان

ناشر

ثاقب پبلی کیشنز لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم

تلبیه

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ

لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

بمطابق فتویٰ:۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب _____ آسان حج

مرتّبہ _____ الحاج مولانا محمد ایوب بشوی (ایم اے)

طبع اوّل _____ اکتوبر 2002ء

تعداد _____

ہدیہ _____

ملنے کا پتہ

☆ ادارہ: المؤسّسة الاسلامية موچی دروازہ لاہور

☆ ثاقب پبلی کیشنز لاہور۔

☆ حجۃ الاسلام مولانا شیخ محمد یعقوب بشوی قم مقدس ایران

ضروری گزارش

عزیزان گرامی القدر! ویسے تو حج کے موضوع پر آج تک مختلف علماء کرام نے اپنی اپنی بساط کے مطابق مختلف قسم کی کتابیں اور مناسک حج تحریر کئے ہیں جو کہ قابل صد تحسین ہے۔ میرے پاس بھی چند احباب تشریف لائے اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ کہ آپ بھی اس موضوع پر کوئی آسان فہم کتاب تحریر کریں۔ پس انہیں دوستوں کی نیک خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے بھی دو عدد کتابیں مناسک حج کی تحریر کی۔ ایک بڑا سائز میں اور ایک پاکٹ سائز میں جو کہ رہبر معظم حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای اور مرجع تشیع جہاں حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی کے فتاویٰ کے مطابق ہے۔ امید ہے حجاج کرام ان کتابوں سے خوب استفادہ حاصل کریں گے۔

یاد رہے کہ ان کتابوں کی اشاعت کے سلسلے میں ہمارے چند قابل قدر دوستوں نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا ہے ان میں محترم سید شاہد عباس زیدی صاحب، محترم حاجی ظہور علی منگلہ صاحب، حاجی طاہر حسین صاحب، محترم الحاج ارشد علی صاحب وان والے، محترم حاجی امیر علی صاحب پجگرائیں، محترم نسیم عباس صاحب، محترم حاجی اسد علی، شاہد علی صاحبان محل والے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور ان سب کو بار بار حج بیت اللہ سعادت نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان سب کے اموات کو غریق رحمت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

نوٹ: حجاج کرام سے گزارش ہے کہ وہ کسی مقام پر بھی دُعاؤں میں ان حضرات کو فراموش نہ کریں۔ ہمارے اور ان سب کے مرحومین کیلئے سورۂ فاتحہ پڑھنا ہرگز نہ بھولیئے۔

(یٰسین و شیخ صادق علی کو سورۂ فاتحہ میں فراموش نہ کریں) ملتمس دُعا

محمد ایوب بشوی

حج کا فلسفہ

حج کے معنی لغت میں

کسی کام کے قصد اور ارادہ کرنے کا نام حج ہے۔

حج کے معنی اصطلاح میں

شرح کے اصطلاح میں خدا کے گھر کی زیارت اور مخصوص اعمال و مناسک کو مخصوص ایام میں ایک خاص جگہ اور مخصوص طریقہ سے ادا کئے جانے کا نام حج ہے۔

حج: خداوند عالم کا حکم، حضرت آدم علیہ السلام کی دیرینہ سنت اور اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔

حج: انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان موجود وعدہ کے وفا کرنے کا موقع اور راہ ابراہیمی پر چلنے والوں کیلئے اتحاد کا ذریعہ ہے۔

حج: شیطان اور خود پرستی سے مقابلہ، شرک سے اظہار بیزاری اور انبیاء کرامؑ کے

راستے سے وابستگی کا اعلان ہے۔

مقامِ ابراہیمؑ کے نزدیک نماز ادا کرنا' جنابِ حاجرہ کی مانند صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور عرشِ الٰہی کے فرشتوں کے ہمنوا ہوجانا' حج کے انسان ساز کرداروں کا نام ہے۔

حج: ایک قسم کا جہاد ہے۔ انسان کی عبادت کا سب سے بڑا اور پائیدار مظاہرہ ہے۔

حج: ایک دوسرے سے آشنا ہونے کی جگہ اور عظیم امتِ اسلامی کے درمیان ارتباط و تعلقات کا مرکز اور آگہی آزادی اور خودسازی کی تربیت گاہ ہے۔

حج: خدا کے تمام رسولوں کا سب سے پرانا طریقہ عبادت ہے جبکہ کعبہ کرہ خاک پر سب سے پہلی عبادت گاہ ہے۔

حج: گناہوں سے تطہیر کا بہترین ذریعہ اور اسلامی احکام کی ایک بہترین تقریب ہے۔

فریضہ حج ایک ایسا عمل ہے جس کی آواز لبیک کی کشش حضرت آدم علیہ السلام کو چالیس حج کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء حج کی ادائیگی کیلئے مکہ معظّمہ جاتے رہے۔ بیت اللہ کی زیارت کرتے رہے وہ بیت اللہ جس کے غلاف کو پکڑ کر انبیاء اوصیاء اور صلحاء بارگاہ خداوندی میں گڑگڑاتے رہے۔ یہ وہ

عظیم گھر ہے جس کی زیارت کیلئے امام حسین علیہ السلام بیس مرتبہ مدینہ سے پیدل چل کر آئے یہ وہ عظیم گھر ہے۔ جس کی طرف آتے ہوئے فرزند رسول حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سواری پر سوار نہیں ہوتے بلکہ لرزتے اور کانپتے پیدل چلتے تھے ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں بلکہ مسلسل چالیس حج پا پیادہ کئے۔ کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جسے اس گھر کی زیارت نصیب ہو جس گھر میں امام المتقین کی ولادت ہوئی ہو اور جس گھر کی زیارت ہر نبی اور امام کیلئے باعث سعادت بنی ہو یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں توحید کے پروانے' ایک لباس میں' رنگ و نسل سے آزاد' قومیت و لسانیت کے شکنجے سے بے نیاز ہو کر دنیا کے کونے کونے سے ایک مرکز توحید پر سر بسجود ہوتے ہیں۔ عرفات و منیٰ کی بے آب و گیاہ صحراؤں میں جمع ہو کر اپنی کوتاہیوں پر نادم اپنی نادانیوں پر شرمسار' اپنے گناہوں پر نوحہ کناں اور اپنی غلطیوں پر تائب ہو کر اللہ سے رحم و کرم کی بھیک مانگتے ہیں اور جب ان کے تخیل کی پرواز ماضی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتی ہے تو ان کی آنکھوں میں حجتہ الوداع کا منظر گھوم جاتا ہے اور وہ خیالوں ہی خیالوں میں دیکھتے ہیں کہ باعث تخلیق کائنات خاتم الانبیاء' احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر سینکڑوں انبیاء علیہم السلام نے یہیں کھڑے ہو کر نوع انسانی کی بقا اور فلاح کیلئے دعائیں مانگی تھیں تو اس وقت روحانی اور وجدانی کیفیات عجیب منظر پیش کرتی ہیں اور انسان خالق کائنات کی بارگاہ میں

سجدہ شکر بجالاتے ہوئے بے قرار ہو کر پکارنے لگتا ہے۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ترجمہ: میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ زمین و آسمان کے خالق کی طرف موڑ لیا ان ایام میں اسے اذکار اور عبادات کے سوا کوئی کام نہیں ہوتا۔ وہ دن رات خوشنودیٔ خدا کے حصول میں سرگرداں رہتا ہے۔ اور دیوانہ وار اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ اے پروردگار میں اپنے اہل و عیال، عزیز و اقارب، دوست و احباب، کاروبار اور اپنی دیگر روزمرہ کی مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر تیرے حضور حاضر ہوں اور ایمان و یقین کی پختگی اور سلامتی کا متمنی ہوں۔ تیرے پاکیزہ اور مقدس بندوں کی پیروی میں سرگرداں ہوں، جن پر تو نے انعام و اکرام کی بارش کی اور اپنی رضاؤں کا اظہار فرمایا۔ خداوندا ہمارا حشر نشر محمدؐ و آل محمد علیھم السلام کے ساتھ کرنا۔

اے حجاج محترم! آپ خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم سعادت اور اپنے گھر اور اپنے حبیب کے دیار کی زیارت کیلئے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ وہ آپ سے چاہتا ہے کہ آپ خود کو مکمل طور پر اس کے حوالے کر دیں اور اپنے آپ میں وہ پسندیدہ صفات پیدا کریں۔ سیرت و کردار کی تعمیر کریں، روحانی ترقی اور اخلاقی بالیدگی کی راہ ہموار کریں، تزکیہ نفس کریں، تقویٰ کی روح بیدار کریں، تاکہ اللہ سے تعلق

استوار ہو اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری اور اس کی محبت ہر چیز پر غالب آجائے۔

حج کی سعادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی توفیق ہے کہ اصلاح حال کی تمام تر کوششوں کے باوجود جو نقائص رہ گئے ہیں وہ ارکان حج اور مقامات حج کی برکت سے دور ہو جائیں۔ اس لئے ہر عازم حج کو چاہئے کہ وہ حج کے ایک ایک رکن اور عمل کو پورے اخلاص اور شعور کے ساتھ صحیح اسلامی روح کے ساتھ ادا کرے اور حج کی ان برکات سے بھرپور استفادہ کرے۔

حج کے ارکان کی ادائیگی میں مشکلات کے پیش نظر اس عبادت کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہے۔ احادیث میں ہے کہ صحیح مناسک حج کو ادا کرنے والا شخص گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے شکم مادر سے پیدا ہونے والا بچہ۔

یہ عظیم عبادت کہ جس کی بجا آوری کیلئے جسمانی و مالی عرضیکہ ہر طرح کی قربانی پیش کی جارہی ہو کے مناسک کی ادائیگی میں خاص احتیاط اور توجہ کی ضرورت ہوگی۔ بصورت دیگر سب کچھ رائیگاں چلا جائیگا۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم مسائل حج کو اچھی طرح ذہن نشین کریں اور اس عبادت کی حقیقی روح کو سمجھ کر اسے بجالائیں تاکہ اس کے تمام تر ثمرات سے کماحقہ مستفید ہو سکیں۔ (آمین ثم آمین)

والسلام

ثاقب پبلی کیشنز لاہور پاکستان

ضروری ہدایات

حجاج محترم آپ کی توجہ چند بہت اہم نکات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ آپکو اس مقدس سفر کو شروع کرنے سے پہلے تمام حقوق اللہ اور حقوق الناس کو ادا کرنا چاہئے اور اپنے ذمہ جو واجب حقوق ہوں مثلاً زکوٰۃ خمس وغیرہ ادا کریں۔ کیونکہ ان حقوق کی ادائیگی کے بغیر حج کرنا درست نہیں۔

☆ آپ جانے سے پیشتر اپنی وصیت لکھ کر یا بتا کر جائیں۔

☆ آپ اپنی قرأت نماز اور مسائل حج کو صحیح طور پر یاد کر لیں، تا کہ آپ صحیح حج کر سکیں۔

☆ آپ اپنا زادہ راہ اور خرچہ سفر فراخ دلی کے ساتھ لیں۔ کنجوسی سے کام نہ لیں۔

☆ آپ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں تمام واجبی نمازوں کو حرم مطہر میں ادا کریں۔

☆ آپ اپنے ہم سفر ساتھیوں کے ساتھ انتہائی اخلاق، مروت اور انصاف سے پیش آئیں اور غیبت، حسد، تکبر وغیرہ برائیوں سے اجتناب کریں۔

☆ آپ کھانے پینے میں حد اعتدال اور پرہیز سے کام لیں اپنی صحت کا خاص طور

پر خیال رکھیں۔

☆ آپ مذہبی بحث ومباحثہ سے حتی الامکان اجتناب کریں۔

☆ آپ ان مقدس مقامات میں اپنی عافیت' اولاد' دوست' احباب' اموات' والدین اور ملک کے استحکام کیلئے اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔

☆ آپ قافلہ یا گروپ کی شکل میں سفر کریں اور کسی عالم دین کو اپنے قافلہ میں شامل کریں تا کہ مسائل' حج ونماز وغیرہ میں سہولت ہو۔

☆ آپ حرم مطہر' مسجد الحرام' مسجد نبوی میں جب جماعت ہو رہی ہو تو ضرور جماعت کے ساتھ شامل ہو جائیں' اگر وقت کے متعلق شبہ ہو تو بعد میں پھر اعادہ کریں۔ مسجد نبوی اور مسجد الحرام میں قالین پر سجدہ جائز ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ فرش پر سجدہ کریں۔

ضروری سامان

(۱) ناخن تراش' (۲) چھوٹی قینچی' (۳) بال پوائنٹ' (۴) نوٹ بک' (۵) چھوٹا بیگ برائے پاسپورٹ اور ٹکٹ وغیرہ کیلئے' (۶) پلیٹ' گلاس' چھوٹا اور بڑا چمچہ' پیالی لوٹا وغیرہ' (۷) سوئی دھاگہ' بٹن' (۸) ٹھنڈے پانی والی بوتل' (۹) ایک دری اور ایک چادر (۱۰) ہوائی چپل ۲ عدد (۱۱) ازار بند ۳ عدد' (۱۲) بنیان ۴ عدد'

(۱۳) سوٹ موسم کے مطابق ۳ عدد' (۱۴) ٹوتھ برش' (۱۵) صابن دانی' (۱۶) تولیہ' (۱۷) جوتوں کیلئے اور سنگریزوں کیلئے دو عدد تھیلیاں' (۱۸) چھوٹا بڑا بیگ' احرام ۲ عدد (۱۹) بیلٹ' دستی رومال (۲۰) سیفٹی

ہوائی جہاز سے سفر

حاجی کو چاہئے کہ اپنے سامان کے ساتھ پرواز سے آٹھ گھنٹے قبل حاجی کیمپ کے کسٹم حال میں پہنچ جائے اور اپنا تمام سامان کسٹم عملہ سے چیک کروالے۔ اور وہاں جمع کروادے آپ کا تمام سامان وہاں سے ٹرکوں پر ایئرپورٹ پہنچا دیا جائیگا۔ جو جدہ ایئرپورٹ پر آپ کو واپس ملے گا صرف دستی بیگ اپنے ہمراہ رکھیں جس میں پاسپورٹ' ٹیکوں کا سرٹیفکیٹ' ٹکٹ' بورڈنگ کارڈ' ٹریولنگ چیک وغیرہ ہوں' حاجی کیمپ سے ایئرپورٹ بسوں کے ذریعہ جائیں ایئرپورٹ پہنچ کر سامان کو ٹیگ لگوائیں اور امیگریشن کرا کے ویٹنگ ہال میں تشریف رکھیں۔

ہوائی جہاز میں سوار ہو کر بورڈنگ کارڈ پر درج اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ ہوائی جہاز کا سفر تقریباً پانچ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ سفر کے دوران ذکر الٰہی میں مشغول رہیں اور خود کو ذہنی طور پر ہر قسم کے حالات اور مشکلات کا سامنا کرنے

کیلئے تیار کریں۔

جدہ ایئرپورٹ پر پہنچ کر جہاز سے اتر کر تمام عازمین حج پہلے ہال میں جائیں گے۔ جہاں وزارت صحت چند ادویات دے گی یا ٹیکے لگائے گی۔ پھر دوسرے ہال میں امیگریشن کا عملہ پہلے کاؤنٹر پر فرداً فرداً پاسپورٹ لے کر دخول کی مہریں لگاتا ہے۔ دوسرے کاؤنٹر پر مکتب الوکلاء کا عملہ ضروری اندراج کر کے مہر لگا کر پاسپورٹ واپس کر دیتا ہے۔ جامہ تلاشی کے بعد تیسرے ہال میں اپنا سامان کسٹم والوں سے چیک کروائیں۔ کسٹم ہال سے نکلتے وقت یقین کر لیں کہ آپ کا تمام سامان آپ کے ہمراہ ہے۔ اپنا سامان ریڑھی پر رکھ کر اپنے گروپ کے ہمراہ بسوں کے اڈے پر آ جائیں۔ اس سارے کام کو تقریباً آٹھ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اس کے بعد بس میں سوار ہو کر مدینہ یا جحفہ کی طرف روانہ ہو جائیں اور وہاں سے احرام باندھ کر مکہ پہنچیں۔

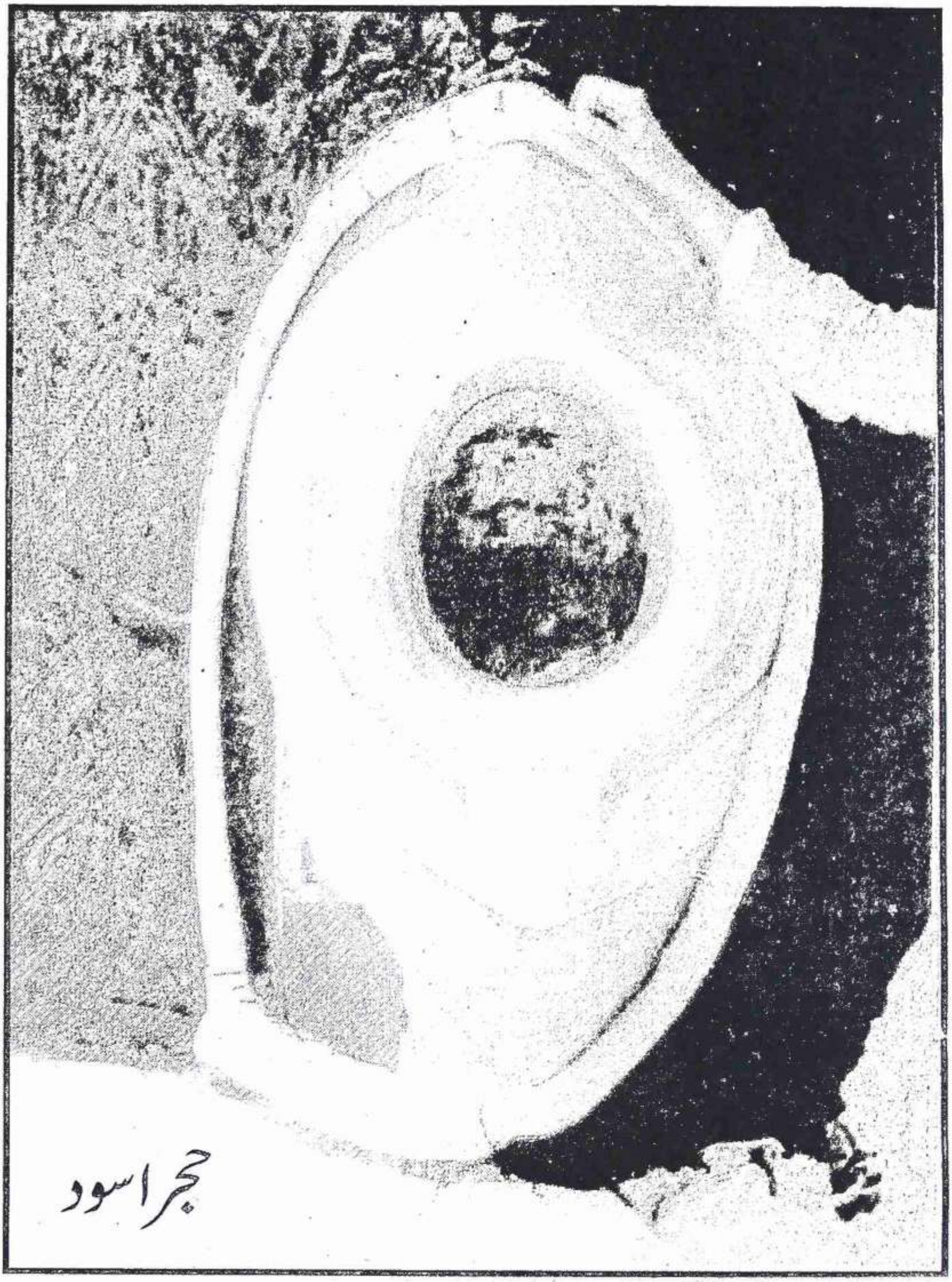

حجر اسود

فہرست مضامین

مدینہ منورہ کے اعمال	
رسول اکرمؐ۔ فاطمۃ الزہرا اور	20
آئمہ بقیع کی زیارت کی فضیلت	//
زیارت کے آداب	24
رسول اکرمؐ کی پہلی زیارت	32
رسول اکرمؐ کی دوسری زیارت	35
رسول اکرمؐ کی تیسری زیارت	44
نماز زیارت اور اسکے بعد کی دعا	46
رسول اکرمؐ کی چوتھی زیارت	47
دور سے رسول اکرمؐ کی زیارت	49
مسجد نبوی کے بعض مستحبات	50
ستون توبہ کے پاس نماز و دعا	53
مسجد نبوی و مدینہ منورہ میں روزہ	54
مقام جبریل کے پاس نماز و دعا	55
زیارت حضرت فاطمۃ الزہراؑ	58
حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی پہلی زیارت	60
حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی دوسری زیارت	64
بروایت دیگر حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی زیارت	65
زیارت آئمہ بقیع	66
زیارت حضرت امام حسن مجتبیٰؑ	70
زیارت حضرت امام زین العابدینؑ	71
زیارت حضرت امام محمد باقرؑ	72
زیارت حضرت امام جعفر الصادقؑ	73
آئمہ بقیع کی دوسری زیارت	
زیارت عباس ابن عبد المطلب	75
زیارت فاطمہ بنت اسد	76
زیارت ازواج رسولؐ	78
زیارت عقیل و	79
جناب عبداللہ بن جعفر طیار	
زیارت ابراہیم ابن رسولؐ اللہ	80
بقیع میں احد اور سانحہ حرہ	83
کے شہیدوں کی زیارت	
زیارت اسماعیل ابن جعفر صادقؑ	84
زیارت حلیمہ سعدیہ	85
رسول اکرمؐ کی پھوپھیوں کی زیارت	86
زیارت ام البنین	87
رسولؐ کے والد حضرت عبداللہ کی زیارت	89
حضرت عبداللہ ابن عبد المطلب	90
کی دوسری زیارت	
حضرت حمزہ اور دیگر شہدائے احد	91
کی زیارت کی فضیلت	
شہدائے احد کی زیارت	95
زیارت وداع رسول اکرمؐ	97
زیارت وداع آئمہ بقیع	100

مدینہ منورہ کے اماکین متبرکہ اور مساجد

مسجد النبیؐ 101
قبرستان بقیع 103
مسجد قبا 〃
مسجد الجمعہ 〃
قبرستان احد 104
مسجد غمامہ 105
مسجد حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ 〃
مسجد مباہلہ 〃
مسجد شجرہ 〃
مسجد معرس 〃
محلہ بنی ہاشم 〃
مدینہ منورہ اور مسجد نبویؐ کے مستحبات 106
مسجد قبا 109
مسجد قبا کے اعمال 111
مسجد ذو قبلتین 113
مسجد فتح 115
مسجد اجابہ میں دعا 116
نقشہ قبرستان بقیع 〃
مکہ مکرمہ کے اعمال 118
حج اسلام کی نظر میں 120
تشریع حج کا فلسفہ 123
حج میں دعا پر توجہ 〃
اعمال و آداب حج 129
واجبات عمرۂ تمتع

عمرہ مفردہ کے واجبات
مکہ مکرمہ جانے کا میقات 130
مستحبات احرام 131
محرمات احرام
مکروہات احرام 133
مسجد میں داخل ہونے کے مستحبات 135
مستحبات طواف 141
شروط طواف کی دعا 143
نماز کی مستحبات 149
عمرہ کی تقصیر کے آداب 155
حج کی قسمیں 〃
حج تمتع کے واجبات 156
عرفات میں وقوف تک 157
مستحبات حج 〃
منیٰ سے عرفہ کے مستحب اور اعمال 159
مستحبات شب عرفہ 〃
عرفات میں وقوف کے مستحبات 169
عرفات میں وقوف کی دعا 170
دعا امام حسینؑ بروز عرفہ 174
دعا امام زین العابدینؑ بروز عرفہ 197
مستحبات امام حسینؑ بروز عرفہ 214
مشعر الحرام میں وقوف کے مستحبات 221
منیٰ میں مستحبات 224
مستحب قربانی 225
تقصیر یا سر منڈھوانے کے مستحبات 226
منیٰ کے مستحبات 227

مسجد خیف کے مستحاب 228
مکہ معظمہ سے واپسی کے مستحبات 229
مکہ مکرمہ کے اعمال و مستحبات 230
طواف وداع 231
کعبہ میں داخل ہونے کے مستحبات 233
مکہ مکرمہ کے مزارات کی زیارات 239
مکہ مکرمہ کے مزاروں کے 〃
بارے میں مختصر وضاحت 〃
قبرستان ابوطالبؑ 〃
رسول اکرمؐ کے جد حضرت عبد مناف 240
کی زیارت
رسول اکرمؐ کے جد حضرت عبدالمطلب 241
کی زیارت
حضرت ابوطالبؑ کی زیارت 242
رسول اکرمؐ کی والدہ آمنہ بنت وہب 243
کی زیارت
ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد 〃
کی زیارت
فرزند رسولؐ حضرت قاسم کی زیارت 244
حجر اسماعیل 245
زیارت حضرت اسماعیلؑ و حاجرہ 246
حجر اسماعیل میں تمام انبیاء کی زیارات 248

مکہ مکرمہ کے مقامات مقدسہ

حدود حرم 249
شہر مکہ کی بعض مساجد 250
مسجد الحرام اور خصوصیات کعبہ 251
ارکان کعبہ 252

حجر اسماعیلؑ 254
مقام ابراہیمؑ 〃
زم زم 255
شق القمر اور کوہ ابوقبیس پر دعا 256
حضرت خدیجہؑ کا گھر 257
ارقم ابن ابی ارقم کا گھر 258
شعب ابی طالبؑ 259
رسولؐ کی جائے ولادت 260
غار حرا 261
غار ثور 〃
عرفات 262
مزدلفہ (مشعر الحرام) 263
منیٰ 264

مکہ اور مدینہ کے درمیان

مقامات مقدسہ

مسجد غدیر خم 266
مسجد آمنہ ابواء میں 267
ربذہ میں حضرت ابوذر غفاریؓ کی زیارت 〃
شہدائے بدر کی زیارت 268
نماز شب 270
فضیلت سورہ یٰسین 274
سورہ یٰسین 276
فضیلت سورہ نباء 290
سورہ نباء 291
فضیلت سورہ واقعہ 294
سورہ واقعہ 295

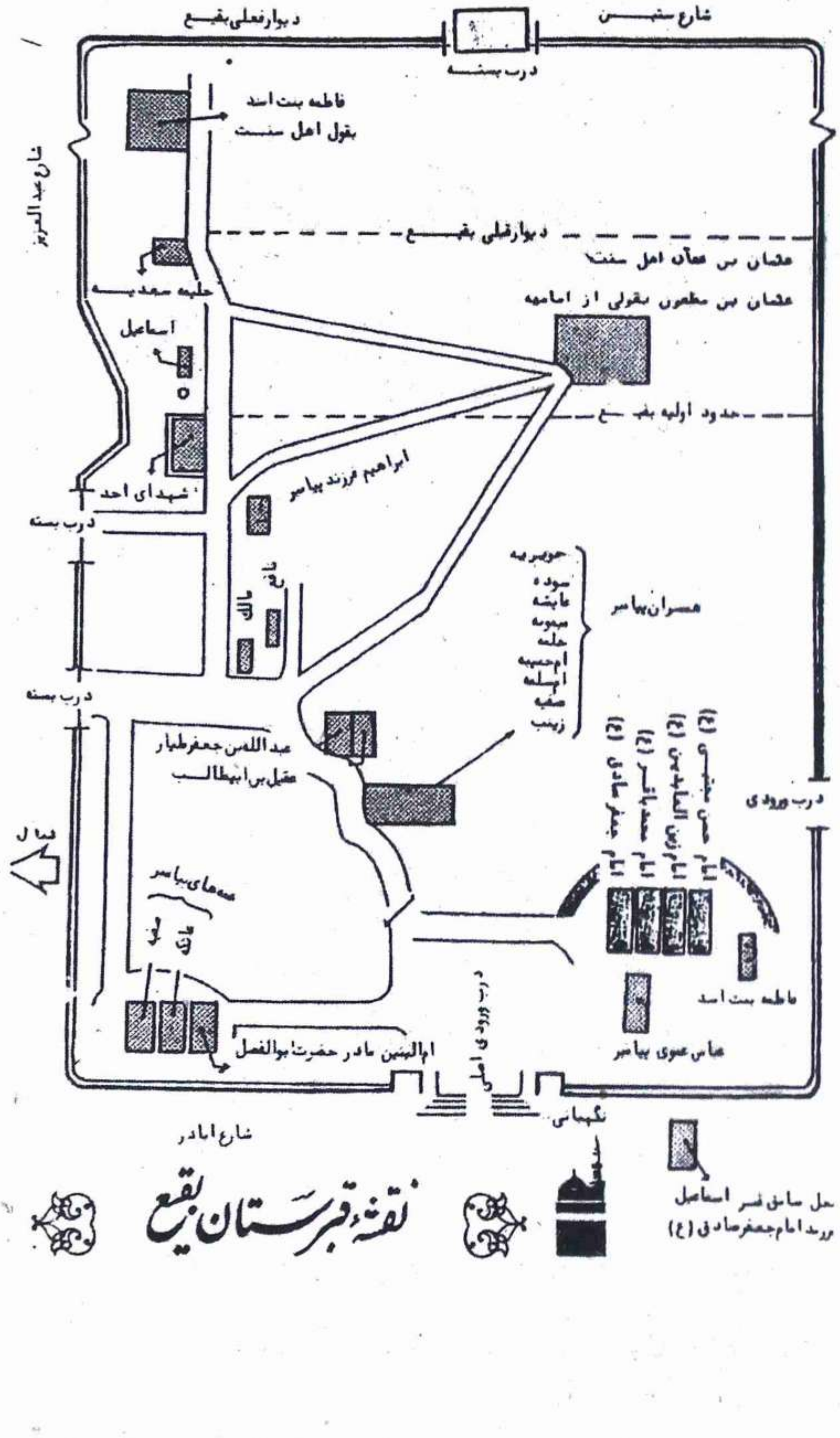

نقشهٔ قبرستان بقیع

مدینۂ منوّرہ کے اعمال

رسولؐ، فاطمہؑ اور ائمہؑ بقیع کی زیارت کی فضیلت

عام افراد خصوصاً حاجیوں کے لئے، مستحب موکد ہے کہ حضرت سید المرسلین، محمد بن عبداللہؐ کے روضہ کی زیارت سے مشرف ہوں اور آنحضرتؐ کی زیارت نہ کرنا آپؐ کے حق میں جفا ہے۔

شیخ شہید فرماتے ہیں: اگر لوگ آنحضرتؐ کی زیارت کو نہ جائیں تو امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو آنحضرتؐ کی زیارت کے لئے جانے پر مجبور کرے۔ کیونکہ آنحضرتؐ کی زیارت نہ کرنا جفا کے برابر ہے جو حرام ہے۔

شیخ صدوق نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی حج کرے اسے چاہئے کہ وہ اپنا حج ہماری زیارت پر ختم کرے۔ کیونکہ اسی سے حج مکمل ہوتا ہے، نیز امیر المومنینؑ سے روایت کی

ہے کہ آپ نے فرمایا: اپنا حج رسولؐ کی زیارت پر تمام کرو، کیونکہ حج کے بعد آنحضرتؐ کی زیارت نہ کرنا آپ پر جفا اور ادب کے خلاف ہے۔ تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے، ان قبور کی زیارت کے لئے جاؤ جن کا خدا نے تم پر حقِ زیارت لازم قرار دیا ہے۔ ان ہی قبور کے پاس خدا سے روزی طلب کرو۔

ابوالصلت ہروی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام رضاؑ کی خدمت میں عرض کی کہ آپؑ اس روایت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ــــ جس کو لوگ بیان کرتے ہیں ــــ کہ جنت میں مومنین اپنی اپنی جگہوں سے اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے (حدیث کا صحیح مفہوم کیا ہے؟)

امامؑ نے ان کے جواب میں فرمایا: اے ابوالصلت! حق تعالیٰ نے اپنے رسولؐ حضرت محمدؐ کو اپنی تمام مخلوق ــــ انبیاء و ملائکہ ــــ سے افضل قرار دیا ہے اور ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت، ان کی بیعت کو اپنی بیعت اور ان کی زیارت کو اپنی زیارت کہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ﴾، اور فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ يَدُاللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ﴾

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جس شخص نے میری حیات میں یا رحلت کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے خدا کی زیارت کی۔

حمیری نے "قرب الاسناد" میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری حیات میں یا رحلت کے بعد میری زیارت کی، روز قیامت، میں اس کی شفاعت کروں گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک عید کے موقع پر امام صادق علیہ السلام مدینہ میں تھے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اور آنحضرتؐ کو سلام کیا اور فرمایا: ہم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب ہر شہر کے باشندوں پر — خواہ مکہ ہو کہ غیر مکہ — فضیلت و فوقیت رکھتے ہیں۔

مرحوم شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے "تہذیب" میں یزید بن عبد الملک سے اور انہوں نے اپنے والد و دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھے سلام کرنے میں سبقت کی اور پھر دریافت کیا، کیوں آئے ہو؟ عرض کی: ثواب و برکت کی طلب میں آیا ہوں۔ فرمایا: مجھے میرے والد نے خبر دی ہے کہ جو شخص تین روز مجھے اور انھیں سلام کرے، خداوند اس کیلئے

جنت واجب کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کی: آپؑ اور ان کی حیات میں؟ فرمایا: ہاں اور اسی طرح ہمارے مرنے کے بعد۔

علامہ مجلسیؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس سے منقول معتبر حدیث میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص بقیع میں، حسنؑ کی زیارت کرے گا وہ اس روز صراط پر ثابت قدم رہے گا جس دن لوگوں کے قدم پھسلیں گے۔

"مقنعہ" میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص میری زیارت کرے گا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور فقر و پریشانی کی حالت میں نہیں مرے گا۔

ابن قولویہ نے "کامل الزیارات" میں ہشام بن سالم کے توسط سے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، اس کے کچھ فقرے یہ ہیں: ایک شخص امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں شرف یاب ہوا اور عرض کی: کیا آپؑ کے والد کی زیارت کرنا چاہیئے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی: ان کی زیارت کا کیا اجر ہے؟ فرمایا: زائر کے لئے جنت ہے بشرطیکہ

وہ ان کی امامت کا اعتقاد رکھتا ہو اور ان کی متابعت کرتا ہو۔ عرض کی : جوان کی زیارت سے اعراض کرتا ہے۔ اس کا کیا ہوگا ؟ فرمایا : روزِ قیامت حسرت اس کا مقدر ہوگی ... اس سلسلہ میں اور بہت سی حدیثیں ہیں۔

زیارت کے آداب

زیارت، پاکیزہ اور نمونۂ کمال ارواح اور حق نما آئینوں کا دیدار ہے۔ زائر خود کو عظیم اور بلندیوں پر فائز پیکروں اور معصوم راہنماؤں کے سامنے دیکھتا ہے، اپنے نقص اور اولیاء کے کمال کے اعتراف کے ساتھ، ان کے فضائل کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ان پر درود بھیجتا ہے، ان کا دامن تھام لیتا ہے، ان کی راہ و روش اختیار کرتا ہے۔

اس لئے زیارت کی اولین شرط "ادب" ہے اور ادب معرفت و محبت کے سایہ میں وجود پذیر ہوتا ہے۔ خود کو رسولؐ خدا کے سامنے

دیکھنے اور آئمہ کے قبور کے پاس کھڑے ہونے کے بھی ظاہری و باطنی آداب ہیں۔ بحار الانوار اور علماء کی کتابوں میں آدابِ زیارت کے بارے میں بہت کچھ نقل ہوا ہے لیکن ہم یہاں چند آداب تحریر کرتے ہیں:

۱۔ روضہ ـــــ درگاہ ـــــ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا، باطہارت ہونا۔ نیز غسل کرتے وقت اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے:

«بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ نُوراً وَطَهُوراً وَحِرْزاً وَشِفٰاءً مِنْ كُلِّ دٰاءٍ وَسُقْمٍ وَآفَةٍ وَعٰاهَةٍ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهِ قَلْبِي، وَاشْرَحْ بِهِ صَدْرِي، وَسَهِّلْ لِي بِهِ اَمْرِي».

۲۔ پاک وصاف لباس پہننا اور عطر لگانا۔

۳۔ جب زیارت کی غرض سے نکلے تو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے اور آرام و وقار کے ساتھ راستہ طے کرے۔ خضوع و خشوع

کے ساتھ آئے، سر جھکائے رکھے، ادھر اُدھر نگاہ نہ کرے اور راستہ میں آرام و وقار کے ساتھ راستہ طے کرے۔ فضول باتیں اور کسی سے جھگڑا و جدال نہ کرے۔

۴۔ جب حرم اور زیارت کے لئے جائے تو زبان سے خدا کی حمد و تسبیح کرے، محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰت بھیجے اور دہن کو یاد خدا اور نام اہل بیتؑ سے معطر کرلے۔

۵۔ حرم کے دروازے پر کھڑے ہوکر دعا پڑھے، اذنِ باریابی حاصل کرے، دل پر رقت طاری کرنے کی کوشش کرے، صاحبِ قبر کی عظمت و منزلت کے تصوّر کے ساتھ یہ خیال کرے کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے، ہماری بات سن رہا ہے۔ ہمارے سلام کا جواب دیتا ہے۔ جب دل پر رقت طاری ہوجائے اور معنویت وجود میں آجائے تو درگاہ میں داخل ہوجائے اور

زیارت کرے۔

۶۔ داخل ہوتے وقت دائیں اور حرم سے نکلتے وقت بائیں پاؤں کو پہلے رکھے جیساکہ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت ایسا ہی کرنا مستحب ہے۔

۷۔ ضریح کے برابر میں کھڑے ہوکر زیارت نامہ پڑھے۔

۸۔ معصومین کی قبور پر زیارت پڑھتے وقت ضریح کی طرف رخ اور قبلہ کی طرف پشت کرے۔ زیارت سے فارغ ہونے کے بعد تضرّع وزاری کے ساتھ دعا مانگے اور خدا سے اپنی حاجت طلب کرے، پھر بالائے سر کی طرف جائے اور قبلہ رو ہوکر دعا کرے اور زیارت پڑھے۔

۹۔ حاجت پوری ہونے اور ضرورت برطرف ہونے کے لئے صاحبِ قبر کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ قرار دے۔

۱۰۔ اگر ضعیف نہیں ہے اور کوئی دوسرا عذر بھی نہیں ہے تو کھڑے ہوکر زیارت پڑھے۔

۱۱۔ قبر مطہر پر نظر پڑتے ہی اور زیارت سے قبل آہستہ سے اللہ اکبر کہے۔

۱۲۔ ائمہ اطہارؑ سے وارد ہونے والی دعائیں پڑھیں۔

۱۳۔ اگر ائمہؑ کی زیارت کی ہے تو حرم مطہر میں دو رکعت نماز ــــ بہتر ہے بالائے سر کے پاس ــــ پڑھے۔ منقول دعائیں پڑھے، اپنی حاجت طلب کرے، آرام و اطمینان اور ترتیل کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرے اور اس کا ثواب معصوم کی روح کو ہدیہ کرے۔

۱۴۔ حرم میں ناشائستہ، لغو و بیہودہ اور فضول قسم کے مباحثہ سے پرہیز کرے۔

۱۵۔ زیارت و نماز اتنی بلند آواز سے نہ پڑھے، کہ جس سے

دوسروں کی زیارت میں خلل پڑے۔

۱۶۔ زیارت کے بعد باہر نکلنے میں عجلت کرے تاکہ دوبارہ زیارت کرنے کا اور زیادہ اشتیاق پیدا ہو سکے اور دوسرے بھی زیارت سے مشرف ہو سکیں، حرم میں عورتوں کے ساتھ مخلوط ہونے سے پرہیز کرے، ہر قسم کے گناہ اور خطا سے بچے، حرم کی حرمت کا خیال رکھے۔ اسی طرح زائروں کے جسم غفیر ہونے کی صورت میں ان کا خیال رکھے اور انھیں بھی زیارت کرنے کا موقع دے۔

۱۷۔ شہر سے باہر آتے وقت پیامبر اکرمؐ و امامؑ سے رخصت ہونا (ائمہؑ کی زیارتِ وداع کتاب میں درج ہے)

۱۸۔ زیارت کے تمام مراحل میں ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کرے، نیز ضرورت مندوں کو صدقہ دے اور مستحق لوگوں کے لئے انفاق ــــ خرچ ــــ کرے۔

۱۹۔ زیارت سے روحی و معنوی کمال اور صفائے قلب انسان کے لئے زمین ہموار ہونی چاہیئے تاکہ زائر اخلاق و زندگی اور طہارت و تقوے کے ذریعہ اولیاءِ خدا سے قریب ہو جائے۔ اور زیارت، توبہ و طہارت اور باطنی تزکیہ کا وسیلہ بن جائے۔ اور یہ چیزیں توفیقِ خدا اور ان بزرگوں کی محبت و معرفت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی ہیں زیارت کی قدر و قیمت کی بنیاد بھی معرفت پر استوار ہے اور ائمہ و معصومینؑ کی زیارت کے بارے میں "عارفاً بحقہ" اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے اور معرفت کے بغیر زیارت کا کوئی ثواب نہیں ہوتا ہے۔

زیارت کیلئے اذنِ باریابی

مرحوم شیخ کفعمی کہتے ہیں: جب تم مسجد نبوی یا ائمہ میں سے کسی کے حرم میں داخل ہونے کا قصد کرو تو کہو:

«اَللّٰهُمَّ اِنّی قَدْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ
بُيُوتِ نَبِيِّكَ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ يَدْخُلُوا
اِلاّ بِاِذْنِهِ، فَقُلْتَ: ﴿ يٰا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاٰ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلاّ
اَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾، اَللّٰهُمَّ اِنّي اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صٰاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ
الشَّرِيفِ فِی غَيْبَتِهِ، كَمٰا اَعْتَقِدُهٰا فِي حَضْرَتِهِ، وَاَعْلَمُ اَنَّ
رَسُولَكَ وَخُلَفٰاءَكَ عَلَيْهِمُ السَّلاٰمُ اَحْيٰاءٌ عِنْدَكَ يُرْزَقُونَ، يَرَوْنَ
مَقٰامِي وَيَسْمَعُونَ كَلاٰمِي وَيَرُدُّونَ سَلاٰمِي، وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ
سَمْعِي كَلاٰمَهُمْ، وَفَتَحْتَ بٰابَ فَهْمِي بِلَذِيذِ مُنٰاجٰاتِهِمْ، وَاِنّي
اَسْتَاْذِنُكَ يٰا رَبِّ اَوَّلاً، وَاسْتَاْذِنُ رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
ثٰانِياً، وَاَسْتَاْذِنُ خَلِيفَتَكَ الْاِمٰامَ الْمَفْرُوضَ عَلَيَّ طٰاعَتُهُ فُلاٰنَ بْنَ
فُلاٰنٍ»، فلاں بن فلاں کی جگہ اس امام کا نام لے جس کی
زیارت پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح ان کے والد کا نام بھی لے۔ مثلاً
اگر امام حسینؑ کی زیارت پڑھے تو کہے الحسین بن علیؑ اور اگر
امام رضاؑ کی زیارت پڑھے تو کہے: علی بن موسیٰ الرضا (ع)
اسی طرح باقی ائمہ کے لئے بھی کہے: اور اس کے بعد کہے:

«وَالْمَلٰئِكَةَ الْمُوَكَّلِينَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبٰارَكَةِ ثٰالِثـاً، ءَاَدْخُلُ يٰـارَسُولَ اللهِ، ءَاَدْخُـلُ يٰا حُجَّـةَ اللهِ، ءَاَدْخُلُ يٰـا مَلاٰئِكَـةَ اللهِ الْمُقَرَّبِينَ الْمُقِيمِينَ فِـي هٰذَا الْمَشْهَدِ، فَأْذَنْ لِـي يٰا مَوْلاٰىَ فِى الدُّخُـولِ اَفْضَلَ مٰا اَذِنْتَ لاَحَدٍ مِنْ اَوْلِيـاءِكَ، فَاِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلاً لِذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذٰلِكَ»، اس کے بعد حرم کے دروازہ کی بوسہ لے اور داخل ہو جائے اور کہے: «بِسْـمِ اللهِ وَفِى سَبِيـلِ اللّـهِ، وَعَلٰى مِلَّـةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، اَللّٰهُـمَّ اغْفِر لِي وَارْحَمْنِي، وَتُبْ عَلَىَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوّٰابُ الرَّحِيمُ».

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی زیارت

جب مدینۂ رسول جائے تو پہلے غسلِ زیارت کرے۔ اذن باریابی کی دعا پڑھے اور باب جبرئیل سے اندر جائے۔ پہلے دایاں پاؤں رکھے اور سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہے اور دو رکعت نمازِ تحیت بجالائے۔ حجرۂ شریف کے پاس جائے اور وہاں کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰارَسُولَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ

يٰا نَبِيَّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مُحَمَّدَبْنَ عَبْدِاللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا خٰاتَمَ النَّبِيِّينَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسٰالَةَ ، وَاَقَمْتَ الصَّلٰوةَ، وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ، وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ، فَصَلَوٰاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطّٰاهِرِينَ.

پھر اس ستون کے پاس رو بقبلہ کھڑا ہو جائے جو قبر کی دائیں جانب ہے، اس طرح زائر کے بائیں بازو کی طرف قبر اور دائیں بازو کی طرف منبر ہو گا

اس کے بعد کہے :

اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَاَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسٰالاٰتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَجٰاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَبَدْتَ اللهَ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَاَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ، وَغَلُظْتَ عَلَى الْكٰافِرِينَ، فَبَلَّغَ اللهُ

بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيـنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اسْتَنْقَذَنٰا بِكَ مِـنَ الشِّرْكِ وَالضَّلاٰلَـةِ، اَللّٰهُمَّ فَـاجْعَلْ صَلَوٰاتِـكَ وَصَلَوٰاتِ مَلاٰئِكَتِـكَ الْمُقَرَّبِينَ وَاَنْبِيٰاءِكَ الْمُـرْسَلِينَ وَعِبٰادِكَ الصّٰـالِحِينَ، وَاَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرَضِينَ، وَمَنْ سَبَّحَ لَـكَ يٰا رَبَّ الْعٰالَمِينَ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيبِـكَ وَصَفِيِّكَ وَخٰاصَّتِكَ وَصَفْـوَتِكَ وَخِيَرَتِـكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ، وَآتِهِ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَابْعَثْهُ مَقٰـاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِـهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اَللّٰهُـمَّ اِنَّكَ قُلْـتَ: ﴿وَلَو اَنَّهُـمْ اِذْ ظَلَمُـوا اَنْفُسَهُـمْ جٰاءُوكَ فَـاسْتَغْفَـرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُـمُ الرَّسُولُ لَوَجَـدُوا اللهَ تَوّٰاباً رَحِيماً﴾، وَاِنِّـي اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِراً تٰائِبـاً مِنْ ذُنُوبِي، وَاِنِّـي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَـى اللهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُـوبِي، اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے انشاء اللہ پوری ہو گی۔

پھر رسولِ اکرم ﷺ سے مخصوص یہ درود پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا حَمَلَ وَحْيَكَ وَ بَلَّـغَ رِسٰالاٰتِكَ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا اَحَلَّ حَـلاٰلَكَ، وَحَرَّمَ حَرٰامَـكَ، وَعَلَّمَ

كِتَابَكَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَقَامَ الصَّلٰوةَ، وَآتَى الزَّكٰوةَ، وَدَعَا اِلٰى دِينِكَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَدَّقَ بِوَعْدِكَ، وَاَشْفَقَ مِنْ وَعِيدِكَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا غَفَرْتَ بِهِ الذُّنُوبَ، وَسَتَرْتَ بِهِ الْعُيُوبَ، وَفَرَّجْتَ بِهِ الْكُرُوبَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا دَفَعْتَ بِهِ الشَّقَاءَ، وَكَشَفْتَ بِهِ الْغَمَّاءَ، وَاَجَبْتَ بِهِ الدُّعَاءَ، وَنَجَّيْتَ بِهِ مِنَ الْبَلَاءِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ بِهِ الْعِبَادَ، وَاَحْيَيْتَ بِهِ الْبِلَادَ، وَقَصَمْتَ بِهِ الْجَبَابِرَةَ، وَاَهْلَكْتَ بِهِ الْفَرَاعِنَةَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَضْعَفْتَ بِهِ الْاَمْوَالَ، وَاَحْرَزْتَ بِهِ مِنَ الْاَهْوَالِ، وَكَسَرْتَ بِهِ الْاَصْنَامَ، وَرَحِمْتَ بِهِ الْاَنَامَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَعَثْتَهُ بِخَيْرِ الْاَدْيَانِ، وَاَعْزَزْتَ بِهِ الْاِيمَانَ، وَبَرَّتَ بِهِ الْاَوْثَانَ، وَعَظَّمْتَ بِهِ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ الْاَخْيَارِ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً».

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی دوسری زیارت

پہلی زیارت میں بیان ہونے والی ابتدائی چیزوں کو انجام دینے

سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہنے اور دو رکعت نماز تحیت پڑھنے کے بعد بالائے سر کی طرف حجرۂ شریف کی جانب رُخ کر کے کھڑا ہو اور کہے :

«اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا رَسُولَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نَبِيَّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسٰالَةَ، وَاَقَمْتَ الصَّلاٰةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰاةَ، وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ، فَصَلَوٰاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطّٰاهِرِينَ، (ومی گوید) اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا رَسُولَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نَبِيَّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا خَلِيلَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا صَفِيَّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا رَحْمَةَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا خِيَرَةَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا حَبِيبَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نَجِيبَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا خٰاتَمَ النَّبِيِّينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا قٰائِماً بِالْقِسْطِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا فٰاتِحَ الْخَيْرِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَعْدِنَ الْوَحْيِ وَ التَّنْزِيلِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مُبَلِّغاً عَنِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرٰاجُ الْمُنِيرُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مُبَشِّرُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نَذِيرُ، اَلسَّلاٰمُ

عَلَيْكَ يَا مُنْذِرُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللهِ الَّذِي يُسْتَضاءُ بِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطّاهِرِينَ الْهادِينَ الْمَهْدِيِّينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ جَدِّكَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَعَلىٰ اَبِيكَ عَبْدِاللهِ، وَعَلىٰ اُمِّكَ آمِنَةَ بِنْتِ وَهَبٍ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ عَمِّكَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَداءِ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ عَمِّكَ وَكَفِيلِكَ اَبِي طالِبٍ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ جَعْفَرِ الطَّيّارِ فِي جِنانِ الْخُلْدِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا اَحْمَدُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى الْاَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ، وَالسّابِقَ فِي طاعَةِ رَبِّ الْعالَمِينَ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسالاٰتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لاُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ فِيْ سَبِيلِ رَبِّكَ، وَصَدَعْتَ بِاَمْرِهِ، وَاحْتَمَلْتَ الْاَذىٰ فِي جَنْبِهِ، وَدَعَوْتَ اِلىٰ سَبِيلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الْجَمِيلَةِ، وَاَدَّيْتَ الْحَقَّ الَّذِي كانَ عَلَيْكَ، وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ، وَغَلُظْتَ عَلَى الْكافِرِينَ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّىٰ اَتيٰكَ الْيَقِينُ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَنَفْسِي وَاَهْلِي وَمالِي وَوُلْدِي، اَنَا اُصَلِّي عَلَيْكَ كَمٰا صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ، وَصَلّىٰ عَلَيْكَ مَلاٰئِكَتُهُ وَاَنْبِياؤُهُ وَرُسُلُهُ، صَلاٰةً مُتَتٰابِعَةً وٰافِرَةً مُتَوٰاصِلَةً

، لاَ انْقِطاعَ لَهٰا وَلاَ اَمَدَ وَلاَ اَجَلَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطّٰاهِرِينَ، كَمٰا اَنْتُمْ اَهْلُهُ».

پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کرے اور خضوع وخشوع کے ساتھ کہے:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ جَوٰامِعَ صَلَوٰاتِكَ، وَنَوٰامِيَ بَرَكٰاتِكَ، وَفَوٰاضِلَ خَيْرٰاتِكَ، وَشَرٰائِفَ تَحِيّٰاتِكَ، وَتَسْلِيمٰاتِكَ وَكَرٰامٰاتِكَ وَرَحَمٰاتِكَ وَصَلَوٰاتِ مَلاٰئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ، وَاَنْبِيٰاءِكَ الْمُرْسَلِينَ، وَاَئِمَّتِكَ الْمُسَبِّحِينَ، وَعِبٰادِكَ الصّٰالِحِينَ، وَاَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرَضِينَ، وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يٰا رَبَّ الْعٰالَمِينَ، مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَشٰاهِدِكَ وَنَبِيِّكَ وَنَذِيرِكَ وَاَمِينِكَ وَمَكِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيبِكَ وَخَلِيلِكَ وَصَفِيِّكَ وَصِفْوَتِكَ وَخٰاصَّتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَخَيْرِ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، وَخٰازِنِ الْمَغْفِرَةِ، وَقٰائِدِ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَمُنْقِذِ الْعِبٰادِ مِنَ الْهَلَكَةِ بِاِذْنِكَ، وَدٰاعِيهِمْ اِلٰى دِينِكَ الْقَيِّمِ بِاَمْرِكَ، اَوَّلِ النَّبِيِّينَ مِيثٰاقاً وَآخِرِهِمْ مَبْعَثاً، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَاَصْحٰابِهِ وَاَتْبٰاعِهِ، صَلاٰةً تَرْضٰاهٰا لَهُمْ، وَبَلِّغْهُمْ مِنّٰا تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلاٰماً، وَآتِنٰا مِنْ لَدُنْكَ فِي مُوٰالاٰتِهِمْ فَضْلاً وَاِحْساٰناً وَرَحْمَةً وَغُفْرٰاناً،

اِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ» .

پھر بالائے سر کی طرف کھڑے ہو کر کہے :

«اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا اَبَاالْقَاسِمِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْقِيَامَةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْقِيَامَةِ، اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ اُمَّتَكَ، وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ، حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ، طِبْتَ حَيّاً وَطِبْتَ مَيِّتاً، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَخِيكَ وَوَصِيِّكَ وَابْنِ عَمِّكَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَلَى ابْنَتِكَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، وَعَلٰى وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، اَفْضَلَ الصَّلاٰةِ وَالسَّلاٰمِ، وَاَطْيَبَ التَّحِيَّةِ وَاَطْهَرَ الصَّلاٰةِ، وَعَلَيْنَا مِنْكُمُ السَّلاٰمُ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ» .

اس کے بعد اس ستون کے کنارے — جو قبر کی دائیں جانب اور زاویۂ مرقد سے نزدیک ہے — رو بقبلہ کھڑا ہو جائے — کہ بائیں بازو کی طرف قبر اور دائیں بازو کی طرف منبر قرار

پائے ــــ اور کہے :

«اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَاَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسٰالاٰتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لاُمَّتِكَ، وَجٰاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَبَدْتَ اللهَ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَاَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ. وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ، وَغَلُظْتَ عَلَى الْكٰافِرِينَ، فَبَلَّغَ اللهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اسْتَنْقَذَنٰا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلاٰلَةِ، اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوٰاتِكَ وَصَلَوٰاتِ مَلاٰئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ، وَعِبٰادِكَ الصّٰالِحِينَ، وَاَنْبِيٰاءِكَ الْمُرْسَلِينَ، وَاَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرَضِينَ، وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يٰارَبَّ الْعٰالَمِينَ، مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِينِكَ وَنَجِيبِكَ وَحَبِيبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخٰاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ، وَآتِهِ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ. وَابْعَثْهُ مَقٰاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ : ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جٰاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوّاباً رَحِيماً﴾، وَاِنّي اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِراً تائِباً مِنْ ذُنُوبِي، وَاِنّي اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ، يا مُحَمَّدُ، اِنّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللهِ رَبّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي».

پھر قبر کے قریب جائے اور اس پر اپنے ہاتھ رکھ کر کہے:

«اَسْئَلُ اللهَ الَّذِى اجْتَبيٰكَ وَاخْتارَكَ وَهَدىٰكَ وَهَدىٰ بِكَ، اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَعَلىٰ اَهْلِ بَيْتِكَ الطّاهِرِينَ».

اس کے بعد کہے:

﴿اِنَّ اللهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً﴾.

اور حجرۂ شریف کی دیوار پر ہاتھ رکھ کر کہے:

«اَتَيْتُكَ يا رَسُولَ اللهِ مُهاجِراً اِلَيْكَ، قاضِياً لِما اَوْجَبَهُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ قَصْدِكَ، وَاِذْ لَمْ اَلْحَقْكَ حَيّاً فَقَدْ قَصَدْتُكَ بَعْدَ مَوْتِكَ، عالِماً اَنَّ حُرْمَتَكَ مَيِّتاً كَحُرمَتِكَ حَيّاً، فَكُنْ لِي بِذٰلِكَ

عِنْدَ اللهِ شَاهِداً».

پھر اپنا دایاں ہاتھ چہرہ پر پھرائے اور کہے :

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذٰلِكَ بَيْعَةً مَرْضِيَّةً لَدَيْكَ، وَعَهْداً مُؤَكَّداً عِنْدَكَ، تُحْيِنِي مٰا اَحْيَيْتَنِي عَلَيْهِ، وَعَلَى الْوَفٰاءِ بِشَرٰائِطِهِ وَحُدُودِهِ وَحُقُوقِهِ وَاَحْكٰامِهِ، وَتُمِيتُنِي اِذٰا اَمَتَّنِي عَلَيْهِ، وَتَبْعَثُنِي اِذٰا بَعَثْتَنِي عَلَيْهِ».

اس وقت بالائے سر والے حصّہ پر کھڑے ہو کر اپنے والدین اور دوستوں کی طرف سے اس طرح زیارت پڑھے :

«اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نَبِيَّ اللهِ، مِنْ أَبِي وَأُمِّي وَوُلْدِي وَخٰاصَّتِي وَجَمِيعِ اَهْلِ بَلَدِي، حُرِّهِمْ وَعَبْدِهِمْ وَاَبْيَضِهِمْ وَاَسْوَدِهِمْ وَمِن ... (ان لوگوں کے نام لے جن سے محبت رکھتا ہے)

پھر قبلہ کی سمت جائے اور قبر منوّر کی طرف رخ اور قبلہ کی طرف پشت کر کے کہے :

«اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نَبِيَّ اللهِ وَرَسُولَهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا صِفْوَةَ اللهِ وَخِيَرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا اَمِينَ اللهِ وَحُجَّتَهُ،

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خاتَمَ النَّبِيّينَ وَسَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا الْبَشِيرُ النَّذِيرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدّاعِي اِلَى اللهِ وَالسِّرٰاجُ
الْمُنِيرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ اَهْلِ بَيْتِكَ الَّذِينَ اَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ
الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً، اَشْهَدُ اَنَّكَ يا رَسُولَ اللهِ اَتَيْتَ بِالْحَقِّ
وَقُلْتَ بِالصِّدْقِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَنِي لِلْايمٰانِ وَالتَّصْدِيقِ،
وَمَنَّ عَلَيَّ بِطٰاعَتِكَ وَاتِّبٰاعِ سَبِيلِكَ، وَجَعَلَنِي مِنْ اُمَّتِكَ
وَالْمُجِيبِينَ لِدَعْوَتِكَ، وَهَدٰانِي اِلٰى مَعْرِفَتِكَ وَمَعْرِفَةِ الْاَئِمَّةِ مِنْ
ذُرِّيَّتِكَ، اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِمٰا يُرْضِيكَ وَاَبْرَاُ اِلَى اللهِ مِمّٰا يُسْخِطُكَ،
مُوالِياً لِاَوْلِيٰاءِكَ مُعٰادِياً لِاَعْدٰاءِكَ، جِئْتُكَ يا رَسُولَ اللهِ زٰائِراً
وَقَصَدْتُكَ رٰاغِباً مُتَوَسِّلاً اِلَى اللهِ سُبْحٰانَهُ، وَاَنْتَ صٰاحِبُ
الْوَسِيلَةِ، وَالْمَنْزِلَةِ الْجَلِيلَةِ، وَالشَّفٰاعَةِ الْمَقْبُولَةِ، وَالدَّعْوَةِ
الْمَسْمُوعَةِ، فَاشْفَعْ لِي اِلَى اللهِ تَعٰالٰى فِي الْغُفْرٰانِ وَالرَّحْمَةِ
وَالتَّوْفِيقِ وَالْعِصْمَةِ، فَقَدْ غَمَرَتِ الذُّنُوبُ، وَشَمَلَتِ الْعُيُوبُ،
وَاُثْقِلَ الظَّهْرُ، وَتَضٰاعَفَ الْوِزْرُ، وَقَدْ اَخْبَرْتَنٰا وَخَبَرُكَ الصِّدْقُ،
اَنَّهُ تَعٰالَى قٰالَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جٰاءُوكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوّٰاباً رَحِيماً﴾،

وَقَدْ جِئْتُكَ يٰا رَسُوْلَ اللهِ، مُسْتَغْفِراً مِنْ ذُنُوبِي، تٰائِباً مِنْ مَعٰاصِيَّ وَسَيِّئٰاتِي، وَاِنِّي اَتَوَجَّهُ اِلَى اللهِ رَبِّي وَرَبِّكَ، لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، فَاشْفَعْ لِي يٰا شَفِيعَ الْاُمَّةِ، وَاَجِرْنِي يٰا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ آلِكَ الطّٰاهِرِينَ».

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیسری زیارت

صحیح سند کے ساتھ امام رضا علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ پیامبر اکرمؐ کی قبر مطہر کی طرف رُخ اور قبلہ کی طرف پشت کر کے اس طرح کہے:

«اَلسَّلٰامُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا خِيَرَةَ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا حَبِيبَ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا صِفْوَةَ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا اَمِينَ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا حُجَّةَ اللهِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَجٰاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ، وَعَبَدْتَهُ حَتّىٰ اَتٰيكَ الْيَقِينُ، فَجَزٰاكَ اللهُ اَفْضَلَ مٰا جَزىٰ نَبِيّاً عَنْ اُمَّتِهِ،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَآلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»،

اس کے بعد قبلہ کی طرف رخ کرے اور زیارت کے بعد جو کچھ امام زین العابدینؑ سے نقل ہوا ہے اسے پڑھے اور کہے:

«اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَلْجَأْتُ اَمْرِي، وَاِلٰى قَبْرِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ اَسْنَدْتُ ظَهْرِي، وَالْقِبْلَةَ الَّتِي رَضِيتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اسْتَقْبَلْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي خَيْرَ مَا اَرْجُو لَهَا، وَلَا اَدْفَعُ عَنْهَا شَرَّ مَا اَحْذَرُ عَلَيْهَا، وَاَصْبَحَتِ الْاُمُورُ بِيَدِكَ، وَلَا فَقِيرَ اَفْقَرُ مِنِّي، اِنِّي لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ. اَللّٰهُمَّ ازْدُدْنِي مِنْكَ بِخَيْرٍ وَلَا رَادَّ لِفَضْلِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ تُبَدِّلَ اسْمِي، وَتُغَيِّرَ جِسْمِي، اَوْ تُزِيلَ نِعْمَتَكَ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّي بِالتَّقْوٰى، وَجَمِّلْنِي بِالنِّعَمِ، وَاغْمُرْنِي بِالْعَافِيَةِ، وَارْزُقْنِي شُكْرَ الْعَافِيَةِ».

بہت سی زیارتوں میں آیا ہے کہ اس کے بعد گیارہ مرتبہ "سورۂ قدر" پڑھے اور اگر کوئی حاجت ہو تو قبلہ کی طرف رخ اور قبرِ رسولؐ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو کر ہاتھوں کو

بلند کرے اور اپنی حاجت طلب کرے، انشاءاللہ پوری ہوگی۔

نمازِ زیارت اور اس کے بعد کی دعا

اس کے بعد دو رکعت نمازِ زیارت بجالائے اور اس کا ثواب رسول اکرمؐ کو ہدیہ کرے اور اس طرح کہے :

«اَللّٰهُمَّ اِنِّي صَلَّيْتُ وَرَكَعْتُ وَسَجَدْتُ لَكَ، وَحْدَكَ لاٰ شَرِيكَ لَكَ، لاَنَّ الصَّلاٰةَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ لاٰ تَكُونُ اِلاّٰ لَكَ، لاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ وَهاٰتاٰنِ الرَّكْعَتاٰنِ هَدِيَّةٌ مِنِّي اِلىٰ سَيِّدِي وَمَوْلاٰيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَتَقَبَّلْهُمٰا مِنِّي بِاَحْسَنِ قَبُولِكَ، وَأْجُرْنِي عَلىٰ ذٰلِكَ بِاَفْضَلِ اَمَلِي، وَرَجٰاءِي فِيكَ وَفِي رَسُولِكَ، يٰا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ»،

نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے :

«اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جٰاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوّٰاباً رَحِيماً﴾، وَلَمْ اَحْضُرْ زَمٰانَ رَسُولِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلاٰمُ، وَقَدْ زُرْتُهُ رٰاغِباً تٰائِباً مِنْ سَيِّئِ عَمَلِي،

وَمُسْتَغْفِراً لَكَ مِنْ ذُنُوبِي، وَمُقِرّاً لَكَ بِهٰا، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٰا مِنِّي، وَمُتَوَجِّهاً اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ عِنْدَكَ وَجِيهاً فِى الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ، وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ، يٰا مُحَمَّدُ يٰا رَسُولَ اللهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يٰا نَبِيَّ اللهِ، يٰا سَيِّدَ خَلْقِ اللهِ، اِنِّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّي، لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، وَيَتَقَبَّلَ مِنِّي عَمَلِي، وَيَقْضِيَ لِي حَوٰائِجِي، فَكُنْ لِي شَفِيعاً عِنْدَ رَبِّكَ وَرَبِّي، فَنِعْمَ الْمَسْؤُولُ الْمَوْلىٰ رَبِّي، وَنِعْمَ الشَّفِيعُ اَنْتَ يٰا مُحَمَّدُ، عَلَيْكَ وَعَلىٰ اَهْلِ بَيْتِكَ السَّلاٰمُ، اَللّٰهُمَّ وَاَوْجِبْ لِي مِنْكَ الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ، وَالرِّزْقَ الْوٰاسِعَ الطَّيِّبَ النّٰافِعَ، كَمٰا اَوْجَبْتَ لِمَنْ اَتىٰ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَهُوَ حَيٌّ، فَاَقَرَّ لَهُ بِذُنُوبِهِ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُ رَسُولُكَ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ، فَغَفَرْتَ لَهُ بِرَحْمَتِكَ يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّٰاهِرِينَ".

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوتھی زیارت

قبر مطہر کے روبرو پشت بقبلہ کھڑے ہوکر یہ زیارت

پڑھے: «اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نَبِيَّ اللهِ وَرَسُولَهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا صَفْوَةَ اللهِ وخِيَرَتَهُ مِن خَلْقِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا أَمِينَ اللهِ وَحُجَّتَهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا خٰاتَمَ النَّبِيّينَ وَسَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَشِيرُ النَّذِيرُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدّٰاعِي اِلَى اللهِ وَالسِّرٰاجُ الْمُنِيرُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ اَهْلِ بَيْتِكَ الَّذِينَ اَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً، اَشْهَدُ اَنَّكَ يٰا رَسُولَ اللهِ، اَتَيْتَ بِالْحَقِّ وَقُلْتَ بِالصِّدْقِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَنِي لِلْاِيمٰانِ وَالتَّصْدِيقِ، وَمَنَّ عَلَيَّ بِطٰاعَتِكَ وَاتِّبٰاعِ سَبِيلِكَ، وَجَعَلَنِي مِنْ اُمَّتِكَ وَالْمُجِيبِينَ لِدَعْوَتِكَ، وَهَدٰانِي اِلَى مَعْرِفَتِكَ وَمَعْرِفَةِ الْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِمٰا يُرْضِيكَ، وَاَبْرَءُ اِلَى اللهِ مِمّٰا يُسْخِطُكَ، مُوٰالِياً لِاَوْلِيٰاءِكَ، مُعٰادِياً لِاَعْدٰاءِكَ، جِئْتُكَ يٰا رَسُولَ اللهِ زٰائِراً، وَقَصَدْتُكَ رٰاغِباً مُتَوَسِّلاً اِلَى اللهِ سُبْحٰانَهُ، وَاَنْتَ صٰاحِبُ الْوَسِيلَةِ، وَالْمَنْزِلَةِ الْجَلِيلَةِ، وَالشَّفٰاعَةِ الْمَقْبُولَةِ، وَالدَّعْوَةِ الْمَسْمُوعَةِ، فَاشْفَعْ لِي اِلَى اللهِ تَعٰالىٰ بِالْغُفْرٰانِ وَالرَّحْمَةِ وَالتَّوْفِيقِ وَالْعِصْمَةِ، فَقَدْ غَمَرَتِ الذُّنُوبُ، وَشَمَلَتِ الْعُيُوبُ، وَاُثْقِلَ الظَّهْرُ، وَتَضٰاعَفَ الْوِزْرُ، وَقَدْ اَخْبَرْتَنٰا وَخَبَرُكَ الصِّدْقُ،

اَنَّهُ تَعالیٰ قالَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوّاباً رَحِيماً﴾، وَقَدْ جِئْتُكَ يا رَسُولَ اللهِ مُسْتَغْفِراً مِنْ ذُنُوبِي، تائِباً مِنْ مَعاصِيَّ وَسَيِّئاتِي، وَاِنّي اَتَوَجَّهُ اِلَى اللهِ رَبّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَلِي ذُنُوبِي، فَاشْفَعْ لِي يا شَفِيعَ الْاُمَّةِ، وَاَجِرْنِي يا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ آلِكَ الطّاهِرِينَ".

اس کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام کی دعا، دو رکعت نمازِ زیارت اور گیارہ مرتبہ "سورۂ قدر" پڑھے اور پھر وہ دعا پڑھے جو کہ ہم نے رسول اکرمؐ کی تیسری زیارت کے بعد نقل کی ہے۔

دور سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو اس کی مثال اس شخص کی ہے کہ جس نے میری زندگی میں میری طرف ہجرت کی اور جو نزدیک سے میری قبر کی زیارت نہ کر سکے تو دور

ہی سے مجھ پر سلام بھیجیے چونکہ تمہارے سلام مجھ تک پہنچتے ہیں۔
احمد بن ابی نصر بزنطی کے ذریعہ امام رضاؑ سے مروی ہے کہ واجب نمازوں کے بعد کہے:

«اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللهِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خِيَرَةَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حَبِيبَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صَفْوَةَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اَمِينَ اللهِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لاُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ، وَعَبَدْتَهُ مُخْلِصاً حَتّىٰ اَتيكَ الْيَقِينُ، فَجَزاكَ اللهُ يا رَسُولَ اللهِ اَفْضَلَ ما جَزىٰ نَبِيّاً عَنْ اُمَّتِهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اَفْضَلَ ما صَلَّيْتَ عَلىٰ اِبْراهِيمَ وَآلِ اِبْراهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»

مسجد نبویؐ کے بعض مستحبات

روضۂ مبارکہ مسجد میں دعا:

مسجد نبوی میں بہت زیادہ نماز پڑھے، کیونکہ اس مسجد میں ہر

نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے برابر نمازی کے اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ مرقد و منبر کے درمیان نماز پڑھنا افضل ہے۔ رسولؐ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میری قبر و منبر کے درمیان جنّت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ یہ باغ طول میں قبرِ منوّر سے منبر تک اور عرض میں منبر سے چوتھے ستون تک ہے۔ مستحب ہے کہ اس میں یہ دعا پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيٰاضِ جَنَّتِكَ، وَشُعْبَةٌ مِنْ شُعَبِ رَحْمَتِكَ، الَّتِى ذَكَرَهٰا رَسُولُكَ وَاَبٰانَ عَنْ فَضْلِهٰا، وَشَرَفِ التَّعَبُّدِ لَكَ فِيهٰا، فَقَدْ بَلَّغْتَنِيهٰا فِي سَلاٰمَةِ نَفْسِى، فَلَكَ الْحَمْدُ يٰا سَيِّدِي عَلىٰ عَظِيمِ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ فِى ذٰلِكَ، وَعَلىٰ مٰا رَزَقْتَنِيهِ مِنْ طٰاعَتِكَ، وَطَلَبِ مَرْضٰاتِكَ، وَتَعْظِيمِ حُرْمَةِ نَبِيِّكَ، بِزِيٰارَةِ قَبْرِهٖ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ، وَالتَّرَدُّدِ فِى مَشٰاهِدِهٖ وَمَوٰاقِفِهٖ، فَلَكَ الْحَمْدُ يٰا مَوْلاٰىَ، حَمْداً يَنْتَظِمُ بِهِ مَحٰامِدُ حَمَلَةِ عَرْشِكَ، وَسُكّٰانِ سَمٰوٰاتِكَ لَكَ، وَيَقْصُرُ عَنْهُ حَمْدُ مَنْ مَضىٰ، وَيَفْضُلُ حَمْدَ مَنْ بَقِىَ مِنْ خَلْقِكَ لَكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ يٰا مَوْلاٰىَ، حَمْدَ مَنْ عَرَفَ

الْحَمْدَ لَـكَ، وَالتَّوْفِيـقَ لِلْحَمْدِ مِنْكَ، حَمْـداً يَمْلَأُ مٰـا خَلَقْتَ وَيَبْلُغُ حَيْـثُ مٰا اَرَدْتَ، وَلاٰ يَحْجُـبُ عَنْكَ وَلاٰ يَنقَضِـى دُونَكَ، وَيَبْلُغُ اَقْصىٰ رِضٰـاكَ وَلاٰ يَبْلُغُ آخِرَهُ اَوَائِلُ مَحٰامِـدِ خَلْقِكَ لَكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ مٰـا عَرَفْتُ الْحَمْدَ، واَعتَقِدُ الْحَمْـدَ، وَجُعِلَ ابْتِدٰاءُ الْكَلاٰمِ الْحَمْدُ، يٰا بٰاقِىَ العِزِّ وَالعَظَمَةِ، وَدٰائِمَ السُّلْطٰانِ وَالْقُدْرَةِ وَشَدِيـدَ الْبَطْشِ وَالْقُـوَّةِ، وَنٰافِذَ الْأَمْـرِ وَالْإِرٰادَةِ، وَوٰاسِعَ الـرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ، وَرَبَّ الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ، كَمْ مِـنْ نِعْمَةٍ لَكَ عَلَيَّ يَقْصُرُ عَنْ اَيْسَرِهٰا حَمْدِى، وَلاٰ يَبْلُغُ اَدْنـاهٰا شُكْرِى، وَكَمْ مِنْ صَنٰائِعَ مِنْكَ اِلَيَّ لاٰ يُحِيـطُ بِكَثِيرِهٰا وَهْمِى، وَلاٰ يُقَيِّدُهٰـا فِكْرِى، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلـىٰ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفـىٰ، بَيْنَ الْبَرِيَّـةِ طِفْلاً وَخَيْـرِهٰا شٰـابّاً وَكَهْلاً، اَطْهَـرِ الْمُطَهَّرِيـنَ شِيمَةً، وَاَجْـوَدِ الْمُسْتَمِرِّيـنَ دِيمَةً، وَاَعْظَمِ الْخَلْقِ جُرْثُومَةً، الَّـذِى اَوْضَحْتَ بِهِ الدِّلاٰلاٰتِ، وَاَقَمْتَ بِهِ الـرِّسٰالاٰتِ، وَخَتَمْتَ بِـهِ النُّبُوّٰاتِ، وَفَتَحْتَ بِـهِ الْخَيْرٰاتِ، وَ اَظْهَرتَهُ مَظْهَراً، وَابْتَعَثْتَـهُ نَبِيّاً وَهٰادِياً اَمِيناً مَهْدِيّـاً، وَدٰاعِياً اِلَيْكَ، وَدٰالاً عَلَيْكَ، وَحُجَّةً بَيْنَ يَدَيْكَ، اَللّٰهُـمَّ صَلِّ عَلَى الْمَعْصُومِينَ مِنْ عِتْـرَتِهِ وَالطَّيِّبِيـنَ مِن اُسْرَتِـهِ، وَشَرِّفْ لَدَيْـكَ بِهِ مَنـازِلَهُمْ،

وَعَظِّمْ عِنْدَكَ مَرَاتِبَهُمْ، وَاجْعَلْ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى مَجَالِسَهُمْ، وَارْفَعْ اِلٰى قُرْبِ رَسُولِكَ دَرَجَاتِهِمْ، وَتَمِّمْ بِلِقَائِهِ سُرُورَهُمْ، وَوَفِّرْ بِمَكَانِهِ اُنْسَهُمْ".

ستونِ توبہ کے پاس نماز و دعا

ستونِ ابولبابہ ـــــ جو ستونِ توبہ کے نام سے مشہور ہے ـــــ کے پاس دو رکعت نماز پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَللّٰهُمَّ لَاتُهِنِّي بِالْفَقْرِ، وَلَا تُذِلَّنِي بِالدَّيْنِ، وَلَا تَرُدَّنِي اِلَى الْهَلَكَةِ، وَاَعْصِمْنِي كَيْ اَعْتَصِمَ، وَاَصْلِحْنِي كَيْ اَنْصَلِحَ، وَاهْدِنِي كَيْ اَهْتَدِيَ، اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَى اجْتِهَادِ نَفْسِي، وَلَا تُعَذِّبْنِي بِسُوءِ ظَنِّي، وَلَا تُهْلِكْنِي وَاَنْتَ رَجَاءِي، وَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تَغْفِرَلِي وَقَدْ اَخْطَأْتُ، وَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تَعْفُوَ عَنِّي وَقَدْ اَقْرَرْتُ، وَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تُقِيلَ وَقَدْ عَثَرْتُ، وَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تُحْسِنَ وَقَدْ اَسَأْتُ، وَاَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ، فَوَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، وَيَسِّرْ لِيَ الْيَسِيرَ، وَجَنِّبْنِي كُلَّ عَسِيرٍ، اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِي بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ، وَبِالطَّاعَاتِ عَنِ

الْمَعٰاصِی، وَبِالْغِنیٰ عَنِ الْفَقْرِ، وَبِالْجَنَّةِ عَنِ النّٰارِ، وَبِالْاَبْرٰارِ عَنِ الْفُجّٰارِ، یٰا مَنْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ، وَهُوَ السَّمِیعُ الْبَصِیرُ، وَاَنْتَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ.

اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔

مسجد نبویؐ و مدینۂ منوّرہ میں روزہ رکھنا مستحب ہے

مستحب ہے کہ حاجات پوری ہونے کے قصد سے مدینۂ منورہ میں تین دن تک روزہ رکھے، اگرچہ مسافری ہو۔ بہتر ہے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے۔ نیز مستحب ہے کہ بدھ کی رات اور بدھ کے دن ستون ابولبابہ کے پاس نماز پڑھے اور جمعرات کی رات اور جمعرات کے دن اس کے مقابل والے ستون کے پاس نماز پڑھے۔ اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن محراب رسولؐ کے پہلو میں واقع ستون کے قریب نماز پڑھے اور اپنی دنیوی و اخروی حاجات کو خدا سے طلب کرے اور منجملہ دیگر دعاؤں کے اس دعا کو پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ مٰا كٰانَتْ اِلَيْكَ مِنْ حٰاجَةٍ شَرَعْتُ اَنَا فِي طَلَبِهٰا اَوِ الْتِمٰاسِ اَوْ لَمْ اَشْرَعْ، سَاَلْتُكَهٰا اَوْ لَمْ اَسْاَلْكَهٰا، فَاِنِّى اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، فِي قَضٰاءِ حَوٰائِجِى صَغِيرِهٰا وَكَبِيرِهٰا، اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ، وَجَمِيعِ مٰا اَحٰاطَ بِهِ عِلْمُكَ، اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاَنْ تَفْعَلَ بِى كَذٰا وَكَذٰا»،

"کذا وکذا" کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاءاللہ پوری ہو گی۔

مقام جبرئیل کے پاس نماز و دعا

مقام جبرئیل کے پاس نماز و دعا پڑھنا مستحب ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں جبرئیلؑ رسولؐ کے پاس آنے کی اجازت لیتے تھے۔ یہ جگہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے گھر کے پرنالے کے نیچے ہے۔ آپؑ کے گھر کا دروازہ —— ان روایتوں کے رو سے کہ جن میں آپؑ کی قبر اسی گھر میں بتائی گئی —

آپؐ کی قبر کے روبرو ہے۔ اور نماز کے بعد کہے: «یَا مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ، وَمَلَاَهَا جُنُوداً مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَهُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ، وَالْمُمَجِّدِينَ لِقُدْرَتِهِ وَعَظَمَتِهِ، وَاَفْرَغَ عَلٰى اَبْدَانِهِمْ حُلَلَ الْكَرَامَاتِ، وَاَنْطَقَ اَلْسِنَتَهُمْ بِضُرُوبِ اللُّغَاتِ، وَاَلْبَسَهُمْ شِعَارَ التَّقْوٰى، وَقَلَّدَهُمْ قَلَائِدَ النُّهٰى، وَجَعَلَهُمْ اَوْفَرَ اَجْنَاسِ خَلْقِهِ مَعْرِفَةً بِوَحْدَانِيَّتِهِ وَقُدْرَتِهِ وَجَلَالَتِهِ وَعَظَمَتِهِ، وَاَكْمَلَهُمْ عِلْماً بِهِ، وَاَشَدَّهُمْ فَرَقاً، وَاَدْوَمَهُمْ لَهُ طَاعَةً وَخُضُوعاً وَاسْتِكَانَةً وَخُشُوعاً، يَا مَنْ فَضَّلَ الْاَمِينَ جَبْرَئِيلَ بِخَصَائِصِهِ وَدَرَجَاتِهِ وَمَنَازِلِهِ، وَاخْتَارَهُ لِوَحْيِهِ وَسِفَارَتِهِ وَعَهْدِهِ وَاَمَانَتِهِ، وَاِنْزَالِ كُتُبِهِ وَاَوَامِرِهِ عَلٰى اَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ، وَجَعَلَهُ وَاسِطَةً بَيْنَ نَفْسِهِ وَبَيْنَهُمْ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى جَمِيعِ مَلَائِكَتِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ، اَعْلَمِ خَلْقِكَ بِكَ، وَاَخْوَفِ خَلْقِكَ لَكَ، وَاَقْرَبِ خَلْقِكَ مِنْكَ، وَاَعْمَلِ خَلْقِكَ بِطَاعَتِكَ، اَلَّذِينَ لَا يَغْشٰيهُمْ نَوْمُ الْعُيُونِ، وَلَا سَهْوُ الْعُقُولِ، وَلَا فَتْرَةُ الْاَبْدَانِ، الْمُكَرَّمِينَ بِجِوَارِكَ، وَالْمُؤْتَمَنِينَ عَلٰى وَحْيِكَ، الْمُجْتَنَبِينَ الْآفَاتِ، وَالْمُوقِنِينَ السَّيِّئَاتِ، اَللّٰهُمَّ وَاخْصُصِ الرُّوحَ الْاَمِينَ،

صَلَوٰاتُـكَ عَلَيْهِ بِـاَضْعٰافِهٰا مِنْـكَ، وَعَلىٰ مَـلاٰئِكَتِكَ الْمُقَـرَّبِينَ وَطَبَقٰـاتِ الكَرُّوبِيِّيـنَ والـرُّوحٰانِيِّيـنَ، وَزِدْ فِـي مَـرٰاتِبِهِ عِنْـدَكَ، وَحُقُوقِهِ الَّتِي لَهُ عَلىٰ اَهْلِ الْاَرْضِ، بِمٰـا كٰانَ يَنْزِلُ بِهِ مِنْ شَرٰائِعِ دِينِـكَ، وَمٰـا بَيَّنْتَهُ عَلـىٰ اَلْسِنَـةِ اَنْبِيٰاءِكَ، مِـنْ مُحَلَّـلاٰتِـكَ وَمُحَرَّمٰـاتِكَ، اَللّٰهُمَّ اَكْثِـرْ صَلَوٰاتِكَ عَلىٰ جَبْـرَئِيلَ، فَاِنَّـهُ قُدْوَةُ الْاَنْبِيٰاءِ، وَهٰـادِى الْاَصْفِيٰاءِ وَسٰـادِسُ اَصْحٰابِ الْكِسٰـاءِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَـلْ وُقُوفِـي فِـي مَقٰـامِهِ هٰـذٰا سَبَبـاً لِنـزُولِ رَحْمَتِكَ عَلَـيَّ، وَتَجٰاوُزِكَ عَنِّى، رَبَّنٰا اِنَّنٰا سَمِعْنٰا مُنٰادِياً يُنٰادِى لِلْاِيمٰانِ، اَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنّٰا، رَبَّنٰا فَاغْفِرْ لَنٰا ذُنُوبَنٰا، وَكَفِّرْ عَنّٰا سَيِّئٰاتِنٰا وَتَوَفَّنٰا مَعَ الْاَبْرٰارِ، رَبَّنٰا وَآتِنٰا مٰا وَعَدْتَنٰا عَلىٰ رُسُلِكَ، وَلاٰ تُخْزِنٰا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اِنَّـكَ لاٰ تُخْلِفُ الْمِيعٰـادَ، اَيْ جَوٰادُ اَيْ كَـرِيـمُ، اَيْ قَرِيـبُ اَيْ بَعِيدُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّـىَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَّاَنْ تُـوَفِّقَنِى لِطٰاعَتِكَ، وَلاٰ تُزِيلَ عَنِّى نِعْمَتَكَ، وَاَن تَرْزُقَنِى الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ، وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ، وَتُغْنِيَنِـى عَنْ شِرٰارِ خَلْقِكَ، وَتُلْهِمَنِى شُكْرَكَ وَذِكْـرَكَ، وَلاٰ تُخَيِّبَ يٰا رَبِّ دُعٰائِي، وَلاٰ تَقْطَـعَ رَجٰائِي، بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ»، اور کہے: «وَاَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْـتَ اللّٰهُ لَيْسَ كَمِثْلِكَ

شَيْءٌ، اَنْ تَعْصِمَنِى عَنِ الْمَهالِكِ، وَاَنْ تُسَلِّمَنِي مِنْ آفاتِ الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، وَوَعْثاءِ السَّفَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ، وَاَنْ تَرُدَّنِى سالِماً اِلىٰ وَطَنِى، بَعْدَ حَجٍّ مَقْبُولٍ وَسَعْيٍ مَشْكُورٍ وَعَمَلٍ مُتَقَبَّلٍ، وَلاٰ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ حَرَمِكَ وَحَرَمِ رَسُولِكَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ».

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ مقامِ جبرئیلؑ پر پہنچ کر اس طرح کہے:

«اَيْ جَوادُ اَيْ كَرِيمُ، اَيْ قَرِيبُ اَيْ بَعِيدُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ، وَاَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ».

زیارت حضرت فاطمۂ زہراء سلام اللہ علیہا

خدا کے نزدیک فاطمۂ زہراء سلام اللہ علیہا کی بڑی عظمت ہے اور اس عظیم وفادار خاتون کی زیارت کا بڑا اجر ہے۔ علامہ مجلسیؒ نے "مصباح الانوار" میں نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: میرے والد نے مجھ سے فرمایا جو شخص

تم پر درود بھیجے گا، خدا اس کی مغفرت کرے گا اور میں جنّت میں جہاں بھی ہوں گا اسے مجھ سے ملحق کرے گا۔

مرحوم شیخ طوسیؒ نے "تہذیب" میں رقم کیا ہے: فاطمہؑ زہراؑ کی زیارت کی فضیلت میں بے شمار احادیث نقل ہوئی ہیں۔

حضرت فاطمہؑ زہراء سلام اللہ علیہا نے بعثت کے پہلے سال ولادت پائی، رسول خداؐ کے دامن میں بڑی ہوئیں۔ رسولؐ کی رسالت کے سخت زمانہ میں آپؑ کی مددگار و مونس رہیں، حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کے ساتھ شادی ہوئی۔ باپ کی رحلت کے ۷۵ دن (یا ۹۵ روز) بعد دارِ فانی کو خیرباد کہا۔

یہ صحیح معلوم نہیں ہے کہ آپ کی قبر کہاں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپؑ اپنے گھر میں ــ مرقد رسولؐ کے کنارے ــ دفن ہوئی ہیں۔ کچھ لوگوں کا نظریہ ہے کہ آپؑ بقیع میں قبر ائمہ کے پاس مدفون ہیں۔ لیکن ہمارے علماء کا نظریہ ہے کہ

حضرت فاطمہؑ کی زیارت، قبر رسولؐ کے کنارے روضہ میں پڑھنی چاہیئے بہتر یہ ہے کہ تینوں جگہ آپؑ کی زیارت پڑھی جائے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی پہلی زیارت

جب آپ ان جگہوں میں سے کسی ایک جگہ پر کھڑے ہوں تو رسولؐ کے پارۂ تن معصومۂ عالم کو مخاطب کرکے کہیں: «اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ خَلِيْلِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ صَفِيِّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ اَمِينِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيٰاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ وَمَلاٰئِكَتِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا سَيِّدَةَ نِسٰاءِ الْعٰالَمِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللهِ وَخَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبٰابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الشَّهِيدَةُ الصِّدِّيقَةُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرِيَّةُ الْاِنْسِيَّةُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا فاطِمَةُ بِنْتَ

رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ وَعَلىٰ بَعْلِكِ وَبَنِيكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلىٰ رُوحِكِ وَبَدَنِكِ، اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكِ، وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُولَ اللهِ، وَمَنْ جَفاٰكِ فَقَدْ جَفا رَسُولَ اللهِ، وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللهِ، لاَنَّكِ بَضْعَةٌ مِنْهُ، وَرُوحُهُ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ، كَمٰا قٰالَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ سَلاٰمِ اللهِ وَاَفْضَلُ صَلَوٰاتِهِ، اُشْهِدُ اللهَ وَرَسُولَهُ اَنِّي رٰاضٍ عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ، سٰاخِطٌ عَمَّنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ، مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّاْتِ مِنْهُ، مُوٰالٍ لِمَنْ وٰالَيْتِ، مُعٰادٍ لِمَنْ عٰادَيْتِ، مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ، مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ، وَكَفىٰ بِاللهِ شَهِيداً وَحَسِيباً وَجٰازِياً وَمُثِيباً»،

اس کے بعد کہیں: «اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلىٰ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ خٰاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَخَيْرِ الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ، وَصَلِّ عَلىٰ وَصِيِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طٰالِبٍ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَاِمٰامِ الْمُسْلِمِينَ، وَخَيْرِ الْوَصِيِّينَ، وَصَلِّ عَلىٰ فٰاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ سَيِّدَةِ نِسٰاءِ الْعٰالَمِينَ، وَصَلِّ عَلىٰ سَيِّدَيْ شَبٰابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَصَلِّ عَلىٰ زَيْنِ الْعٰابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ

الْحُسَيْنِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بٰاقِرِ عِلْمِ النَّبِيّينَ، وَصَلِّ عَلَى الصّٰادِقِ عَنِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلىٰ كٰاظِمِ الْغَيْظِ فِى اللهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَصَلِّ عَلَى الرِّضٰا عَلِيِّ بْنِ مُوسىٰ، وَصَلِّ عَلَى التَّقِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَصَلِّ عَلَى النَّقِيِّ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلَى الزَّكِيِّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَصَلِّ عَلَى الْحُجَّةِ الْقٰائِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، اَللّٰهُمَّ اَحْيِ بِهِ الْعَدْلَ، وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَزَيِّنْ بِبَقٰاءِهِ الْاَرْضَ، وَاَظْهِرْ بِهِ دِينَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ، حَتّىٰ لاٰ يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخٰافَةَ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ، وَاجْعَلْنٰا مِنْ اَشْيٰاعِهِ وَاَتْبٰاعِهِ، وَالْمَقْبُولِينَ فِي زُمْرَةِ اَوْلِيٰاءِهِ، يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ، اَلَّذِينَ اَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيراً»،

پھر دو رکعت نماز بجا لائیں اور اس کا ثواب حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی روح کو ہدیہ کریں اور یہ دعا پڑھیں:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنٰا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَبِاَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِمْ، وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ الْعَظِيمِ الَّذِى لاٰ يَعْلَمُ كُنْهَهُ سِوٰاكَ، وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهُ عِنْدَكَ عَظِيمٌ،

وَبِاَسْمٰاءِكَ الْحُسْنَى الَّتِى اَمَرْتَنِى اَنْ اَدْعُوَكَ بِهٰا ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الَّذِى اَمَرْتَ بِهِ اِبْرٰاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ ، اَنْ يَدْعُوَ بِهِ الطَّيْرَ فَاَجٰابَتْهُ ، وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الَّذِى قُلْتَ لِلنّٰارِ كُونِى بَرْداً وَسَلاٰماً عَلٰى اِبْرٰاهِيمَ ، فَكٰانَتْ بَرْداً وَسَلاٰماً ، وَبِاَحَبِّ الْاَسْمٰاءِ اِلَيْكَ وَاَشْرَفِهٰا وَاَعْظَمِهٰا لَدَيْكَ ، وَاَسْرَعِهٰا اِجٰابَةً وَاَنْجَحِهٰا طَلِبَةً ، وَبِمٰا اَنْتَ اَهْلُهُ وَمُسْتَحِقُّهُ وَمُسْتَوْجِبُهُ ، وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ ، وَاَتَضَرَّعُ وَاُلِحُّ عَلَيْكَ ، وَاَسْئَلُكَ بِكُتُبِكَ الَّتِى اَنْزَلْتَهٰا عَلٰى اَنْبِيٰاءِكَ وَرُسُلِكَ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِمْ ، مِنَ التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ، فَاِنَّ فِيهَا اسْمَكَ الْاَعْظَمَ ، وَبِمٰا فِيهٰا مِنْ اَسْمٰاءِكَ الْعُظْمٰى ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَاَنْ تُفَرِّجَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَشِيعَتِهِمْ وَمُحِبِّيهِمْ وَعَنِّى ، وَتَفْتَحَ اَبْوٰابَ السَّمٰاءِ لِدُعٰائِي ، وَتَرْفَعَهُ فِى عِلِّيِّينَ ، وَتَأْذَنَ لِى فِى هٰذَا الْيَوْمِ وَفِى هٰذِهِ السّٰاعَةِ بِفَرَجِى وَاِعْطٰاءِ اَمَلِى وَسُؤْلِى فِى الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ ، يٰا مَنْ لاٰ يَعْلَمُ اَحَدٌ كَيْفَ هُوَ وَقُدْرَتَهُ اِلاّٰ هُوَ ، يٰا مَنْ سَدَّ الْهَوٰاءَ بِالسَّمٰاءِ ، وَكَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمٰاءِ ، وَاخْتٰارَ لِنَفْسِهِ اَحْسَنَ الْاَسْمٰاءِ ، يٰا مَنْ سَمّٰى نَفْسَهُ بِالْاِسْمِ الَّذِى تُقْضٰى

بِهِ حٰاجَةُ مَنْ يَدْعُوهُ، اَسْئَلُكَ بِحَقِّ ذٰلِكَ الْاِسْمِ، فَلاٰ شَفِيعَ اَقْوىٰ لِي مِنْهُ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْ تَقْضِيَ لِي حَوٰائِجِي، وَتُسْمِعَ بِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفٰاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسىٰ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، والْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ والْحُجَّةِ الْمُنْتَظَرِ لِإِذْنِكَ، صَلَوٰاتُكَ وَسَلاٰمُكَ وَرَحْمَتُكَ وَبَرَكٰاتُكَ عَلَيْهِمْ صَوْتِي لِيَشْفَعُوا لِي اِلَيْكَ، وَتُشَفِّعَهُمْ فِيَّ، وَلاٰ تَرُدَّنِي خٰائِباً، بِحَقِّ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ»، اور اپنی حاجات طلب کریں انشاء اللہ پوری ہوں گی۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی دوسری زیارت

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا مُمْتَحَنَةُ، قَدِ امْتَحَنَكِ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ، فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صٰابِرَةً، وَنَحْنُ لَكِ اَوْلِيٰاءُ صٰابِرُونَ، وَمُصَدِّقُونَ لِكُلِّ مٰا اَتَيْنٰا بِهِ اَبُوكِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاَتَيْنٰا بِهِ وَصِيُّهُ، فَاِنّٰا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنّٰا صَدَّقْنٰاكِ اِلاّٰ اَلْحَقْتِنٰا بِتَصْدِيقِنٰا لَهُمٰا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنٰا اَنّٰا قَدْ طَهُرْنٰا بِوِلاٰيَتِكِ»،

پھر کہے : «اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ خَلِيلِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ اَمِينِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ، اُشْهِدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَمَلاٰئِكَتَهُ اَنِّي رٰاضٍ عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ، سٰاخِطٌ عَلىٰ مَنْ سَخَطْتِ عَلَيْهِ، مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ، مُوٰالٍ لِمَنْ وٰالَيْتِ، مُعٰادٍ لِمَنْ عٰادَيْتِ، مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ، مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ، وَكَفىٰ بِاللهِ شَهِيداً وَحَسِيباً وَجٰازِياً وَمُثِيباً».

پھر دو رکعت نماز بجالائے اور اس کا ثواب حضرت فاطمہؑ کی روح کو ہدیہ کرے، محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے اور اپنی حاجات طلب کرے۔

بروایتِ دیگر حضرتِ فاطمہ زہراؑ کی زیارت

«اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا مُمْتَحَنَةُ، اِمْتَحَنَكِ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ، وَكُنْتِ لِمَا امْتَحَنَكِ بِهِ صٰابِرَةً، وَنَحْنُ لَكِ اَوْلِيٰاءُ مُصَدِّقُونَ، وَلِكُلِّ مٰا اَتىٰ بِهِ اَبُوكِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاَتىٰ بِهِ وَصِيُّهُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ مُسَلِّمُونَ، وَنَحْنُ نَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ اِذْ كُنّٰا

مُصَدِّقِينَ لَهُمْ، اَنْ تُلْحِقَنٰا بِتَصْدِيقِنٰا بِالدَّرَجَةِ الْعٰالِيَةِ، لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنٰا بِاَنّٰا قَدْ طَهُرْنٰا بِوِلاٰيَتِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلاٰمُ».

مرحوم شیخ طوسی، "شرح تہذیب" میں لکھتے ہیں کہ آپ کی زیارت کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے کہ اسے احاطہ تحریر میں نہیں لا یا جاسکتا۔ علامہ مجلسی نے "مصباح الانوار" سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے والد نے مجھ سے فرمایا: جو شخص تم پر صلوات بھیجے گا، حقتعالیٰ اسکی مغفرت کریگا اور میں جنّت میں جہاں بھی ہونگا اسے مجھ سے ملحق کرے گا۔

زیارت ائمۂ بقیع

جب ان حضرات کی زیارت کا قصد کرے تو پہلے ان آداب کو، جو کہ آداب زیارت میں بیان ہوئے ہیں (جیسے غسل، طہارت، پاک و صاف لباس پہنا، خوشبو لگانا اور اذن باریابی وغیرہ) بجالائے۔ اذنِ باریابی کے کلمات اس طرح بیان کرے:

«یٰا مَوالِیَّ یٰا اَبْنٰاءَ رَسُولِ اللهِ، عَبْدُکُمْ وَابْنُ اَمَتِکُمُ الذَّلِیلُ

بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، وَالْمُضْعَفُ فِي عُلُوِّ قَدْرِكُمْ، وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكُمْ، جٰاءَكُمْ مُسْتَجِيراً بِكُمْ، قٰاصِداً اِلىٰ حَرَمِكُمْ، مُتَقَرِّباً اِلىٰ مَقٰامِكُمْ، مُتَوَسِّلاً اِلَى اللهِ تَعٰالىٰ بِكُمْ، ءَاَدْخُلُ يٰا مَوالِيَّ، ءَاَدْخُلُ يٰا اَوْلِياءَ اللهِ، ءَاَدْخُلُ يٰا مَلاٰئِكَةَ اللهِ الْمُحْدِقِينَ بِهٰذَا الْحَرَمِ، اَلْمُقِيمِينَ بِهٰذَا الْمَشْهَدِ»

پھر خضوع وخشوع اور رقتِ قلب کے ساتھ پہلے دایاں پاؤں حرم کے اندر رکھے اور کہے: «اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيراً، وَسُبْحٰانَ اللهِ بُكْرَةً وَاَصِيلاً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ، اَلْمٰاجِدِ الْاَحَدِ، اَلْمُتَفَضِّلِ الْمَنّٰانِ، اَلْمُتَطَوِّلِ الْحَنّٰانِ، اَلَّذِي مَنَّ بِطَوْلِهِ، وَسَهَّلَ زِيٰارَةَ سٰاداٰتِي بِاِحْسٰانِهِ، وَلَمْ يَجْعَلْنِي عَنْ زِيٰارَتِهِمْ مَمْنُوعاً، بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ».

اس کے بعد ان حضرات کی قبر کے قریب جائے اور ان کی قبور کی طرف رخ کرکے کہے: «اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحُجَجُ عَلىٰ اَهْلِ الدُّنْيٰا، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقُوّٰامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ آلَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ

عَلَيْكُمْ اَهْلَ النَّجْوىٰ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذٰاتِ اللهِ، وَكُذِّبْتُمْ وَاُسِيئَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ، وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرّٰاشِدُونَ الْمُهْتَدُونَ، وَاَنَّ طٰاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ، وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ، وَاَنَّكُمْ دَعَوْتُم فَلَمْ تُجٰابُوا، وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطٰاعُوا، وَاَنَّكُمْ دَعٰائِمُ الدِّينِ وَاَرْكٰانُ الْاَرْضِ، لَمْ تَزٰالُوا بِعَيْنِ اللهِ، يَنْسَخُكُمْ مِنْ اَصْلاٰبِ كُلِّ مُطَهَّرٍ، وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحٰامِ الْمُطَهَّرٰاتِ، لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجٰاهِلِيَّةُ الْجَهْلاٰءُ، وَلَمْ تَشْرَكْ فِيكُمْ فِتَنُ الْاَهْوٰاءِ، طِبْتُمْ وَطٰابَ مَنْبَتُكُمْ، مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنٰا دَيّٰانُ الدِّينِ، فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، وَجَعَلَ صَلاٰتَنٰا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنٰا وَكَفّٰارَةً لِذُنُوبِنٰا، اِذِ اخْتٰارَكُمُ اللهُ لَنٰا، وَطَيَّبَ خَلْقَنٰا بِمٰا مَنَّ عَلَيْنٰا مِنْ وِلاٰيَتِكُمْ، وَكُنّٰا عِنْدَهُ مُسَمِّينَ بِعِلْمِكُمْ، مُعْتَرِفِينَ بِتَصْدِيقِنٰا اِيّٰاكُمْ، وَهٰذٰا مَقٰامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَكٰانَ وَاَقَرَّ بِمٰا جَنىٰ، وَرَجىٰ بِمَقٰامِهِ الْخَلاٰصَ، وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكىٰ مِنَ الرَّدىٰ، فَكُونُوا لِي شُفَعٰاءَ، فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيٰا، وَاتَّخَذُوا آيٰاتِ اللهِ هُزُواً، وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهٰا، يٰا مَنْ هُوَ قٰائِمٌ لاٰ يَسْهُو، وَدٰائِمٌ لاٰ يَلْهُو، وَمُحِيطٌ بِكُلِّ

شَيْءٍ، لَكَ الْمَنُّ بِمٰا وَفَّقْتَنِي، وَعَرَّفْتَنِي بِمٰا اَقَمْتَنِي عَلَيْهِ، اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبٰادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ، وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ، وَمٰالُوا اِلىٰ سِوٰاهُ، فَكٰانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمٰا خَصَصْتَنِي بِهِ، فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقٰامِي هٰذٰا مَذْكُوراً مَكْتُوباً، فَلاٰ تَحْرِمْنِي مٰا رَجَوْتُ، وَلاٰ تُخَيِّبْنِي فِيمٰا دَعَوْتُ، بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّٰاهِرِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» ۔

پھر اپنے لئے دعا کرے اور جو حاجت رکھتا ہو طلب کرے۔

شیخ طوسیؒ نے "تہذیب" میں لکھا ہے: اس کے بعد آٹھ رکعت نماز، یعنی ہر امام کیلئے دو دو رکعت پڑھے۔ اکثر بزرگوں کی تصریح کے مطابق ائمۂ بقیع علیہم السلام کی زیارت کے لئے بہترین زیارت "جامعہ کبیرہ" ہے، جو کہ ادعیہ و زیاراتِ مشترکہ میں ذکر ہوئی ہے اس میں بلند مفاہیم اور اہل بیتؑ کے اوصاف و مناقب بیان ہوئے ہیں۔

زیاتِ امام حسنِ مجتبیٰ علیہ السّلام

اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يَابْنَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يَـابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيـنَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يَابْـنَ فٰاطِمَةَ الزَّهْرٰاءِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْـكَ يَابْنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرىٰ، اَلسَّـلٰامُ عَلَيْكَ يٰا حَبِيبَ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْـكَ يٰا صَفْوَةَ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْـكَ يٰا اَمِينَ اللهِ، اَلسَّـلٰامُ عَلَيْكَ يٰـا حُجَّـةَ اللهِ، اَلسَّـلٰامُ عَلَيْكَ يٰـا نُـورَ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا صِرٰاطَ اللهِ، اَلسَّـلٰامُ عَلَيْكَ يٰا لِسٰانَ حِكْمَةِ اللهِ، اَلسَّـلٰامُ عَلَيْكَ يٰـا نٰـاصِرَ دِيـنِ اللهِ، اَلسَّـلٰامُ عَلَيْـكَ اَيُّهَا السَّيِّـدُ الزَّكِيُّ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَرُّ التَّقِيُّ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقٰائِمُ الْاَمِينُ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعٰالِمُ بِـالتَّنْزِيلِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهٰادِى الْمَهْـدِيُّ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْـكَ اَيُّهَا الْبٰـاهِرُ الْخَفِـيُّ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطّٰاهِرُ الزَّكِيُّ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيقُ الشَّهِيدُ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيقُ، اَلسَّـلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مَوْلٰايَ يٰا اَبٰا مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

زیارتِ امام زین العابدین علیہ السلام

اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا زَيْنَ الْعٰابِدِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا زَيْنَ الْمُتَهَجِّدِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا اِمٰامَ الْمُتَّقِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا وَلِيَّ الْمُسْلِمِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا قُرَّةَ عَيْنِ النّٰاظِرِينَ الْعٰارِفِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا وَصِيَّ الْوَصِيِّينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا خٰازِنَ وَصٰايَا الْمُرْسَلِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا ضَوْءَ الْمُسْتَوْحِشِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا نُورَ الْمُجْتَهِدِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا سِرٰاجَ الْمُرْتٰاضِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا ذَخِيرَةَ الْمُتَعَبِّدِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مِصْبٰاحَ الْعٰالَمِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا سَفِينَةَ الْعِلْمِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا سَكِينَةَ الْحِلْمِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مِيزٰانَ الْقِصٰاصِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا سَفِينَةَ الْخَلاٰصِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا بَحْرَ النَّدىٰ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا بَدْرَ الدُّجىٰ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاَوّٰاهُ الْحَلِيمُ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصّٰابِرُ الْحَكِيمُ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا رَئِيسَ الْبَكّٰائِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مِصْبٰاحَ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مَوْلاٰيَ يٰا اَبٰا مُحَمَّدٍ، اَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ وَابْنُ حُجَّتِهِ وَاَبُو حُجَجِهِ، وَابْنُ

اَمِينِهِ وَابْنُ اُمَنَاءِهِ، وَاَنَّكَ نَاصَحْتَ فِي عِبَادَةِ رَبِّكَ، وَسَارَعْتَ فِي مَرْضَاتِهِ، وَخَيَّبْتَ اَعْدَاءَهُ، وَسَرَرْتَ اَوْلِيَاءَهُ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ عَبَدْتَ اللهَ حَقَّ عِبَادَتِهِ، وَاتَّقَيْتَهُ حَقَّ تُقَاتِهِ، وَاَطَعْتَهُ حَقَّ طَاعَتِهِ، حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ، فَعَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

زیارتِ امام محمد باقر علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَاقِرُ بِعِلْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَاحِصُ عَنْ دِينِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُبَيِّنُ لِحُكْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَائِمُ بِقِسْطِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّاصِحُ لِعِبَادِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدَّاعِي اِلَى اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدَّلِيلُ عَلَى اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَبْلُ الْمَتِينُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَضْلُ الْمُبِينُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النُّورُ السَّاطِعُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَدْرُ اللَّامِعُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْاَبْلَجُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْاَسْرَجُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّجْمُ الْاَزْهَرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْكَوْكَبُ الْاَبْهَرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمُعْضَلاٰتِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَعْصُومُ مِنَ الزَّلاّتِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الزَّكِيُّ فِي الْحَسَبِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرَّفِيعُ فِي النَّسَبِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَصْرُ الْمَشِيدُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا حُجَّةَ اللهِ عَلىٰ خَلْقِهِ اَجْمَعِينَ، اَشْهَدُ يٰا مَوْلاٰيَ اَنَّكَ قَدْ صَدَعْتَ بِالْحَقِّ صَدْعاً، وَبَقَرْتَ الْعِلْمَ بَقْراً، وَنَثَرْتَهُ نَثْراً، لَمْ تَأْخُذْكَ فِي اللهِ لَوْمَةُ لاٰئِمٍ، وَكُنْتَ لِدِينِ اللهِ مُكٰاتِماً، وَقَضَيْتَ مٰا كٰانَ عَلَيْكَ، وَاَخْرَجْتَ اَوْلِيٰاءَكَ مِنْ وِلاٰيَةِ غَيْرِ اللهِ اِلىٰ وِلاٰيَةِ اللهِ، وَاَمَرْتَ بِطٰاعَةِ اللهِ، وَنَهَيْتَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، حَتّىٰ قَبَضَكَ اللهُ اِلىٰ رِضْوٰانِهِ، وَذَهَبَ بِكَ اِلىٰ دٰارِ كَرٰامَتِهِ، وَاِلىٰ مَسٰاكِنِ اَصْفِيٰاءِهِ، وَمُجٰاوِرَةِ اَوْلِيٰاءِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

زیارتِ امام جعفر صادق علیہ السلام

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْاِمٰامُ الصّٰادِقُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ النّٰاطِقُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفٰائِقُ الرّٰائِقُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّنٰامُ الْاَعْظَمُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصِّرٰاطُ الْاَقْوَمُ،

اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مِصْبٰاحَ الظُّلُمٰاتِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا دٰافِعَ الْمُعْضَلاٰتِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مِفْتٰاحَ الْخَيْرٰاتِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مَعْدِنَ الْبَرَكٰاتِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا صٰاحِبَ الْحُجَجِ وَالدَّلاٰلاٰتِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا صٰاحِبَ الْبَرٰاهِينَ الْوٰاضِحٰاتِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا نٰاصِرَ دِينِ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا نٰاشِرَ حُكْمِ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا فٰاصِلَ الْخِطٰابٰاتِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا كٰاشِفَ الْكُرُبٰاتِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا عَمِيدَ الصّٰادِقِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا لِسٰانَ النّٰاطِقِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا خَلَفَ الْخٰائِفِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا زَعِيمَ الصّٰادِقِينَ الصّٰالِحِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا سَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا هٰادِيَ الْمُضِلِّينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا سَكَنَ الطّٰائِعِينَ، اَشْهَدُ يٰا مَوْلاٰيَ اَنَّكَ عَلَى الْهُدىٰ، وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقىٰ، وَشَمْسُ الضُّحىٰ، وَبَحْرُ الْمَدىٰ، وَكَهْفُ الْوَرىٰ، وَالْمَثَلُ الْاَعْلىٰ، صَلَّى اللهُ عَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، وَالسَّلٰامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْعَبّٰاسِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

اس کے بعد ہر امام کیلئے دو، دو رکعت نماز پڑھے۔

زیارتِ عباسؓ بن عبدالمطلب

رسولؐ کے چچا، عباس بن عبدالمطلب کا عظیم مقام ہے۔ انہوں نے اسلام کیلئے بہت فداکاریاں کی ہیں۔ ان کی زیارت اس طرح پڑھے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا سَیِّدَنٰا یٰا عَبّٰاسُ یٰا عَمَّ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا عَمَّ نَبِیِّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا عَمَّ حَبِیبِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا عَمَّ الْمُصْطَفٰی، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا سَیِّدَنَا الْاِمٰامُ الْحَسَنُ الْمُجْتَبٰی، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا سَیِّدَنَا الْاِمٰامُ زَیْنُ الْعٰابِدِینَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا سَیِّدَنَا الْاِمٰامُ الْبٰاقِرُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا سَیِّدَنَا الْاِمٰامُ جَعْفَرٌ الصّٰادِقُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكُمْ یٰا اَهْلَ بَیْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنَ الرِّسٰالَةِ، رَضِیَ اللهُ عَنْكُمْ وَاَرْضٰاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰا، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوٰیكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَأْوٰیكُمْ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

اور مفتاح الجنّات میں درج ذیل زیارت نقل ہوئی ہے۔

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا عَبّٰاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا عَمَّ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْكَ یٰا صٰاحِبَ السِّقٰایَةِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

زیارتِ فاطمہؑ بنت اسد

فاطمہ بنتِ اسد بڑی باعظمت عورتوں میں سے ایک ہیں۔ رسولؐ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب ان کے فرزند ہیں۔ انکی قبر ائمہ بقیع کی قبور کے پاس ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی قبر، حلیمہ سعدیہ کی قبر کے پاس ہے۔ اس باعظمت خاتون کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر اس طرح زیارت پڑھے:

«اَلسَّلامُ عَلیٰ نَبِیِّ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلیٰ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ، اَلسَّلامُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّلِینَ، اَلسَّلامُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْآخِرِینَ، اَلسَّلامُ عَلیٰ مَنْ بَعَثَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْعالَمِینَ، اَلسَّلامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلیٰ فاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ الْهاشِمِیَّةِ، اَلسَّلامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الصِّدِّیقَةُ الْمَرْضِیَّةُ، اَلسَّلامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا التَّقِیَّةُ النَّقِیَّةُ، اَلسَّلامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْکَرِیمَةُ الرَّضِیَّةُ، اَلسَّلامُ عَلَیْكِ یا کافِلَةَ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِیِّینَ، اَلسَّلامُ عَلَیْكِ یا والِدَةَ سَیِّدِ الْوَصِیِّینَ، اَلسَّلامُ

عَلَيْكِ يٰا مَنْ ظَهَرَتْ شَفَقَتُهٰا عَلىٰ رَسُولِ اللهِ خٰاتَمِ النَّبِيِّينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا مَنْ تَرَبِيَتُهٰا لِوَلِيِّ اللهِ الْاَمِينِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ وَعَلىٰ رُوحِكِ وَبَدَنِكِ الطّٰاهِرِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ وَعَلىٰ وَلَدِكِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ، اَشْهَدُ اَنَّكِ أَحْسَنْتِ الْكِفٰالَةَ، وَاَدَّيْتِ الْاَمٰانَةَ، وَاجْتَهَدْتِ فى مَرْضٰاتِ اللهِ، وَبٰالَغْتِ فِى حِفْظِ رَسُولِ اللهِ، عٰارِفَةً بِحَقِّهِ، مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهِ، مُعْتَرِفَةً بِنُبُوَّتِهِ، مُسْتَبْصِرَةً بِنِعْمَتِهِ، كٰافِلَةً بِتَرْبِيَتِهِ، مُشْفِقَةً عَلىٰ نَفْسِهِ، وٰاقِفَةً عَلىٰ خِدْمَتِهِ، مُخْتٰارَةً رِضٰاهُ، مُؤْثِرَةً هَوٰاهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلَى الْإِيمٰانِ وَالتَّمَسُّكِ بِاَشْرَفِ الْاَدْيٰانِ، رٰاضِيَةً مَرْضِيَّةً، طٰاهِرَةً زَكِيَّةً، تَقِيَّةً نَقِيَّةً، فَرَضِىَ اللهُ عَنْكِ وَاَرْضٰاكِ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَأْوىٰكِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَانْفَعْنِى بِزِيٰارَتِهٰا، وَثَبِّتْنِى عَلىٰ مَحَبَّتِهٰا، وَلاٰ تَحرِمْنِى شَفٰاعَتَهٰا وَشَفٰاعَةَ الْاَئِمَّةِ مِن ذُرِّيَّتِهٰا، وَارْزُقْنِى مُرٰافَقَتَهٰا، وَاحْشُرْنِى مَعَهٰا وَمَعَ اَوْلاٰدِهَا الطّٰاهِرِينَ، اَللّٰهُمَّ لاٰ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيٰارَتِى اِيّٰاهٰا، وَارْزُقْنِى الْعَوْدَ اِلَيْهٰا اَبَداً مٰا اَبْقَيْتَنِى، وَاِذٰا تَوَفَّيْتَنِى فَاحْشُرْنِى فِى زُمْرَتِهٰا، وَاَدْخِلْنِى فِى شَفٰاعَتِهٰا، بِرَحْمَتِكَ يٰا

اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ ، اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٰا عِندَكَ وَمَنـزِلَتِهٰا لَدَيْكَ ، اغْفِرلِى وَلِوٰالِدَىَّ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنـٰاتِ ، وَآتِنٰا فِى الدُّنْيٰا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً ، وَقِنٰا بِرَحْمَتِكَ عَذٰابَ النّٰارِ .

زیارتِ ازواجِ رسولؐ

رسولؐ کی باعظمت و پاک دامن ازواج بھی بقیع میں دفن ہیں ۔ آنحضرتؐ کی ازواج کو قرآن نے مومنین کی ماں قرار دیا ہے اور ان کا احترام واجب قرار دیا ہے ۔ ان باعظمت خواتین کی زیارت اس طرح پڑھے :

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُنَّ يٰا زَوْجٰاتِ رَسُولِ اللهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُنَّ يٰا

زَوْجٰاتِ نَبِيِّ اللهِ، اُمَّهٰاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَـةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ، اَللّٰهُمَّ ارْضِ عَنْهُـنَّ، وَارْفَـعْ دَرَجٰاتِهِنَّ، وَاَكْـرِمْ مَقٰـامَهُـنَّ، وَاَجْـزِلْ ثَوٰابَهُنَّ، آمِينَ يٰا رَبَّ الْعٰالَمِينَ.

زیارتِ جناب عقیلؑ و جناب عبداللہؑ بن جعفر طیارؑ

عقیل و جعفر طیار دونوں حضرت علیؑ بن ابیطالب کے بھائی ہیں. عبداللہؑ بن جعفر طیار، جناب زینبؑ کے شوہر ہیں۔ عقیل و عبداللہؑ بن جعفر کی قبریں بقیع میں ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کی زیارت اس طرح پڑھے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْـكَ يٰا سَيِّدَنٰـا يٰا عَقِيلَ بْـنَ اَبي طٰالِـبٍ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَـابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ عَـمِّ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكَ يَـابْنَ عَـمِّ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكَ يَـابْنَ عَـمِّ الْمُصْطَفىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا اَخٰا عَلِـيِّ الْمُرْتَضىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ عَبْدِ اللهِ بْـنِ جَعْفَرِ الطَّيّٰارِ فِى الْجِنٰـانِ، وَعَلىٰ مَنْ حَوْلَكُمٰـا مِنْ

اَصْحٰابِ رَسُولِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ تَعٰالٰى عَنكُمْ وَأَرْضٰاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰا، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَأْوٰيكُمْ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

زیارتِ ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ابراھیم کا بچپنے ہی میں انتقال ہوگیا تھا، جس کا رسولؐ کو بہت صدمہ ہوا تھا، یہاں تک آپؐ نے آنسو بہاتے ہوئے فرمایا: اگرچہ اس کی یاد میں دل تڑپ رہا ہے لیکن ہم زبان سے کچھ نہیں کہتے کہ اس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔

یہ فرزند، جس سے رسولؐ کو بہت محبت تھی، بقیع میں دفن ہوئے۔ قبرستانِ بقیع میں ان کی قبر کے پاس کھڑے ہوکر اس طرح زیارت پڑھے:

اَلسَّلاٰمُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى صَفِيِّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى نَجِيِّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، سَيِّدِ الْأَنْبِيٰاءِ وَخٰاتَمِ الْمُرْسَلِينَ،

وَخِيَرَةِ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ فِي اَرْضِهِ وَسَمٰاءِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ جَمِيعِ اَنْبِيٰاءِهِ وَرُسُلِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الشُّهَدٰاءِ وَالسُّعَدٰاءِ وَالصّٰالِحِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْنٰا وَعَلىٰ عِبٰادِاللهِ الصّٰالِحِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا الرُّوحُ الزّٰاكِيَةُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الشَّرِيفَةُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا السُّلاٰلَةُ الطّٰاهِرَةُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا النَّسَمَةُ الزّٰاكِيَةُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ خَيْرِ الْوَرىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ النَّبِيِّ الْمُجْتَبىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْمَبْعُوثِ اِلىٰ كٰافَّةِ الْوَرىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ السِّرٰاجِ الْمُنِيرِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْمُؤَيَّدِ بِالْقُرْآنِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْمُرْسَلِ اِلَى الإِنْسِ وَالْجَانِّ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ صٰاحِبِ الرّٰايَةِ وَالْعَلاٰمَةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ الشَّفِيعِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ مَنْ حَبٰاهُ اللهُ بِالْكَرٰامَةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدِ اخْتٰارَ اللهُ لَكَ دٰارَ اِنْعٰامِهِ قَبْلَ اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكَ اَحْكٰامَهُ، اَوْ يُكَلِّفَكَ حَلاٰلَهُ وَحَرٰامَهُ، فَنَقَلَكَ اِلَيْهِ طَيِّباً زٰاكِياً مَرْضِيّاً طٰاهِراً مِنْ كُلِّ نَجَسٍ، مُقَدَّساً مِنْ كُلِّ دَنَسٍ، وَبَوَّأَكَ جَنَّةَ الْمَأْوىٰ، وَرَفَعَكَ اِلَى الدَّرَجٰاتِ الْعُلىٰ، وَصَلَّى اللهُ

عَلَيْكَ صَلاٰةً تَقَرُّ بِهٰا عَيْنُ رَسُولِهِ، وَتُبَلِّغُهُ اَكْبَرَ مَأْمُولِهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوٰاتِكَ وَاَزْكٰيهٰا، وَاَنْمٰى بَرَكٰاتِكَ وَاَوْفٰيهٰا، عَلٰى رَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، مُحَمَّدٍ خٰاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلٰى مَنْ نَسَلَ مِنْ اَوْلاٰدِهِ الطَّيِّبِينَ، وَعَلٰى مَنْ خَلَّفَ مِنْ عِتْرَتِهِ الطّٰاهِرِينَ، بِرَحْمَتِكَ يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ، وَاِبْرٰاهِيمَ نَجْلِ نَبِيِّكَ اَنْ تَجْعَلَ سَعْيِي بِهِمْ مَشْكُوراً، وَذَنْبِي بِهِمْ مَغْفُوراً، وَحَيٰاتِي بِهِمْ سَعِيدَةً، وَعٰاقِبَتِي بِهِمْ حَمِيدَةً، وَحَوٰائِجِي بِهِمْ مَقْضِيَّةً، وَاَفْعٰالِي بِهِمْ مَرْضِيَّةً، وَاُمُورِي بِهِمْ مَسْعُودَةً، وَشُئُونِي بِهِمْ مَحْمُودَةً، اَللّٰهُمَّ وَاَحْسِنْ لِيَ التَّوْفِيقَ، وَنَفِّسْ عَنِّي كُلَّ هَمٍّ وَضِيقٍ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي عِقٰابَكَ، وَامْنَحْنِي ثَوٰابَكَ، وَاَسْكِنِّي جِنٰانَكَ، وَارْزُقْنِي رِضْوٰانَكَ وَاَمٰانَكَ، وَاَشْرِكْ لِي فِي صٰالِحِ دُعٰائِي وٰالِدَيَّ وَوُلْدِي وَجَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ، اَلْاَحْيٰاءَ مِنْهُمْ وَالْاَمْوٰاتَ، اِنَّكَ وَلِيُّ الْبٰاقِيٰاتِ الصّٰالِحٰاتِ، آمِينَ رَبَّ الْعٰالَمِينَ. پھر اپنی حاجت طلب کرے اور دو رکعت نمازِ زیارت بجالائے۔

بقیع میں اُحد اور سانحۂ حرّہ کے شہیدوں کی زیارت

بقیع کا ایک مفصل تاریخچہ ہے، اس میں بہت سے پاک باز و مجاہدین دفن ہیں، منجملہ ان کے جنگ اُحد کے وہ زخمی ہیں کہ جنہوں نے مدینہ پہنچنے کے بعد شہادت پائی اور بقیع میں دفن ہوئے۔

نیز سانحۂ حرّہ کے شہداء بھی بقیع میں مدفون ہیں۔ حادثۂ کربلا اور حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی شہادت کے بعد، اہل مدینہ نے امویوں کے خلاف قیام کیا، اموی حاکم کو برطرف کر دیا۔ یزید نے ہزاروں فوجی مدینہ بھیج دیئے اور تین دن تک مسلمانوں کی عزت و آبرو اور جان و مال کو ان کیلئے مباح کر دیا۔ اس حادثہ میں ہزاروں مسلمانوں نے شہادت پائی، ان میں اسّی صحابہ اور انصار و مہاجرین کے ۷۰۰ فرزندان شامل تھے۔ یہ فاجعہ "واقعۂ حرّہ" کے نام سے مشہور ہے اور اس کے شہید سرزمین بقیع میں آرام کر رہے ہیں۔

واقعۂ حرہ اور اُحد کے شہیدوں کی زیارت

اس طرح پڑھے :

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يٰا شُهَدٰاءُ يٰا سُعَدٰاءُ يٰا نُجَبٰاءُ يٰا نُقَبٰاءُ يٰا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفٰاءِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يٰا مُجٰاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَقَّ جِهٰادِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ بِمٰا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّٰارِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يٰا شُهَدٰاءُ كٰافَّةً عٰامَّةً وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

زیارتِ اسمٰعیل بن جعفر صادق علیہ السلام

اسماعیل، امام جعفر صادقؑ کے بڑے بیٹے تھے، بعض شیعہ، امام صادقؑ کے بعد انھیں امام سمجھنے لگے تھے جو اسماعیلیہ کے نام سے مشہور ہیں، جبکہ مرحوم خود اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت کے معتقد تھے۔ آپؑ بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ زیارت اسمٰعیل یہ ہے :

اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ جَدِّكَ الْمُصْطَفىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ أَبِيكَ الْمُرتَضَى الرِّضٰا، اَلسَّلاٰمُ عَلَى السَّيِّدَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَينِ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ خَدِيجَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اُمِّ سَيِّدَةِ نِسٰاءِ الْعٰالَمِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ فٰاطِمَةَ اُمِّ الْاَئِمَّةِ الطّٰاهِرِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى النُّفُوسِ الْفٰاخِرَةِ،

بُحُورِ الْعُلُومِ الزّاخِرَةِ، شُفَعٰاءِي فِى الْآخِرَةِ، وَاَوْلِيٰاءِى عِنْدَ عَوْدِ الرُّوحِ اِلَى الْعِظٰامِ النَّخِرَةِ، اَئِمَّةِ الْخَلْقِ وَوُلاٰةِ الْحَقِّ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّخْصُ الشَّرِيفُ، إِسْمٰاعِيلُ بنُ مَوْلاٰنا جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّٰادِقِ الطّٰاهِرِ الْكَرِيمِ، اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَمُصْطَفيٰهُ، وَاَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّهُ وَمُجْتَبيٰهُ، اَنَّ الْاِمٰامَةَ فِي وُلْدِهِ اِلىٰ يَوْمِ الدِّينِ، نَعْلَمُ ذٰلِكَ عِلْمَ الْيَقِينِ، وَنَحْنُ لِذٰلِكَ مُعْتَقِدُونَ، وَفِي نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُونَ.

زیارتِ حلیمہ سعدیہ

حلیمہ سعدیہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی دائی اور رضاعی ماں ہیں۔ انہوں نے آپؐ کو بچپنے میں حضرت عبدالمطلب — پیامبر اکرمؐ کے جد — سے لیا اور مکہ سے باہر اپنے قبیلہ میں لے گئیں۔ وہیں آپ کو دودھ پلایا اور بڑا کیا، بہت مہربان اور محبتی عورت تھیں۔ انھیں رسولؐ کی دائی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ رسولؐ بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ اس عظیم الشان خاتون کی زیارت یہ ہے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا أُمَّ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا أُمَّ صَفِيِّ

اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا أُمَّ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا أُمَّ الْمُصْطَفىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا مُرْضِعَةَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ، فَرَضِيَ اللهُ تَعٰالىٰ عَنْكِ وَاَرْضٰاكِ، وَجَعَلَ الجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَ مَأْوٰاكِ، وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھیوں کی زیارت

ان دو عظیم خواتین ــ صفیہ و عاتکہ ــ اور حضرت عباس کی والدہ ام البنین کی قبر بقیع میں پاس پاس ہیں۔ صفیہ شیر دل خاتون، باکمال اور ادیبہ اور شاعرہ تھیں۔ ظہور اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں، رسولؐ کی بیعت کی اور مدینہ ہجرت کی۔ جنگ احد و خندق میں بھی موجود تھیں۔ سنہ ۲۰ ھ میں ۷۳ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

عاتکہ بڑی ایمان دار عورت تھیں، صحابۂ رسولؐ میں شامل تھیں، مسلمانوں کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان دو پھوپھیوں کی اس طرح زیارت پڑھے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمٰا يٰا عَمَّتَيْ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمٰا يٰا عَمَّتَيْ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمٰا يٰا عَمَّتَيْ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمٰا يٰا عَمَّتَيِ الْمُصْطَفىٰ، رَضِيَ اللهُ تَعٰالىٰ عَنْكُمٰا وَجَعَلَ الجَنَّةَ مَنْزِلَكُمٰا وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

زیارتِ امّ البنین

ام البنین بنتِ حزام کا نام فاطمہ ہے۔ نہایت ہی رشید، شجاع، عارف، فاضل اور نجیب، با اخلاص عورت تھیں۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے بعد حضرت علیؑ کے حبالۂ نکاح میں آئیں، آپؑ کے بطن سے چار بیٹے، عباس عبداللہ، جعفر و عثمان پیدا ہوئے۔ چاروں نے کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی طرف سے جنگ کی اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ ام البنین اپنے چار شہید بیٹوں اور دیگر شہداء کربلا کی عزاداری کرتی تھیں، ان کے مرثیہ بھی کہے ہیں۔ آپ یادِ کربلا کو زندہ رکھنے والی تھیں۔

ام البنین کی زیارت اس طرح پڑھے : اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا

زَوْجَةَ وَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكِ يٰا زَوْجَةَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكِ يٰا أُمَّ الْبَنِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكِ يٰا أُمَّ الْعَبّٰاسِ ابْنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طٰالِبٍ، رَضِيَ اللهُ تَعٰالىٰ عَنْكِ، وَجَعَلَ الجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَأْوىٰكِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

زیارتِ اہلِ قبور

حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کی گئی ہے کہ جو شخص قبرستان میں جائے اور زیارت پڑھے، خدائے متعال اسے پچاس سال کی عبادت کا ثواب عطا کرتا ہے اور اس کے اور اس کی ماں باپ کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ رسولؐ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی قبر کے پاس سات مرتبہ سورۂ "اِنّا اَنْزَلْنٰاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ" پڑھتا ہے، خدا اسکی

قبر کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے تاکہ وہ خدا کی عبادت کرے اور اس کا ثواب اس میت کے نام لکھے۔ چنانچہ جب قیامت آئے گی تو خدا اس دن کے خوف سے اسے محفوظ رکھے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

رسولؐ کے والد حضرتِ عبداللہؑ کی زیارت

آنحضرتؐ کے والد شام کے سفر سے واپسی پر آپؐ کی ولادت سے پہلے ہی، دنیا سے اٹھ گئے تھے۔ ان کی قبر سابق بازار کے قریب ہے۔ عہدِ حاضر میں تقریباً "باب السلامؑ" کے مقابل مصلّی کی جگہ واقع ہے۔

آپ کی زیارت یہ ہے:

اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا اَمِينَ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا نُورَ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مُسْتَوْدَعَ نُورِ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا وٰالِدَ خٰاتَمِ الْاَنْبِيٰاءِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مَنِ انْتَهىٰ اِلَيْهِ الْوَدِيعَةُ وَالْاَمٰانَةُ الْمَنِيعَةُ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مَنْ اَوْدَعَ اللهُ

فِي صُلْبِهِ الطَّيِّبِ الطّٰاهِرِ الْمَكِينِ نُورَ رَسُولِ اللهِ الصّٰادِقِ الْاَمِينِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰالِدَ سَيِّدِ الْاَنْبِيٰاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ حَفِظْتَ الْوَصِيَّةَ، وَاَدَّيْتَ الْاَمٰانَةَ عَنْ رَبِّ الْعٰالَمِينَ فِي رَسُولِهِ، وَكُنْتَ فِي دِينِكَ عَلىٰ يَقِينٍ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ اتَّبَعْتَ دِينَ اللهِ عَلىٰ مِنْهٰاجِ جَدِّكَ اِبْرٰاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ فِي حَيٰاتِكَ وَبَعْدَ وَفٰاتِكَ، عَلىٰ مَرْضٰاتِ اللهِ فِي رَسُولِهِ، وَاَقْرَرْتَ وَصَدَّقْتَ بِنُبُوَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَوِلاٰيَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ، وَالْاَئِمَّةِ الطّٰاهِرِينَ عَلَيْهِمُ السَّلاٰمُ، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ حَيّاً وَمَيِّتاً، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی دوسری زیارت

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا صٰاحِبَ الْمَجْدِ الْاَثِيلِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا خِيَرَةَ فَرْعٍ مِنْ دَوْحَةِ الْخَلِيلِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰابْنَ الذَّبِيحِ اِسْمٰاعِيلَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا سُلاٰلَةَ الْاَبْرٰارِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا اَبَا النَّبِيِّ الْمُخْتٰارِ، وَعَمَّ الْوَصِيِّ الْكَرّٰارِ، وَوٰالِدَ الْاَئِمَّةِ الْاَطْهٰارِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَنْ اَضٰاءَتْ بِنُورِ جَبِينِهِ عِنْدَ وِلاٰدَتِهِ اَطْرٰافُ

السَّمٰاءِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا يُوسُفَ آلِ عَبْدِ مَنٰافٍ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَنْ سَلَكَ مَسْلَكَ جَدِّهِ اِسْمٰاعِيلَ، فَاَسْلَمَ لاَبِيهِ لِيَذْبَحَهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَنْ فَدٰاهُ اللهُ بِمٰا فَدٰاهُ، فَتَقَبَّلَهُ فَاَعْطٰاهُ اللهُ وَاَبٰاهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا حٰامِلَ نُورِ النُّبُوَّةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا اَشْرَفَ النّٰاسِ فِي الْاُبُوَّةِ وَالْبُنُوَّةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰالِدَ خٰاتَمِ النَّبِيِّينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا اَبَا الطّٰاهِرِينَ بَعْدَ الطّٰاهِرِينَ، وَابْنَ الطّٰاهِرِينَ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

حضرت حمزہؓ اور دیگر شہداء احد کی زیارت کی فضیلت

فخر المحققین نے رسالۂ "فخریہ" میں تحریر کیا ہے: حضرت حمزہ علیہ السلام اور دیگر شہداءِ احد کی احد میں زیارت مستحب ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص میری زیارت کرے اور میرے چچا حمزہ کی زیارت نہ کرے اس نے مجھ پر جفا کی۔ شیخ مفید لکھتے ہیں کہ رسولؐ

نے حمزہ کی قبر کی زیارت کا حکم دیا ہے۔ آنحضرتؐ خود بھی ان کی اور دیگر شہیدوں کی زیارت کو اہمیت دیتے تھے۔ رسولؐ کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہؑ زہرا سلام اللہ علیہا مستقل ان کی قبر کی زیارت کے لئے جاتی تھیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ سنّت بن گئی تھی کہ مسلمان آنحضرتؐ کے چچا کی زیارت کے لئے جاتے تھے۔ حدیث میں ہے کہ فاطمہ زہراؑ اپنے والد کی رحلت کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اور اس مدت میں آپؑ کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ شنبہ و جمعرات کو ہر ہفتہ شہداء کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتی اور فرماتی تھیں: یہاں رسولؐ تھے اور اس جگہ مشرکین تھے۔ دوسرے طریقے سے یہ نقل ہوا ہے کہ وہاں نماز پڑھتی تھیں

اور احد کے شہیدوں کی تعداد تقریباً ستّر ہے، منجملہ ان کے حضرت حمزہؑ، عبداللہ بن جحش، مصعب بن عمیر، عمار بن زیاد اور شمّاس بن عثمان ہیں، جب حمزہؑ کی زیارت کے لئے جائے تو اس طرح زیارت پڑھے:

اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا عَمَّ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا خَيْرَ الشُّهَدٰاءِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا اَسَدَ اللهِ وَاَسَدَ رَسُولِهِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جٰاهَدْتَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَجُدْتَ

بِنَفْسِكَ، وَنَصَحْتَ رَسُولَ اللهِ، وَكُنْتَ فِيمٰا عِنْدَ اللهِ سُبْحٰانَهُ رٰاغِباً، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّباً اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِزِيٰارَتِكَ، وَمُتَقَرِّباً اِلىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذٰلِكَ، رٰاغِباً اِلَيْكَ فِي الشَّفٰاعَةِ، اَبْتَغِي بِزِيٰارَتِكَ خَلاٰصَ نَفْسِي مُتَعَوِّذاً بِكَ مِنْ نٰارٍ اسْتَحَقَّهٰا مِثْلِي بِمٰا جَنَيْتُ عَلىٰ نَفْسي، هٰارِباً مِنْ ذُنُوبِي الَّتِي احْتَطَبْتُهٰا عَلىٰ ظَهْرِي، فَزِعاً اِلَيْكَ رَجٰاءَ رَحْمَةِ رَبِّي، اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، طٰالِباً فَكٰاكَ رَقَبَتِي مِنَ النّٰارِ، وَقَدْ اَوْقَرَتْ ظَهْرِي ذُنُوبِي، وَاَتَيْتُ مٰا اَسْخَطَ رَبِّي، وَلَمْ اَجِدْ اَحَداً اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْراً لِي مِنْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ، فَكُنْ لِي شَفِيعاً يَوْمَ فَقْرِي وَحٰاجَتِي، فَقَدْ سِرْتُ اِلَيْكَ مَحْزُوناً، وَاَتَيْتُكَ مَكْرُوباً، وَسَكَبْتُ عَبْرَتِي عِنْدَكَ بٰاكِياً، وَصِرْتُ اِلَيْكَ مُفْرَداً، وَاَنْتَ مِمَّنْ اَمَرَنِيَ اللهُ بِصِلَتِهِ، وَحَثَّنِي عَلىٰ بِرِّهِ، وَدَلَّنِي عَلىٰ فَضْلِهِ، وَهَدٰانِي لِحُبِّهِ، وَرَغَّبَنِي فِي الْوِفٰادَةِ اِلَيْهِ، وَاَلْهَمَنِي طَلَبَ الْحَوٰائِجِ عِنْدَهُ، اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتٍ لاٰ يَشْقىٰ مَنْ تَوَلّٰيكُمْ، وَلاٰيَخِيبُ مَنْ اَتٰيكُمْ، وَلاٰيَحْسَرُ مَنْ يَهْوٰيكُمْ، وَلاٰيَسْعَدُ مَنْ عٰادٰيكُمْ.

پھر قبلہ رو ہو کر دو رکعت نمازِ زیارت بجالائے

اور اس طرح کہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي تَعَرَّضْتُ لِرَحْمَتِكَ بِلُزُومِي لِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، لِيُجِيرَنِي مِنْ نِقْمَتِكَ وَسَخَطِكَ وَمَقْتِكَ فِي يَوْمٍ تَكْثُرُ فِيهِ الْاَصْوَاتُ، وَتَشْغَلُ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا قَدَّمَتْ، وَتُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا، فَاِنْ تَرْحَمْنِي الْيَوْمَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيَّ وَلَا حُزْنٌ، وَاِنْ تُعَاقِبْ فَمَوْلَىَّ لَهُ الْقُدْرَةُ عَلَى عَبْدِهِ، وَلَا تُخَيِّبْنِي بَعْدَ الْيَوْمِ، وَلَا تَصْرِفْنِي بِغَيْرِ حَاجَتِي، فَقَدْ لَصِقْتُ بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ، وَتَقَرَّبْتُ بِهِ اِلَيْكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَرَجَاءَ رَحْمَتِكَ، فَتَقَبَّلْ مِنِّي، وَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلَى جَهْلِي، وَبِرَأْفَتِكَ عَلَى جِنَايَةِ نَفْسِي، فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي، وَمَا اَخَافُ اَنْ تَظْلِمَنِي، وَلٰكِنْ اَخَافُ سُوءَ الْحِسَابِ، فَانْظُرِ الْيَوْمَ تَقَلُّبِي عَلَى قَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ، فَبِهِمَا فُكَّنِي مِنَ النَّارِ، وَلَا تُخَيِّبْ سَعْيِي، وَلَا يَهُونَنَّ عَلَيْكَ ابْتِهَالِي، وَلَا تَحْجُبَنَّ عَنْكَ صَوْتِي، وَلَا تَقْلِبْنِي بِغَيْرِ حَوَائِجِي، يَا غِيَاثَ كُلِّ مَكْرُوبٍ وَمَحْزُونٍ، وَيَا مُفَرِّجاً عَنِ الْمَلْهُوفِ الْحَيْرَانِ الْغَرِيقِ الْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَانْظُرْ اِلَيَّ نَظْرَةً لَا اَشْقَى بَعْدَهَا

اَبَداً، وَارْحَمْ تَضَـرُّعِي وَعَبْرَتِي وَانْفِرَادِي، فَقَـدْ رَجَوْتُ رِضَاكَ، وَتَحَرَّيْتُ الْخَيْرَ الَّذِي لَايُعْطِيهِ اَحَدٌ سِوَاكَ، فَلَا تَرُدَّ اَمَلِي، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَاقِبْ فَمَوْلَىً لَهُ الْقُدْرَةُ عَلَىٰ عَبْدِهِ وَجَزَاءِهِ بِسُوءِ فِعْلِهِ، فَلَا اَخِيبَنَّ الْيَوْمَ، وَلَاتَصْـرِفْنِي بِغَيْرِ حَاجَتِي، وَلَاتُخَيِّبَـنَّ شُخُوصِي وَوِفَـادَتِـي، فَقَدْ اَنْفَـدْتُ نَفَقَتِـي، وَاَتْعَبْـتُ بَدَنِـي، وَقَطَعْـتُ الْمَفَازَاتِ، وَخَلَّفْتُ الْاَهْلَ وَالْمَالَ وَمَا خَوَّلْتَنِي، وَآثَرْتُ مَا عِنْدَكَ عَلَىٰ نَفْسِي، وَلُذْتُ بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَتَقَرَّبْتُ بِهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَـاتِكَ، فَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلَىٰ جَهْلِي، وَبِـرَاْفَتِكَ عَلَىٰ ذَنْبِي، فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي، بِرَحْمَتِكَ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ.

شہدائے احد کی زیارت

ہجرت کے تیسرے سال، مدینہ کے شمال میں کوہ احد کے دامن میں مسلمانوں اور کفّار کے درمیان ایک جنگ ہوئی، پہلے مسلمانوں کی فتح ہوئی اور پھر جب ایک گروہ نے اپنے رہبر کے حکم سے غفلت کی تو ستّر مسلمان شہید

ہو گئے، ان میں سے ایک سید الشہداء جناب حمزہ بھی تھے۔ شہدائے احد ـــــ جو کہ احد ہی میں دفن ہیں ـــــ کی زیارت اس طرح پڑھے:

اَلسَّلٰامُ عَلٰی رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ، اَلسَّلٰامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهِ الطّٰاهِرِینَ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الشُّهَدٰاءُ الْمُؤْمِنُونَ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکُمْ یٰا اَهْلَ بَیْتِ الْاِیمٰانِ وَالتَّوْحِیدِ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکُمْ یٰا اَنْصٰارَ دِینِ اللهِ وَاَنْصٰارَ رَسُولِهِ، عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلٰامُ، سَلٰامٌ عَلَیْکُمْ بِمٰا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدّٰارِ، اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ اخْتٰارَکُمْ لِدِینِهِ، وَاصْطَفٰاکُمْ لِرَسُولِهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّکُمْ قَدْ جٰاهَدْتُمْ فِی اللهِ حَقَّ جِهٰادِهِ، وَذَبَبْتُمْ عَنْ دِینِ اللهِ وَعَنْ نَبِیِّهِ، وَجُدْتُمْ بِاَنْفُسِکُمْ دُونَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّکُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰی مِنْهٰاجِ رَسُولِ اللهِ، فَجَزٰاکُمُ اللهُ عَنْ نَبِیِّهِ وَعَنِ الْاِسْلٰامِ وَاَهْلِهِ اَفْضَلَ الْجَزٰاءِ، وَعَرَّفَنٰا وُجُوهَکُمْ فِي مَحَلِّ رِضْوٰانِهِ، وَمَوْضِعِ اِکْرٰامِهِ مَعَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّهَدٰاءِ والصّٰالِحِینَ، وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیقاً، اَشْهَدُ اَنَّکُمْ حِزْبُ اللهِ، وَاَنَّ مَنْ حٰارَبَکُمْ فَقَدْ حٰارَبَ اللهَ، وَ اَنَّکُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِینَ الْفٰائِزِینَ، الَّذِینَ هُمْ اَحْیٰاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُونَ، فَعَلٰی مَنْ قَتَلَکُمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰائِکَةِ وَالنّٰاسِ

اَجْمَعِيـنَ، اَتَيْتُكُـمْ يٰا اَهْـلَ التَّـوْحِيـدِ زَائِراً وَبِحَقِّكُمْ عٰـارِفـاً، وَبِزِيـارَتِكُمْ اِلَى اللهِ مُتَقَـرِّباً، وَبِمٰا سَبَـقَ مِنْ شَرِيـفِ الْاَعْمٰالِ، وَمَرْضِـيِّ الْاَفْعٰالِ عٰالِماً، فَعَلَيْكُـمْ سَلاٰمُ اللهِ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكٰـاتُهُ، وَعَلـىٰ مَنْ قَتَلَكُـمْ لَعْنَـةُ اللهِ وَغَضَبُـهُ وَسَخَطُهُ، اَللّٰهُـمَّ انْفَعْنِـي بِزِيـارَتِهِمْ، وَثَبِّتْنِـي عَلىٰ قَصْـدِهِمْ، وَتَـوَفَّنِي عَلـىٰ مٰا تَـوَفَّيْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَاجْمَعْ بَيْنِى وَبَيْنَهُمْ فِي مُسْتَقَرِّ دٰارِ رَحْمَتِكَ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَنٰا فَرَطٌ، وَنَحْنُ بِكُمْ لاٰحِقُونَ.

اور جہاں تک ہو سکے سورۂ "انّا انزلنا" کی تلاوت کرے۔

بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ہر مزار کے پاس دو رکعت نماز بجالائے بنابراین مناسب ہے کہ قریب ترین مسجد میں جائے اور رجاء مطلوبیت وثواب کی نیت سے دو رکعت نماز بجالائے۔

زیارتِ وداع رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مدینہ سے باہر نکلنے کا قصد کرے تو غسل کرکے قبر رسولؐ کے پاس جائے اور وہی اعمال بجالائے جو اس سلسلہ میں بیان ہو چکے ہیں۔

پھر آنحضرتؐ کو اس طرح وداع کرے : «اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللهِ، اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَاَسْتَرْعِيكَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلامَ ، آمَنْتُ بِاللهِ وَبِما جِئْتَ بِهِ وَدَلَلْتَ عَلَيهِ، اَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنّى لِزِيارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ، فَاِنْ تَوَفَّيْتَنِى قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنِّي اَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلىٰ ما شَهِدْتُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي، اَنْ لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ»، امام صادق علیہ السلام نے قبرِ رسولؐ سے وداع ہونے کے بارے میں یونس بن یعقوب سے فرمایا کہ اس طرح وداع کرو:

«صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ، لاجَعَلَهُ اللهُ آخِرَ تَسْلِيمِى عَلَيْكَ»

دوسرا طریقہ بھی بیان ہوا ہے اور وہ یہ کہ جب مدینۂ منورہ سے باہر نکلنے کا قصد کرے تو تمام اعمال بجالانے کے بعد غسل کرے، پاک و صاف لباس پہنے اور رسولؐ کی زیارت کرے اور آنحضرتؐ سے وداع ہوتے وقت اس طرح کہے :

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَشِيرُ النَّذِيرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّفِيرُ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، اَشْهَدُ يا رَسُولَ اللهِ اَنَّكَ كُنْتَ نُوراً فِى الْاَصْلابِ الشّامِخَةِ وَالْاَرْحامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْكَ

الْجاهِلِيَّةُ بِأَنْجاسِهَا، وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُذْلَهِمّاتِ ثِيابِهَا، وَاَشْهَدُ يا رَسُولَ اللهِ اَنِّي مُؤْمِنٌ بِكَ وَبِالْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِكَ، اَعْلامِ الْهُدىٰ، وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقىٰ، وَالْحُجَّةِ عَلىٰ اَهْلِ الدُّنيا، اَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلامُ، وَاِنْ تَوَفَّيْتَنِي فَاِنِّي اَشْهَدُ فِي مَمْاتِي عَلىٰ مٰا اَشْهَدُ عَلَيْهِ فِي حَيٰاتِي، اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، وَحْدَكَ لاٰشَرِيكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ، اَوْلِيٰاؤُكَ وَاَنْصارُكَ وَحُجَجُكَ عَلىٰ خَلْقِكَ، وَخُلَفاؤُكَ فِي عِبٰادِكَ وَاَعْلامُكَ فِي بِلاٰدِكَ، وَخُزّانُ عِلْمِكَ، وَحَفَظَةُ سِرِّكَ، وَتَرٰاجِمَةُ وَحْيِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَلِّغْ رُوحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، فِي سٰاعَتِي هٰذِهِ وَفِي كُلِّ سٰاعَةٍ تَحِيَّةً مِنِّي وَسَلاٰماً، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

ويكو: اَللّٰهُمَّ لاٰتَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ، فَاِنْ تَوَفَّيْتَنِي قَبْلَ ذٰلِكَ، فَاِنِّي اَشْهَدُ فِي مَمْاتِي عَلىٰ مٰا اَشْهَدُ عَلَيْهِ فِي حَيٰاتِي، اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَاَنَّكَ قَدِ اخْتَرْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ، ثُمَّ اخْتَرْتَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ الْاَئِمَّةَ

الطّٰاهِـرِينَ، الَّذِيـنَ اَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الـرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُـمْ تَطْهِيرًا، فَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ، وَفِي زُمْرَتِـهِـمْ وَتَحْتَ لِوَاءِهِمْ، وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، يَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، لَاجَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ تَسْلِيمِي عَلَيْكَ.

زیارتِ وداعِ ائمۂ بقیع

مرحوم شیخ طوسی اور سید ابن طاؤس نے فرمایا ہے کہ جب ائمہ بقیع علیہم السلام کو وداع کرنا چاہے تو کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِمَا جِئْتُم بِهِ وَدَلَلْتُمْ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰاهِدِينَ:

پھر جہاں تک ہو سکے دعا کرے اور خدا سے دعا کرے کہ تمہیں دوبارہ ان کی زیارت سے مشرف کرے اور یہ کہ یہ تمہاری آخری زیارت اور آخری زمانہ قرار نہ پائے۔

مدینہ منورہ کے اماکن متبرکہ اور مساجد

مدینہ منورہ میں اسلامی آثار و عمارات اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی وضاحت وخصوصیات کے لئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ رہبر انقلاب کے لجنہ نے اس سلسلہ میں الگ کتاب شائع کی ہے۔ اس لئے ہم کتاب ادعیہ و زیارات پر اکتفا کرتے ہیں اور اماکن کے تعارف سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض کے اسماء و مستحبات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۱۔ **مسجد النبی** : یہ مسجد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدرِ اسلام کے مسلمانوں کے تعاون سے تعمیر ہوئی۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں اس کا رقبہ شمال سے جنوب کی طرف ۳۵ میٹر اور مشرق سے مغرب کی سمت ۳۰ میٹر تھا۔ اس کی عمارت میں خرمے کے دس ستون لگے تھے۔ ہجرت کے ساتویں سال فتح خیبر کے بعد رسولؐ نے اس کی توسیع کی۔

مسجد کی مقدّس و اہم جگہیں :

الف: حجرۂ مطہرہ

رسول ؐ کا حجرۂ مطہرہ طول میں ۱۶ اور عرض میں ۱۵ میٹر ہے۔ اس پر ایک گنبد ہے جسے "قبۃ الخضراء" کہتے ہیں۔

ب : منبر رسول ؐ

سنہ ۵ ھ میں رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے لئے تین زینوں کا ایک منبر بنایا گیا۔ رسول ؐ تیسرے زینہ پر تشریف فرما ہوتے اور لوگوں سے خطاب کرتے تھے۔

ج : محراب

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور خلفاء کے زمانہ میں مسجد النبیؐ میں محراب نہیں تھی، عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں رسول ؐ کے مصلّی کی جگہ محراب بنائی گئی جواب محراب النبی سے مشہور ہے۔

د : روضۂ منوّرہ

ہ : مسجد کے وہ ستون جو کہ توبہ یا ابو لبابہ، حنّانہ، مہاجرین، سریر اور مخلّقہ کے نام سے مشہور ہیں۔

د : مقام جبرئیل

ز : مقام اصحاب صفہ

ح : محراب تہجّد

ط : خانۂ حضرت فاطمہؑ

۲۔ قبرستانِ بقیع

اس قبرستان میں چار معصوم امام:
یعنی امام حسنؑ، امام زین العابدینؑ، امام محمّد باقرؑ، امام جعفر صادق اور بہت سے صحابہ، رسولؐ کی ازواج، آپؐ کے بیٹے ابراھیم اور اسلام کے بہت سے بافضیلت مرد و عورت دفن ہیں۔

۳۔ مسجد قبأ

سب سے پہلی مسجد جو تقوے کی اساس پر رسولؐ کے دست مبارک سے مدینہ میں تعمیر ہوئی وہ مسجدِ قبا ہے۔

۴۔ ام ابراھیم کا مشربہ اور مسجد فضیخ یا ردّ شمس، بھی مسجد قبا کے نزدیک ہے۔

۵۔ مسجد المأة

مسجد قبا سے مدینہ کے راستہ پر ہے۔

۶۔ قبرستانِ احد

یہاں سید الشہداء جناب حمزہ اور جنگ احد میں شہید ہونے والے دیگر شہداء مدفون ہیں۔

۷۔ مسجد العسکر اور مسجد ثنایا رسولؐ بھی احد ہی میں ہیں۔

۸۔ مساجد سبعہ

یہ مسجدیں اس جگہ تعمیر کی گئی ہیں جہاں جنگ احزاب (خندق) ہوئی تھی ان کے اسماء یہ ہیں:

الف: مسجد فتح

ب: مسجد علیؑ

ج: مسجد سلمان

د: مسجد فاطمہؑ

۵: مسجد ابوبکر

۶: مسجد عمر

۹۔ مسجد ذو القبلتین

قبلہ اسی مسجد تبدیل ہوا تھا۔ مسلمان پہلے مسجد اقصیٰ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اب ان کا فریضہ ہے کہ

وہ کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھیں۔

۱۰۔ **مسجد غمامہ** یا مصلی النبیؐ

۱۱۔ **مسجد حضرت علی و مسجد حضرت زہراء** مناخہ میں ایک دوسرے سے نزدیک ہیں۔

۱۲۔ **مسجد مباہلہ**۔ جہاں یہ مسجد ہے وہاں رسولؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـــــ علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے ساتھ ـــــ نصاریٰ نجران سے مباہلہ کے لئے آئے تھے۔

۱۳۔ **مسجد شجرہ** یہ اہل مدینہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ سے بیت اللہ الحرام کے حج و زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

۱۴۔ **مسجد معرّس** اس مسجد میں نماز پڑھنے اور استراحت و آرام کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۱۵۔ **محلۂ بنی ہاشم** اس جگہ امام زین العابدین علیہ السلام، امام صادقؑ

اور ذریتِ رسولؐ کے گھر تھے. جو حرم کی توسیع کی بنا پر منہدم کر دیئے گئے۔

۱۶. چند مساجد اور بھی ہیں، جیسے: مسجد ابوذر، مسجد نفسِ زکیہ، مسجد ظفر، مسجد سقیا، مسجد مسیجد، مسجد غزالہ یا مسجد منصرف، مسجد بنی سالم، مسجد بنی قریظہ اور مسجد الرایۃ وغیرہ۔

مستحب ہے کہ ان تمام مساجد میں دو رکعت نماز تحیت پڑھے، اپنے اور دوسروں کے لئے، دعا کرے۔ ان اماکن میں سے بعض کے مخصوص اعمال و مستحبات ہیں، جنھیں ہم اختصار کے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔

مدینۂ منوّرہ اور مسجد النّبی کے مستحبات

۱۔ مدینہ و مسجد النّبی میں داخل ہونے اور ائمہ بقیع کی زیارت کے لئے غسل کرنا۔ ایک ہی غسل میں سب کی نیت کر سکتا ہے۔

۲۔ مدینۂ منوّرہ میں قیام: صاحب جواہر کہتے ہیں کہ مدینۂ منورہ کی سکونت و مجاورت کے استحباب میں کوئی اختلاف نہیں ہے. اس بات پر شہید نے دروس میں اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

سمہودی نے مالک بن انس ــــ مالکیوں کے امام ــــ سے نقل

کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا : آپ کے نزدیک مدینہ میں سکونت بہتر ہے یا مکہ میں؟ انہوں نے کہا : مدینہ، اور مدینہ کیوں زیادہ محبوب نہ ہو کہ وہاں کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جس سے رسولؐ نہ گذرے ہوں اور جبریل نازل نہ ہوئے ہوں۔

۳۔ مستحب ہے کہ انسان حاجت برآری کے قصد سے مدینۂ منورہ میں تین روزے رکھے، بہتر ہے کہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے، نیز مستحب ہے کہ بدھ کی رات میں ستونِ ابولبابہ کے نزدیک اور جمعرات میں اس کے مقابل والے ستون کے قریب نماز پڑھے اور جمعہ کی شب اور دن میں محرابِ رسولؐ سے قریب والے ستون کے پاس نماز پڑھے اور پروردگار عالم سے اپنی حاجتیں طلب کرے اور رسول کی زیارت کے بعد نقل ہونے والی دعا پڑھے۔

۴۔ مستحب ہے کہ مدینہ میں قیام کے دوران ایک سے زیادہ قرآن ختم کرے، خصوصاً مسجد النبیؐ میں قرآن پڑھے۔

۵۔ اپنی استطاعت کے مطابق مسجد النبیؐ میں صدقہ دینا مستحب ہے۔ مرحوم مجلسیؒ نے روایت کی ہے کہ مدینہ میں ایک درہم صدقہ دینا دوسری جگہ ہزار درہم صدقہ دینے کے برابر ہے۔ بنابراین

برادرانِ دینی ــــ خصوصاً سادات اور ذریتِ رسولؐ ــــ کی مدد کرنے میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیئے۔

٦ ۔ اپنے چال چلن میں محتاط رہے، وقت کو غنیمت سمجھے اور جہاں تک ہو سکے نماز پڑھے، خصوصاً مسجد نبویؐ میں نماز پڑھے کہ مسجد نبویؐ میں ایک رکعت نماز مسجد الحرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار رکعتوں کے برابر ہے اور نماز بجالانے کے لئے بہترین جگہ روضہ رسولؐ ہے۔

۷۔ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود بھیجے۔

۸۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز تحیّت بجالائے۔

۹۔ والدین، برادرانِ ایمانی اور آشنا افراد کی طرف سے رسولؐ کی زیارت پڑھے۔

۱۰۔ زیارت کے بعد جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے۔ دو رکعت نمازِ زیارت بجالائے اور اس کا ثواب رسولؐ کو ہدیہ کرے۔

۱۱۔ رسولؐ کے مرقدِ مطہر کے پاس کھڑے ہو کر خدا کی حمد و ثنا اور دعا کرے۔

۱۲۔ مقام جبرئیل پر نماز پڑھے اور دعا مانگے۔

۱۳۔ جہاں تک ممکن ہو محرابِ رسولؐ میں نماز پڑھے۔

۱۴۔ مسجد میں آواز بلند نہیں کرنا چاہئے۔

۱۵۔ ستون ابولبابہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھے اور دعا مانگے۔

۱۶۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک میں اور اسی طرح خانۂ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا میں نماز پڑھنا اور دعا کرنا مستحب ہے، اور اگر مذکورہ جگہوں میں گنجائش نہ ہو تو ان سے قریب ترین جگہ پر نماز و دعا پڑھے۔

مسجد قبا

سنہ ۱ھ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول کو، مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اثنائے راہ میں، قبا گاؤں میں ــ جو کہ مدینہ کے جنوب میں ۵ کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے ــ داخل ہوئے اور جمعہ تک وہیں قیام کیا، تاکہ اس مدت میں حضرت علی علیہ السلام مکہ میں لوگوں تک وہ امانتیں پہنچا دیں جو کہ رسول اکرمؐ کے پاس تھیں اور دیگر امور کی انجام دہی کے بعد رسولؐ کے اہل وعیال کے ہمراہ آپؐ سے ملحق ہو جائیں اور دوسری طرف اہل مدینہ بھی رسولؐ کے استقبال کیلئے تیار

ہو جائیں۔ آنحضرتؐ نے اس چار دن کے قیام میں مسلمانوں کے تعاون سے ایک مسجد تعمیر کی، اس کی زمین قبا والوں نے ہدیہ کی۔ رسول اکرم نے اپنے نیزہ کی نوک سے اس کے حدود معین کئے۔ کہتے ہیں: اس کا ہر ضلع ۶۶ گز تھا۔

اس مسجد کے بنانے میں دیگر لوگوں کی طرح رسولؐ بھی شریک تھے، پتھر وغیرہ اٹھا کر لاتے اور سب کے برابر کام کرتے تھے۔ بعض لوگ کہتے کہ آپؐ ایک طرف تشریف رکھئے، ہمیں حکم دیتے رہئے۔ فرماتے تھے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ یَعْمُرُ الْمَسَاجِدا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَائِماً وَقَاعِداً

جو مسجد تعمیر کرتا ہے اور قیام وقعود کے ساتھ اس میں قرآن پڑھتا ہے وہ کامیاب ہے۔

سورۂ توبہ کی ۱۰۸ ویں آیت اسی مسجد کے بارے میں نازل ہوئی ہے:

﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوىٰ مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُومَ فِيهِ، فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾

مسجد قبا کی بارہا تجدید و توسیع ہوئی ہے، کہ مسلمانوں کی نظر میں اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ہر دوشنبہ کو رسولؐ خدا مسجد قبا

تشریف لے جاتے اور نماز بجالاتے تھے۔ آپؐ ہی سے منقول ہے جو شخص اپنے گھر سے وضو کرکے مسجدِ قبا جائے اور دو رکعت نماز بجالائے اس کے لئے ایک عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ نیز امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: اطرافِ مدینہ کی مساجد اور مشاہد میں جاؤ تو پہلے مسجد قبا جاؤ اور جہاں تک ہو سکے وہاں نماز پڑھو۔

اعمالِ مسجدِ قبا

داخل ہوکر دو رکعت نمازِ تحیت بجالائے۔ پھر تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھے اور زیارت جامعہ پڑھے اس کے بعد دعا مانگے، بہتر ہے کہ اس طرح دعا مانگے:

«اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتابِكَ الْمُنْزَلِ عَلىٰ صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ: ﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوىٰ مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُومَ فِيهِ، فِيهِ رِجالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوبَنا مِنَ النِّفاقِ، وَاَعْمالَنا مِنَ الرِّيا، وَفُرُوجَنا مِنَ الزِّنا، وَاَلْسِنَتَنا مِنَ الْكِذْبِ وَالْغِيبَةِ، وَاَعْيُنَنا

مِنَ الْخِيانَةِ، فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَما تُخْفِى الصُّدُورُ، رَبَّنا ظَلَمْنا اَنْفُسَنا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنا وَتَرْحَمْنا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخاسِرِينَ».

اس مسجد کے پیچھے حضرت علی علیہ السلام کی ایک منزل تھی اور سامنے گوارا پانی کا ایک کنواں تھا۔ آج اس کا کہیں نام ونشان نہیں ہے۔

کہتے ہیں کہ اس کنویں میں رسولؐ کی انگوٹھی گر پڑی تھی، اس لئے اسے "چاہ انگشتر" کہتے ہیں۔ نیز "چاہ آبِ دھان" کے نام سے مشہور ہے۔ منقول ہے کہ آپؐ نے اس کنویں میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا تھا جس سے اس کا پانی میٹھا ہو گیا تھا۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ سنہ ۹ ھ میں منافقین کے ایک گروہ نے ایک مسجد تعمیر کی تاکہ اس میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش کر سکیں۔ رسولؐ سے اس کا افتتاح کرنے اور تبرک کے طور پر اس میں نماز پڑھنے کی درخواست کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مناسب موقع پر یہ کام انجام دوں گا۔ لیکن آیت ﴿... وَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِداً ضِرَاراً وَكُفْراً ...﴾ کے نزول سے منافقین کے منصوبہ پہ پانی پھیر گیا اور رسولؐ نے اس کے منہدم کرنے

کا حکم دیدیا۔

مسجدِ ذو قبلتین

سنہ ۱ھ کے چھٹے مہینے میں امِ بشر کی دعوت پر رسولؐ مدینہ کے شمال غربی میں قبیلہ بنی سالم میں تشریف لے گئے اور حسب معمول ظہر کی دو رکعت نماز بیت المقدس کی جانب رخ کرکے ادا کی، کہ خدا کی طرف سے کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم پہنچا تو آپؐ نے باقی نماز کعبہ کی سمت رخ کرکے ادا کی۔ اس کے بعد کعبہ ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کا قبلہ ہوگیا اور اسی بنا پر اس مسجد کو ذو قبلتین یا مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ یہ مسجد، مسجدِ فتح کی مغربی سمت میں کچھ دور پر واقع ہے۔

اس سلسلہ میں جو آیات نازل ہوئی ہیں ان میں سے ایک آیہ:

﴿قَدْ نَرىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ... ﴾ ہے۔

"اے رسولؐ ہم آپؐ کی نگاہیں آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں — کہ قبلہ کی تعیین کے سلسلہ میں حکم خدا کے منتظر ہیں — اب ہم آپؐ کو

اس قبلہ کی طرف موڑ دیتے ہیں کہ جسے آپ پسند کرتے ہیں، کپ اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف موڑ لیجئے! جہاں بھی رہیئے اسی کی طرف رخ کیجئے...

اس مسجد میں پہلے ایک دوسری کے بالمقابل دو محراب — شمالی وجنوبی — ایک کعبہ کی طرف دوسری بیت المقدس کی جانب تھی لیکن افسوس کہ چند سال قبل جب اس مسجد کی توسیع و تجدید کی گئی تو صرف ایک محراب باقی رکھی گئی اور اس عظیم واقعہ کے پہلے آثار محو کر دیئے گئے۔

مسجد ذو قبلتین میں دو رکعت نماز تحیت پڑھنا مستحب ہے۔ بہتر ہے کہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مَسْجِدُ الْقِبْلَتَيْنِ، وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾، اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُ وَمَآثِرَهُ الشَّرِيفَةَ، فَلَا تُحْرِمْنَا يَا اَللهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ فَضْلِ

شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لِوَاءِهِ، وَاَمِتْنَا عَلىٰ مَحَبَّتِهِ وَسُنَّتِهِ، وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرِدِ بِيَدِهِ الشَّرِيفَةِ، شَرْبَةً هَنِيئَةً مَرِيئَةً لاٰ نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَداً، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

مسجد فتح (مسجد احزاب)

سلع کہسار کے دامن میں چند چھوٹی چھوٹی مسجدیں ہیں جو کہ جنگِ خندق کے نقشہ کی نشاندھی کرتی ہیں لشکر اسلام کا قیام اسی جگہ تھا۔ پھر اسی جگہ ایک مسجد بنا دی گئی جو کہ مسجد فتح کے نام سے مشہور ہے، اس کی وجہ تسمیہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے اس جگہ مسلمانوں کی فتح کے لئے دعا کی اور یہیں رسولؐ کو مسلمانوں کی کامیابی کی اطلاع ملی تھی۔

اسی جنگ میں حضرت علی بن ابی طالبؑ کے ہاتھوں عرب کا نامی پہلوان عمرو بن عبدود مارا گیا تھا۔ لکھا ہے کہ اس موقعہ پر رسولؐ نے فرمایا: "ضَرْبَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ"

خندق کے دن کی علیؑ کی ضربت جن وانس کی عبادت سے افضل ہے۔"

مستحب ہے کہ دو رکعت نمازِ تحیتِ مسجد پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

يَا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِينَ، وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، وَيَا مُغِيثَ الْمَهْمُومِينَ، اِكْشِفْ عَنِّي ضُرِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي وَغَمِّي، كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَمَّهُ، وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ، وَاكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

مسجدِ فتح کے قریب چند چھوٹی مسجدیں: مسجدِ علیؑ، مسجدِ فاطمہؑ، مسجدِ سلمان، مسجدِ عمر اور مسجدِ ابوبکر ہیں۔ بہتر ہے کہ ہر مسجد میں دو رکعت نمازِ تحیتِ مسجد پڑھے۔

مسجد اجابہ میں دعا

مسجد اجابہ ہی مسجد مباہلہ ہے۔ ۲۴ ذی الحجہ کو اسی جگہ رسولؐ نے نصارائے نجران سے مباہلہ کیا تھا۔ مسجد اجابہ میں دو رکعت نماز تحیت کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ صَبْرَ الشَّاكِرِينَ لَكَ، وَعَمَلَ الْخَائِفِينَ

مِنْكَ، وَيَقِينَ الْعٰابِدِينَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، وَاَنَا عَبْدُكَ الْبٰائِسُ الْفَقِيرُ، اَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ، وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِيلُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَامْنُنْ بِغِنٰاكَ عَلىٰ فَقْرِي، وَبِحِلْمِكَ عَلىٰ جَهْلِي، وَبِقُوَّتِكَ عَلىٰ ضَعْفِي، يٰا قَوِيُّ يٰا عَزِيزُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْاَوْصِيٰاءِ الْمَرْضِيِّينَ، وَاكْفِنِي مٰا اَهَمَّنِي مِنْ اَمْرِ الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ.

حج اسلام کی نظر میں

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَکَّةَ مُبٰارَکاً وَهُدیً لِلْعٰالَمِینَ* فِیهِ آیٰاتٌ بَیِّنٰاتٌ مَقٰامُ اِبْرٰاهِیمَ وَمَنْ دَخَلَهُ کٰانَ آمِناً وَلِلّٰهِ عَلَی النّٰاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطٰاعَ إلَیْهِ سَبِیلاً وَمَنْ کَفَرَ فَإنَّ اللهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰالَمِینَ﴾. (سورۂ آل عمران/۹۶ و ۹۷)

حج کے معنی لغت میں "قصد" اور شرع کی اصطلاح میں خدا کے گھر کی زیارت اور مخصوص اعمال و مناسک انجام دینے کے ہیں۔

حج، کہ جس کے معنی خدا کے گھر کی زیارت اور مخصوص اعمال و مناسک انجام دینے کے ہیں، اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے۔ فریقین کے علماء کا اتفاق ہے کہ حج ضروریاتِ دین میں سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ لہٰذا حج ترک کرنے والا خدا کی نظر میں مقہور ہے ارشاد ہے: "مستطیع پر خدا نے بیت اللہ الحرام کا حج واجب کیا ہے۔ پھر جو شخص یہ فریضہ ترک کرکے خدا سے پھر جائے تو خدا دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّٰى يَمُوتَ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَهُودِيّاً اَوْ نَصْرَانِيّاً».

"جو شخص حج کرنے میں اتنی تاخیر کرے کہ اسے موت آجائے تو روزِ قیامت خدا اسے یہود و نصاریٰ کے ساتھ محشور کرے گا۔"

امیرالمومنینؑ نے اپنے وصیت نامہ میں فرمایا ہے:

«وَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي بَيْتِ رَبِّكُمْ فَلَا تُخَلُّوهُ مٰا بَقِيتُمْ فَإِنَّهُ إِنْ تُرِكَ لَمْ تُنٰاظَرُوا»

جب تک تم باقی ہو خدارا اپنے پروردگار کے گھر کو خالی نہ چھوڑنا

اگر حج اور خدا کے گھر کی زیارت ترک کر دی گئی تو تم بغیر مہلت کے دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

تشریع حج کا فلسفہ

حج کے واجب ہونے کا فرمان اس وقت نازل ہوا جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے ۔ قطع نظر ان چیزوں سے جو حج کے واجب ہونے کا سبب ہوتی ہیں، جیسے نذر وغیرہ ۔ ہر مستطیع مسلمان پر پوری زندگی میں حج ۔ حجۃ الاسلام ۔ ایک بار واجب ہے۔

اگرچہ حج فروع دین میں شمار ہوتا ہے لیکن افضل ترین عبادات میں سے ہے۔ حج میں بے شمار دنیوی، اخروی، فردی، اجتماعی اور سیاسی و معنوی بڑے فوائد ہیں کہ ان میں معمولی ترین عبادت ہے۔

حج، تسلیمِ محض، خدا کی خالص عبادت، اظہار بندگی اور خدا سے قلبی ارتباط پیدا کرنے کا مقام ہے۔

حج، تعلیم و تربیت کا کلاس ہے۔ حسنِ معاشرت اور علم حیات حاصل کرنے اور عمل میں اخلاقِ اسلامی کے پایوں کو محکم کرنے کی جگہ ہے۔

حج، اپنی فکر، زندگی کے جذبات اور دل چسپیوں سے جدا ہو کر، معنویت و خدا کی طرف بڑھتے ہوئے جان و مال کے ساتھ جہاد و فداکاری کا درس ہے۔

حج، عقیدہ میں ہمیں توحید، طریقۂ اتحاد، تبادلۂ خیال، اجتماعی تعاون اور علمی، ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی تعاون کا درس دیتا ہے۔ مختصر یہ کہ حج اعمال و مناسک کے مجموعہ میں دین اسلام اور دنیا و آخرت کی حیات کا مکمل نقشہ کھینچتا ہے اور حج کرنے والے کو خاک کی دنیا سے اٹھا کر بلندی پر لے جاتا ہے اور عالم قدس و ملکوت کی سیر کراتا ہے اور حاجی کے تھکے ہوئے بدن میں، معنویت، حق سے ارتباط و پروردگار کی بارگاہ میں حضور کے نتیجہ میں حیات نو کی روح پھونکتا ہے۔

حج کے باطنی آداب کے بیان میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

«اِذٰا أَرَدْتَ الْحَجَّ فَجَرِّدْ قَلْبَكَ لِلّٰهِ مِنْ قَبْلِ عَزْمِكَ مِنْ كُلِّ شٰاغِلٍ وَحِجٰابِ كُلِّ حٰاجِبٍ، وَفَوِّضْ اُمُورَكَ كُلَّهٰا اِلىٰ خٰالِقِكَ، وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ مٰا يَظْهَرُ مِنْ حَرَكٰاتِكَ وَسَكَنٰاتِكَ، وَسَلِّمْ لِقَضٰاءِهِ وَحُكْمِهِ وَقَدَرِهِ، وَوَدِّعِ الدُّنْيٰا وَالرّٰاحَةَ وَالْخَلْقَ ...

یہاں تک کہ فرماتے ہیں : ثُمَّ اغْتَسِلْ بِمَاءِ التَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْبِسْ كِسْوَةَ الصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ وَالْخُضُوعِ وَالْخُشُوعِ وَاحْرِمْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ يَمْنَعُكَ مِنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْجُبُكَ عَنْ طَاعَتِهِ وَلُبَّ بِمَعْنَىٰ إِجَابَةٍ صَافِيَةٍ خَالِصَةٍ زَاكِيَةٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي دَعْوَتِكَ مُتَمَسِّكاً بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ وَطُفْ بِقَلْبِكَ مَعَ الْمَلَائِكَةِ حَوْلَ الْعَرْشِ كَطَوَافِكَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ بِنَفْسِكَ حَوْلَ الْبَيْتِ ...

"جب تم حج کا قصد کرو تو سب سے پہلے اپنے قلب کو تمام چیزوں سے خدا کیلئے پاک وصاف کرو اور اپنے تمام امور خالق کے سپرد کر دو اور اپنے تمام حرکات وسکنات میں اسی پر توکل کرو اور قضاو قدر اور اس کے حکم کے سامنے سراپا تسلیم ہو جاؤ، دنیا کو اس کے بسنے والوں اور اس کی راحت سمیت، چھوڑ دو ... پھر خالص توبہ کے پانی سے اپنے گناہوں کو دھو ڈالو اور صدق وصفا اور خضوع وخشوع کا لباس زیب تن کرو اور جو چیز تمہیں ذکر خدا اور اس کی یاد سے باز رکھے اور اس کی اطاعت کی راہ میں مانع ہو لی ہو تو تم احرام باندھ لو اور تمہاری لبیک خدا کی دعوت کی

پاکیزہ ترین وخالص ترین لبیک ہو اور جب تم نے اللہ کی مضبوط رسی کو تھام لیا ہے تو — اس کے غیر سے دل ہٹا لیا ہے — تہہ دل سے اور عالم قلب میں فرشتوں کے ساتھ عرش خدا کا طواف کرو (جیسا کہ تم مسلمانوں کے ساتھ کعبہ کا طواف کرتے ہو۔"

حج میں دعا پر توجہ

ہم پہلے بھی اس بات کی طرف اشارہ کر چکے ہیں کہ حج اسلام کی عظیم عبادات میں سے ایک ہے اور ہر عبادت کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہوتا ہے۔ عبادات کا باطن، خالص توجہ، مستقل قلبی لگاؤ اور مسلسل احتیاط ہے کہ بندہ خود کو رب العالمین کے سامنے محسوس کرتا ہے۔

اس بنا پر اسلام کے عظیم پیشواؤں کی زبان میں دعا کو:

«مُخُّ الْعِبَادَةِ»، «اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ»، «سِلاحُ الْمُؤْمِن»، «عَمُودُ الدِّين»، «نُورُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْض»، «تُرْسُ الْمُؤْمِن»، «سِلاحُ الْاَنْبِياء»، «مَفاتِيحُ النَّجاح» و «مَقالِيدُ الْفَلاح» کہا گیا ہے۔

مرحوم کلینیؒ نے کافی میں اپنی اسناد سے زرارہ سے آیہ:

﴿اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ داخِرِينَ﴾

کے ذیل میں امام محمد باقر علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے کہ آیت میں وارد لفظ عبادت سے مراد، دعا ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں: "وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ" بہترین عبادت دعا ہے۔

انبیاء خدا، ائمہ معصومین ؑ اور بزرگانِ اسلام کی معنوی زندگی کے طرز کے سلسلہ میں جو چیز ہم تک پہنچی ہے وہ اس بات کی تائید کرتی ہے کہ انسان کا بلند ترین رتبہ مقام عبودیت ہے کہ اسی سے حضرت ذوالجلال کی بندگی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

عبادت کا شیرین ترین اور حقیقی مرحلہ وہ ہے کہ جب خدا اور بندہ کے درمیان رابطہ ایجاد ہوتا ہے، اسے تضرع و توبہ کی توفیق ملتی ہے، جب وہ خضوع و خشوع کا اظہار کرتا ہے اور خدا کی تسبیح و تمجید کے اعلان کے ساتھ دعا میں مشغول ہوتا ہے۔ اگر بندہ دعا نہیں کرتا ہے تو خدا بھی اس پر نظر کرم نہیں کرتا: قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ [2] کہدیجئے اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا خدا بھی تمہاری کیا پرواکرتا؟

حاجی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عتبات عالیات، مشاہد مشرفہ اور زمانہ حج میں حضرت حق سے اپنی دنیوی و اخروی حاجت طلب کرنے میں اگرچہ کوئی حرج نہیں ہے لیکن اولیائے خدا اور اس کے جمال کے شیفتہ کمال الانقطاع تک پہنچنے، نورانیت کے حصول، بصیرت قلوب، معدنِ عظمت تک رسائی، ظلمت کے پردوں کو چیرنے اور اس کی چوکھٹ پر جبہ سائی کی دعا کرتے ہیں۔

بہن بھائیو! خدا کی توفیق سے تم حرمِ امن الٰہی کا قصد کر چکے ہو اور سرزمینِ وحی کی طرف چل پڑے ہو تو اس شب زندہ دار کی آواز پر کان دھرو کہ جو اپنی مناجاتِ شعبانیہ میں واہب المواہب کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے:

«... اِلٰهِي هَبْ لِي كَمٰالَ الْاِنْقِطٰاعِ اِلَيْكَ، وَاَنِرْ اَبْصٰارَ قُلُوبِنٰا بِضِيٰاءِ نَظَرِهٰا اِلَيْكَ، حَتّٰى تَخْرِقَ اَبْصَارُ الْقُلُوبِ حُجُبَ النُّورِ، فَتَصِلَ اِلىٰ مَعْدَنِ الْعَظَمَةِ، وَتَصِيرَ اَرْوٰاحُنٰا مُعَلَّقَةً بِعِزِّ قُدْسِكَ...

بارالٰہا! مجھے کمال کا وہ مرتبہ عطا فرما کہ میں انقطاع کے بلند مقام پر پہنچ جاؤں

اور ہمارے قلوب کی آنکھوں کو اپنے دیدار نور سے منور فرما یہاں تک کہ دل کی آنکھیں نور کو روکنے والے حجابات کو چیر دیں ، اور معدنِ عظمت تک پہنچ جائیں اور ہماری روح تیری قدوسیت سے معلّق ہو جائے ۔"

اور امام حسینؑ کی اس دعا کی طرف توجہ کرنی چاہیئے جو کہ آپؑ نے سرزمین عرفات پر بارگاہ خدا میں پڑھی تھی :

«اِلٰهِي تَرَدُّدِي فِي الْآثَارِ يُوجِبُ بُعْدَ الْمَزَارِ ، فَاجْمَعْنِي عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ تُوصِلُنِي اِلَيْكَ ، كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِمَا هُوَ فِي وُجُودِهِ مُفْتَقِرٌ اِلَيْكَ ، اَيَكُونُ لِغَيْرِكَ مِنَ الظُّهُورِ مَا لَيْسَ لَكَ ، حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الْمُظْهِرُ لَكَ؟! مَتىٰ غِبْتَ حَتّٰى تَحْتَاجَ اِلىٰ دَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ ، ومَتىٰ بَعُدْتَ حَتّٰى تَكُونَ الْآثَارُ هِيَ الَّتِي تُوصِلُ اِلَيْكَ ، عَمِيَتْ عَيْنٌ لَا تَرَاكَ عَلَيْهَا رَقِيباً ، وَخَسِرَتْ صَفْقَةُ عَبْدٍ لَمْ تَجْعَلْ لَهُ مِنْ حُبِّكَ نَصِيباً ، اِلٰهِي اَمَرْتَ بِالرُّجُوعِ اِلَى الْآثَارِ ، فَارْجِعْنِي اِلَيْكَ بِكِسْوَةِ الْاَنْوَارِ وَهِدَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ ، حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْتُ اِلَيْكَ مِنْهَا ، مَصُونَ السِّرِّ عَنِ النَّظَرِ

اِلَيْهَا، وَمَرْفُوعَ الْهِمَّةِ عَنِ الْاِعْتِمَادِ عَلَيْهَا، إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

پالنے والے! تیری قدرت و عظمت کے آثار میں میری جستجو تیرے جمال کی زیارت گاہ سے میری دوری کا باعث ہوتی ہے۔ مجھ سے تو ایسی خدمت لے، جو مجھے تجھ تک پہنچا دے اور کیونکہ تیرے وجود پر اس چیز سے استدلال نہیں کیا جا سکتا ہے جو کہ اپنے وجود میں تیری محتاج ہے۔ کیا تیرے علاوہ بھی کسی چیز کا وجود و ظہور ہے جو تجھ سے الگ ہو اور نتیجہ میں تیرے ظہور کے لئے دلیل بن جائے؟ تو نظروں سے غائب ہی کب تھا جو تیرے ظہور کے لئے دلیل قرار پائے؟ تو دور ہی کب تھا کہ تیرے آثار تیری نزدیکی کے لئے دلیل بن جائیں؟ پھوٹ جائے وہ آنکھ جو تجھے نہیں دیکھتی جبکہ تو ہمیشہ اس کا نگراں اور اس کے ساتھ ہے! اور خسارہ میں رہے وہ بندہ جسے تیرا عشق و محبت نصیب نہیں ہے! بارالٰہا! تو نے سب کو آثار میں غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے لیکن مجھے اپنے انوار کی تجلیات کی طرف موڑ دے اور مشاہدہ کے ذریعہ میری ہدایت کر تاکہ میں آثار سے گزر کر تجھ

تک پہنچ جاؤں، جیسا کہ میں اپنے درونی اسرار میں ان پر توجہ کئے بغیر تیری طرف آیا ہوں۔

اے اللہ! میری ہمت کو اتنا بلند کر دے کہ آثار و وقوعہ کی ضرورت ہی نہ رہے — صرف تجھے دیکھوں اور بس — بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

خانہ خدا کے محترم زائرو! تمام مراحل و مواقیت و مواقف میں اور اعمال و مناسک میں تمہارے لئے کچھ دعائیں اور اذکار ہیں کہ جنھیں پورے خلوص و توجہ سے پڑھنا چاہیئے۔ جان لو کہ روحِ حج، روح کا تزکیہ وار تقاء ہے اور یہ مناسکِ حج، دعاؤں، اذکار اور قرآن کی تلاوت پر مداومت واجبات و مستحبات پر عمل اور معنوی ثمرات و اسرار باطنی میں غور کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

اعمال و آدابِ حج

عمرۂ تمتّع کے واجبات

عمرۂ تمتّع میں پانچ چیزیں واجب ہیں:

۱۔ احرام ۲۔ طواف کعبہ ۳۔ نمازِ طواف ۴۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ۵۔ تقصیر، تھوڑے سے بال یا ناخن ترا شنا۔

عمرۂ تمتّع سے متعلق شرعی مسائل، مناسک میں ملاحظہ فرمائیں۔ ادعیہ و اذکار اسی کتاب میں بیان ہوں گے۔

عمرۂ مفردہ کے واجبات

۱۔ احرام ۲۔ طواف ۳۔ نماز طواف ۴۔ صفا و مروہ کے درمیان

سعی کرنا ۵۔ تقصیر، تھوڑے سے بال یا ناخن کاٹنا۔ ۶۔ طواف نساء
۷۔ نمازِ طوافِ نساء۔

عمرۂ مفردہ کے واجبات سے متعلق شرعی مسائل مناسک میں ملاحظہ فرمائیں، ادعیہ و اذکار اسی کتاب میں بیان ہوں گے۔

مکہ مکرمہ جانے والے کا میقات :

جو لوگ حج کا قصد رکھتے ہیں یا بیت اللہ الحرام کے عمرہ کا عزم رکھتے ہیں، انھیں احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہونا چاہئے۔ جو جگہیں احرام باندھنے کے لئے معین ہیں انھیں "میقات" کہتے ہیں۔ چونکہ حاجی مختلف راستوں سے مکہ جاتے ہیں لہذا ان کے میقات بھی مختلف ہیں وہ پانچ جگہیں یہ ہیں :

۱۔ جو لوگ مدینہ سے مکہ جاتے ہیں ان کا میقات "ذوالحلیفہ" مسجد شجرہ ہے۔
۲۔ جو لوگ شام سے آتے ہیں ان کا میقات "جحفہ" ہے۔
۳۔ جو لوگ عراق و نجد سے آتے ہیں ان کا میقات "وادی عقیق" ہے۔
۴۔ جو لوگ طائف سے آتے ہیں ان کا میقات "قرن المنازل" ہے۔

۵۔ جو لوگ یمن سے آتے ہیں ان کا میقات "یلملم" ہے۔

واجباتِ احرام

مُحرِم ہونے کے لئے تین چیزیں واجب ہیں :

۱۔ احرام باندھنا: یعنی ایک کپڑا ردا کی طرح ڈالنا دوسرا لنگی کی طرح لپیٹنا۔

۲۔ نیّت: نیّت میں دو چیزوں کو ملحوظ رکھنا چاہیئے :

الف۔ نیت قربۃً الی اللہ ہو یعنی صرف خدا کی اطاعت کی نیّت سے احرام باندھے۔

ب۔ یہ معین کرے کہ عمرہ کے لئے احرام باندھ رہا ہے یا حج کے لئے اپنے لئے ہے یا کسی کا نائب ہے۔

۳۔ تلبیہ: یعنی مندرجہ ذیل ذکرِ شریف کو پڑھے :

«لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاٰ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاٰ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ».

مستحباتِ احرام

۱۔ غسل: احرام باندھنے سے پہلے احرام کی نیت سے غسل کرنا

مستحب ہے۔ بہتر ہے کہ واجب نماز پڑھ کر احرام باندھیں۔

شیخ صدوق فرماتے ہیں: غسلِ احرام کرتے وقت اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے:

«بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي نُوراً وَطَهُوراً وَحِرزاً وَاَمْناً مِنْ كُلِّ خَوْفٍ، وَشِفاءً مِنْ كُلِّ دٰاءٍ وَسُقْمٍ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ لِي قَلْبِي، وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَاَجْرِ عَلىٰ لِسٰانِي مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنٰاءَ عَلَيْكَ، فَاِنَّهُ لاٰ قُوَّةَ لِي اِلاّٰ بِكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوٰامَ دِينِي التَّسْلِيمُ لِاَمْرِكَ، وَالْاِتِّبٰاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ، صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ».

اس کے بعد احرام باندھ لیں اور یہ دعا پڑھیں:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِي مٰا اُوٰارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَاُؤَدِّي فِيهِ فَرْضِي، وَاَعْبُدُ فِيهِ رَبِّي، وَاَنْتَهِي فِيهِ اِلىٰ مٰا اَمَرَنِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَصَدْتُهُ فَبَلَّغَنِي، وَاَرَدْتُهُ فَاَعٰانَنِي وَقَبِلَنِي، وَلَمْ يَقْطَعْ بِي، وَوَجْهَهُ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِي، فَهُوَ حِصْنِي وَكَهْفِي وَحِرْزِي وَظَهْرِي وَمَلاٰذِي وَرَجٰاءِي وَمَنْجٰايَ وَذُخْرِي وَعُدَّتِي فِي شِدَّتِي وَرَخٰاءِي».

واجب تلبیہ کے بعد مستحب ہے کہ کہے :

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ دَاعِياً اِلىٰ دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ اَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تُبْدِءُ وَالْمُعَادُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِى وَيُفْتَقَرُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ مَرْهُوباً وَمَرْغُوباً اِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَام لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ يَا كَرِيمُ لَبَّيْكَ.

بہتر ہے یہ جملے بھی کہے :

لَبَّيْكَ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَهٰذِهِ عُمْرَةٌ مُتْعَةٍ اِلَى الْحَجِّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ اَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تَلْبِيَةً تَمَامُهَا وَبَلَاغُهَا عَلَيْكَ.

محرّماتِ احرام

احرام باندھنے کے بعد حاجی پر چوبیس چیزیں حرام ہو جاتی ہیں :

۱۔ صحرائی جانوروں کا شکار کرنا۔

۲۔ عورت سے جماع کرنا، بوسہ لینا، شہوت کی نگاہ سے دیکھنا بلکہ ہر قسم کی لذت حاصل کرنا۔

۳۔ اپنے لئے یا دوسرے کے لئے عورت کا عقد کرنا۔

۴۔ استمنا یعنی منی نکالنا۔

۵۔ عطر اور خوشبو کا استعمال کرنا۔

۶۔ سلا ہوا لباس پہننا۔

۷۔ ایسا سیاہ سرمہ لگانا جس سے زینت ہوتی ہو۔

۸۔ آئینہ دیکھنا۔

۹۔ ایسا جوتا پہننا کہ جس سے پاؤں کا پورا ظاہری حصہ چھپ جائے۔

۱۰۔ فسوق ــ جھوٹ بولنا، گالی دینا یا فخر و مباہات کرنا۔

۱۱۔ جدال ــ لا واللہ و بلیٰ واللہ۔ اللہ کے نام کی قسم کھانا۔

۱۲۔ بدن میں رہنے والے جانوروں کو مارنا۔

۱۳۔ زینت کیلئے انگوٹھی پہننا۔

۱۴۔ عورت کیلئے زیور پہننا۔

۱۵۔ بدن پر تیل کی مالش کرنا۔

۱۶۔ اپنے یا کسی دوسرے کے بال کاٹنا، خواہ مُحرِم ہو یا مُحِل۔

۱۷۔ مرد کا کسی بھی چیز سے پورا سر چھپانا۔

۱۸۔ عورتوں کا پورا چہرہ چھپانا۔

۱۹۔ مردوں کے لئے سایہ میں چلنا۔

۲۰۔ بدن سے خون نکالنا

۲۱۔ ناخن کاٹنا۔

۲۲۔ دانت اکھاڑنا۔

۲۳۔ حرم سے درخت یا گھاس وغیرہ اکھاڑنا۔

۲۴۔ اسلحہ اٹھانا

حرم میں داخل ہونے کے مستحبات

۱۔ غسل کرنا۔

۲۔ ننگے پیروں متانت و وقار کے ساتھ چلنا۔

۳۔ باب بنی شیبہ سے داخل ہونا۔ آجکل یہ باب السلام کے مقابل ہے۔ مستحب ہے کہ مسجد الحرام کے دروازہ پر کھڑے ہوکر یہ کہے:

«اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَمٰاشَاءَ اللهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ اَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ».

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مسجد کے دروازہ کے پاس کہے:

«بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَاِلَى اللهِ وَمٰا شَاءَ اللهُ وَعَلىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالسَّلاٰمُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَىٰ اَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ خَلِيلِ اللهِ الرَّحْمٰنِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْنَا وَعَلىٰ عِبَادِ اللهِ الصّٰالِحِينَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبٰارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، كَمٰاصَلَّيْتَ وَبٰارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلىٰ اِبْرَاهِيمَ وَآلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَعَلىٰ أَنْبِيَاءِكَ

وَرُسُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاسْتَعْمِلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ، وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ اَبَداً مَا اَبْقَيْتَنِي، جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ وَفْدِهِ وَزُوَّارِهِ، وَجَعَلَنِي مِمَّنْ يَعْمُرُ مَسَاجِدَهُ، وَجَعَلَنِي مِمَّنْ يُنَاجِيهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ فِي بَيْتِكَ، وَعَلَىٰ كُلِّ مَاْتِيٍّ حَقٌّ لِمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهُ، وَاَنْتَ خَيْرُ مَسْئُولٍ وَاَكْرَمُ مَزُورٍ، فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، بِاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ، لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ(لَكَ خ ل) كُفُواً اَحَدٌ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اَهْلِ بَيْتِهِ، يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيمُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّايَ بِزِيَارَتِي اِيَّاكَ اَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِينِي فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ».

اس کے بعد تین بار کہے:

«اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ».

سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہے:

سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہے :

«وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلاٰلِ الطَّيِّبِ، وَادْرَءْ عَنِّي شَرَّ شَيٰاطِينِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ»

پھر مسجد الحرام میں داخل ہو کر کعبہ کی طرف ہاتھ بلند کر کے اس طرح کہے :

«اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ فِي مَقٰامِي هٰذٰا، وَفِي اَوَّلِ مَنٰاسِكِي اَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِي، وَاَنْ تَتَجٰاوَزَ عَنْ خَطِيئَتِي وَاَنْ تَضَعَ عَنِّي وِزْرِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَلَّغَنِي بَيْتَهُ الْحَرٰامَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَشْهَدُ اَنَّ هٰذٰا بَيْتُكَ الْحَرٰامُ الَّذِي جَعَلْتَهُ مَثٰابَةً لِلنّٰاسِ وَاَمْناً مُبٰارَكاً وَ هُدىً لِلْعٰالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ، وَالْبَلَدَ بَلَدُكَ، وَالْبَيْتَ بَيْتُكَ، جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ، وَاَؤُمُّ طٰاعَتَكَ، مُطِيعًا لِاَمْرِكَ، رٰاضِياً بِقَدَرِكَ، اَسْئَلُكَ مَسْأَلَةَ الْفَقِيرِ اِلَيْكَ الْخٰائِفِ لِعُقُوبَتِكَ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوٰابَ رَحْمَتِكَ، وَاسْتَعْمِلْنِي بِطٰاعَتِكَ وَمَرْضٰاتِكَ».

پھر کعبہ کو مخاطب کر کے اس طرح کہے :

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّـذِي عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَكَرَّمَكِ وَجَعَلَـكِ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَاَمْناً مُبَارَكاً وَهُدىً لِلْعَالَمِينَ».

اور جب حجر اسود کے مقابل پہنچے تو کہے :

« اَشْهَـدُ اَنْ لاٰ اِلٰـهَ إِلاَّ اللهُ وَحْـدَهُ لاٰ شَـرِيـكَ لَـهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، آمَنْتُ بِاللهِ، وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللاَّتِ وَالْعُزّٰى، وَبِعِبَـادَةِ الشَّيْطَانِ، وَبِعِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُـدْعىٰ مِنْ دُونِ اللّٰهِ».

امام صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا : مسجد میں داخل ہوکر آگے بڑھتے رہو یہاں تک کہ حجر اسود کے مقابل پہنچ جاؤ اور اس کی طرف رخ کرکے یہ دعا پڑھو :

« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدٰانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاٰ اَنْ هَدٰانَا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْـدُ لِلّٰهِ وَلاٰ اِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ اَكْبَـرُ، اَللهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ، وَاللهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشـىٰ وَاَحْذَرُ، لاٰ اِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيـكَ لَهُ، لَـهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْـدُ، يُحْيِي وَيُمِيـتُ، وَيُمِيتُ وَيُحْيِي، وَهُوَ حَيٌّ لاٰ يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْـرُ، وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، كَاَفْضَلِ مٰا صَلَّيْتَ وَ بٰارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى إبْرٰاهِيمَ وَآلِ إبْرٰاهِيمَ، إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَسَلاٰمٌ عَلٰى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّى أُومِنُ بِوَعْدِكَ، وَأُصَدِّقُ رُسُلَكَ، وَاَتَّبِعُ كِتٰابَكَ».

معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے خدا کی حمد و ثنا بجا لائے، محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے اور خدا سے اپنے حج کی مقبولیت کی دعا کرے اس کے بعد حجر الاسود کو بوسہ دے اور اگر بوسہ نہ دے سکے تو لمس کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کر کے کہے:

«اَللّٰهُمَّ اَمٰانَتِي اَدَّيْتُهٰا وَمِيثٰاقِي تَعٰاهَدْتُهُ لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُوٰافٰاةِ، اَللّٰهُمَّ تَصْدِيقاً بِكِتٰابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، اَشْهَدُ اَنْ لاٰ إلٰهَ إلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطّٰاغُوتِ وَاللاّٰتِ

وَالْعُزّىٰ ، وَعِبادَةِ الشَّيْطانِ، وَعِبادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُدْعىٰ مِنْ دُونِ اللهِ».

اگر پوری دعا نہ پڑھ سکے تو جتنی ممکن ہو پڑھے اور کہے :

«اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِي، وَفِيمٰا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِي، فَاقْبَلْ سُبْحَتِي، وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوٰاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ».

مستحباتِ طواف

مستحب ہے کہ حاجی مکمل خلوص اور خدا پر توجہ کے ساتھ ہر چکر میں آہستہ آہستہ خدا سے راز و نیاز کا سلسلہ جاری رکھے اور دیگر اذکار کے ساتھ ان دعاؤں کو پڑھے :

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : طواف کی حالت میں ان دعاؤں کو پڑھو :

«اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يُمْشىٰ بِهِ عَلىٰ طَلَلِ الْمٰاءِ، كَمٰا يُمْشىٰ بِهِ عَلىٰ جُدَدِ الْاَرْضِ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يَهْتَزُّ لَهُ عَرْشُكَ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تَهْتَزُّ لَهُ

اَقْدَامُ مَلَائِكَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ مُوسىٰ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ، وَاَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا».

اور "کذا وکذا" کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے اور اس کے بعد اس طرح کہے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ فَقِيرٌ، وَإِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ، فَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِي، وَلَا تُبَدِّلِ اسْمِي».

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رکن و حجر کے درمیان یہ کلمات زبان پر جاری کرے:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

اور درِ کعبہ کے مقابل اس طرح کہے:

«سَائِلُكَ فَقِيرُكَ مِسْكِينُكَ بِبَابِكَ، فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ، وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ الْمُسْتَجِيرِ بِكَ مِنَ النَّارِ، فَاَعْتِقْنِي وَوَالِدَيَّ وَاَهْلِي وَوُلْدِي

وَاِخْوَانِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ، يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ».

اور جب مقام ابراہیم کے بالمقابل پہنچو تو درج ذیل کلمات پڑھو:

«اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، وَوَسِّعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ، وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَفَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ».

امام زین العابدین طواف کی حالت میں پرنالہ — میزاب — کو دیکھتے اور فرماتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ، وَاَجِرْنِي بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ، وَعَافِنِي مِنَ السُّقْمِ، وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ، وَادْرَءْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ». (مناسك حجّ، وكافی ۴: ۴۰۷)

اشواطِ طواف کی دُعا

طواف کرنے والا طواف کے چکروں میں تک سے بچنے کیلئے وارد ہونے والی دعاؤں میں سے کسی کو تقسیم کر سکتا ہے اور طواف

کے ہر چکر میں اس کا ایک حصہ بقصد رجاء پڑھ سکتا ہے اور اگر تکرار ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پہلے چکر کی دعا:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِی یُمْشیٰ بِه عَلیٰ طَلَلِ الْمَاءِ، كَمَا یُمْشیٰ بِه عَلیٰ جُدَدِ الْاَرْضِ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي یَهْتَزُّ لَهُ عَرْشُكَ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تَهْتَزُّ لَهُ اَقْدَامُ مَلَائِكَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ مُوسیٰ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ، وَاَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَاَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَكَ، اَنْ تَرْزُقَنِی خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ...» اور اپنی حاجت طلب کرے۔

دوسرے چکر کی دعا:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّي اِلَیْكَ فَقِیرٌ، وَاِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِیرٌ، فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِي وَلَا تُبَدِّلِ اسْمِي.

پھر کہے : سَائِلُكَ فَقِيرُكَ مِسْكِينُكَ بِبَابِكَ، فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ، وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ الْمُسْتَجِيرُ بِكَ مِنَ النَّارِ، فَاَعْتِقْنِي وَوَالِدَيَّ وَاَهْلِي وَوُلْدِي وَاِخْوَانِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ، يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ".

تیسرے چکر کی دعا:

«اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، وَاَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ، وَعَافِنِي مِنَ السُّقْمِ، وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ، وَادْرَءْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ، يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ، اِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي، وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي، اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ».

چوتھے چکر کی دعا:

«يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ، وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ، وَرَازِقَ الْعَافِيَةِ، وَالْمُنْعِمُ بِالْعَافِيَةِ، وَالْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيعِ

خَلْقِكَ، يٰا رَحْمٰنَ الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمٰا، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْزُقْنَا الْعٰافِيَةَ، وَتَمٰامَ الْعٰافِيَةِ، وَشُكْرَ الْعٰافِيَةِ فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ، يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ».

پانچویں چکر کی دعا:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي شَرَّفَكِ وَعَظَّمَكِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً نَبِيّاً، وَجَعَلَ عَلِيّاً اِمٰاماً، اَللّٰهُمَّ اهْدِ لَهُ خِيٰارَ خَلْقِكَ، وَجَنِّبْهُ شِرٰارَ خَلْقِكَ، (پس می گویی) رَبَّنٰا آتِنٰا فِي الدُّنْيٰا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنٰا عَذٰابَ النّٰارِ».

چھٹے چکر کی دعا:

«اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ، وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ، وَهٰذٰا مَقٰامُ الْعٰائِذِ بِكَ مِنَ النّٰارِ، اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعٰافِيَةُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضٰاعِفْهُ لِي، وَاغْفِرْ لِي مٰا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي وَخَفِيَ عَلىٰ خَلْقِكَ، اَسْتَجِيرُ بِاللّٰهِ مِنَ النّٰارِ».

ساتویں چکّر :

«اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدِي اَفْوٰاجاً مِنْ ذُنُوبٍ، وَاَفْوٰاجاً مِنْ خَطٰايٰا، وَعِنْدَكَ اَفْوٰاجٌ مِنْ رَحْمَةٍ، وَاَفْوٰاجٌ مِنْ مَغْفِرَةٍ، يٰا مَنِ اسْتَجٰابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِهِ اِذْ قٰالَ اَنْظِرْنِي اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ، اِسْتَجِبْ لِي».

پھر اپنی حاجت طلب کرے اور کہے :

«اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمٰا رَزَقْتَنِي، وَبٰارِكْ لِي فِيمٰا آتَيْتَنِي».

نمازِ طواف کے مستحبات

نمازِ طواف میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں "حمد" کے بعد سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد «قُلْ يٰا اَيُّهَا الْكٰافِرُونَ» پڑھے اور نماز کے بعد خدا کی حمد و ثنا بجالائے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجے، اس کی قبولیت کی خدا سے دعا کرے اور اس طرح کہے :

«اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي، وَلاٰ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحٰامِدِهِ كُلِّهٰا عَلىٰ نَعْمٰائِهِ كُلِّهٰا، حَتّىٰ يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلىٰ مٰا

يُحِبُّ وَيَرْضىٰ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَتَقَبَّلْ مِنِّي، وَطَهِّرْ قَلْبِي، وَزَكِّ عَمَلِي».

دوسری روایت میں:

«اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِطٰاعَتِي إيّٰاكَ، وَطٰاعَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي اَنْ اَتَعَدّىٰ حُدُودَكَ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُولَكَ وَمَلاٰئِكَتَكَ وَعِبٰادَكَ الصّٰالِحِينَ»۔

بعض روایات میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نمازِ طواف کے بعد سجدہ میں جاتے اور اس طرح کہتے تھے:

«سَجَدَ لَكَ وَجْهِي تَعَبُّداً وَرِقّاً، لاٰإِلٰهَ إِلاّٰ اَنْتَ حَقّاً حَقّاً، اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَهٰا اَنَا ذٰا بَيْنَ يَدَيْكَ نٰاصِيَتِي بِيَدِكَ، فَاغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لاٰ يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنِّي مُقِرٌّ بِذُنُوبِي عَلىٰ نَفْسِي، وَلاٰ يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ».

سجدہ کے بعد گریہ سے آپؑ کا چہرہ آنسوؤں میں اس طرح بھیگ جاتا تھا کہ جیسے پانی میں ڈوبا ہو۔

سعی کے مستحبات

نماز طواف پڑھنے کے بعد اور سعی سے پہلے چاہ زمزم کے پاس جانا، کچھ آبِ زمزم پینا اور اپنے سر و سینہ اور پشت پر ڈالنا اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْماً نَافِعاً، وَرِزْقاً وَاسِعاً، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ».

اس کے بعد حجر اسود کے پاس جائے، مستحب ہے کہ جو در حجر اسود کے مقابل ہے، اس سے صفا کی طرف رخ کر کے اطمینانِ قلب اور بدن کے آرام کے ساتھ صفا پر جائے، کعبہ کی طرف نگاہ کرے اور جس رکن میں حجر اسود ہے اس کی سمت متوجہ ہو کر خدا کی حمد و ثنا بجا لائے اور خدا کی نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے اس طرح کہے:

«اَللّٰهُ اَكْبَرُ» سات مرتبہ

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» سات مرتبہ

«لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ» سات مرتبہ

«لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لاٰ يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» تین مرتبہ

اس کے بعد محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور تین مرتبہ کہے :

«اَللهُ اَكْبَرُ عَلىٰ مٰا هَدٰانٰا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلىٰ مٰا اَبْلاٰنٰا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الدّٰائِمِ».

پھر تین مرتبہ کہے :

«اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، لاٰ نَعْبُدُ اِلاّٰ اِيّٰاهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ، وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ»

اس کے بعد تین مرتبہ کہے :

«اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعٰافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ».

پھر تین مرتبہ کہے :

«اَللّٰهُمَّ آتِنٰا فِي الدُّنْيٰا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنٰا عَذٰابَ النّٰارِ».

پھر کہے :

«اَللّٰهُ اَكْبَرُ» سو مرتبہ

«لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ» سو مرتبہ

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» سو مرتبہ اور

«سُبْحَانَ اللّٰهِ» سو مرتبہ

اور اس کے بعد اس طرح کہے :

«لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ، اَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهُ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِي الْمَوْتِ وَفِيمَا بَعْدَ الْمَوتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهِ، اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّكَ».

اور اپنے دین و نفس اور اہل و مال کو خدا کے سپرد کرنے کی تکرار کرتا رہے اور اس طرح کہے :

«اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيمَ الَّذِي لاَ تَضِيعُ وَدَائِعُهُ دِينِي وَنَفْسِي وَاَهْلِي، اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِي عَلىٰ كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ، وَتَوَفَّنِي عَلىٰ مِلَّتِهِ، وَاَعِذْنِي مِنَ الْفِتْنَةِ».

کھڑا رہے اور صفا سے نیچے اترتے ہوئے کعبہ کی طرف متوجہ ہوکر کہے :

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَغُرْبَتِهِ وَوَحْشَتِهِ وَظُلْمَتِهِ وَضِيقِهِ وَضَنْكِهِ، اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لاٰ ظِلَّ إِلاّٰ ظِلُّكَ».

پھر نیچے پہنچ کر کہے :

«يٰا رَبَّ الْعَفْوِ، يٰا مَنْ أَمَرَ بِالْعَفْوِ، يٰا مَنْ هُوَ أَوْلىٰ بِالْعَفْوِ، يٰامَنْ يُثِيبُ عَلَى الْعَفْوِ، اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ، يَا جَوٰادُ يَاكَرِيمُ يَا قَرِيبُ يَا بَعِيدُ، اُرْزُقْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ، وَاسْتَعْمِلْنِي بِطٰاعَتِكَ وَمَرْضٰاتِكَ».

مستحب ہے کہ سعی پیدل کرے اور صفا سے منارۂ میانہ تک پیدل جائے اور وہاں سے اس جگہ تک جہاں بازار عطاران تھا — یہ فاصلہ سبز چراغ سے معین کیا گیا ہے — اونٹ کی مانند — جسے ہرولہ کہتے ہیں — تیز چلے۔ اور اگر سوار ہو تو سواری کو تیز کردے؛ عورتوں کے لئے ہرولہ نہیں ہے۔ مستحب ہے کہ جب منارۂ میانہ پہنچے تو کہے :

اس کے بعد تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہے۔

اور پھر مذکورہ دعا کی دو مرتبہ تکرار کرے اور اس کے بعد ایک مرتبہ تکبیر اور دعا پڑھے، اگر اس عمل کو مکمل طور پر انجام نہ دے سکے تو جتنا ممکن ہو پڑھے۔

کعبہ کی طرف رخ کر کے اس دعا کو پڑھنا مستحب ہے:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ قَطُّ، فَإِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ، فَإِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِي مٰا اَنْتَ اَهْلُهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ بِي مٰا اَنْتَ اَهْلُهُ تَرْحَمْنِي، وَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذٰابِي، وَاَنَا مُحْتَاجٌ إِلىٰ رَحْمَتِكَ، فَيٰا مَنْ اَنَا مُحْتٰاجٌ إِلىٰ رَحْمَتِهِ ارْحَمْنِي، اَللّٰهُمَّ لاٰ تَفْعَلْ بِي مٰا اَنَا اَهْلُهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ بِي مٰا اَنَا اَهْلُهُ تُعَذِّبْنِي، وَلَمْ تَظْلِمْنِي، اَصْبَحْتُ اَتَّقِي عَدْلَكَ، وَلاٰ اَخٰافُ جَوْرَكَ، فَيٰا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لاٰ يَجُورُ ارْحَمْنِي».

اس کے بعد کہے: «يٰا مَنْ لاٰ يَخِيبُ سٰائِلُهُ، وَلاٰ يَنْفَدُ نٰائِلُهُ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَجِرْنِي مِنَ النّٰارِ بِرَحْمَتِكَ».

حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ صفا پر دیر تک

«اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ».

عمرہ کی تقصیر کے آداب

صفا و مروہ کے درمیان سعی کے تمام چکر ــــ اشواط ــــ پورے کرنے کے بعد تقصیر کی نیت سے تھوڑے سے بال یا ناخن کاٹنا واجب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ناخن لینے ہی پر اکتفا نہ کرے، تھوڑے سے بال بھی کاٹے یہ احتیاط کے موافق ہے۔ عمرۂ تمتع کی تقصیر میں سر منڈانا کافی ہی نہیں بلکہ حرام ہے۔

تقصیر کرتے وقت مناسب ہے کہ یہ دعا پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوراً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ»

حج کی قسمیں:

حج کی تین قسمیں ہیں:

۱- حج تمتع: یہ ان لوگوں کا فریضہ ہے جو کہ مکہ سے ۴۸ میل

«بِسْمِ اللهِ وَبِـاللهِ، وَاللهُ اَكْبَرُ، وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّـدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، إنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْـرَمُ، وَاهْدِنِـي لِلَّتِـي هِيَ اَقْـوَمُ، اَللّٰهُـمَّ إنَّ عَمَلِي ضَعِيـفٌ فَضاعِفْـهُ لِي، وَتَقَبَّلْـهُ مِنِّي، اَللّٰهُـمَّ لَكَ سَعْيِـي، وَبِكَ حَـوْلِي وَقُوَّتِي، تَقَبَّلْ مِنِّي عَمَلِي، يا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِينَ».

جب اس جگہ سے گذر جائے تو کہے :

«يا ذَا الْمَـنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَـرَمِ وَالنَّعْماءِ وَالْجُـودِ، اِغْفِرْ لِـي ذُنُوبِي، إنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلاَّ اَنْتَ».

مروہ پر پہنچے تو اس کے اوپر چلا جائے اور جو عمل صفا پر بجا لایا تھا، بجالائے اور تمام دعاؤں کو اسی ترتیب سے پڑھے جس ترتیب سے ذکر کی گئی ہیں۔ اس کے بعد یہ کہے :

«اَللّٰهُمَّ يا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ، يا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ، يا مَنْ يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ، يـا مَنْ يَعْفُـو عَلَى الْعَفْوِ، يـارَبَّ الْعَفْوِ، اَلْعَفْـوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ».

مستحب ہے کہ گریہ کرنے کی کوشش کرے اور خود کو رونے پر آمادہ کرے اور سعی کی حالت میں زیادہ سے زیادہ دعا کرے اور اس دعا کو پڑھے :

۸۔ دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔

۹۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

۱۰۔ طوافِ نساء کرنا۔

۱۱۔ دو رکعت نمازِ طوافِ نساء بجالانا۔

۱۲۔ گیارہویں اور بارہویں ـــــ اور بعض موقعوں پر تیرہویں ـــ کی شب میں منیٰ میں رہنا۔

۱۳۔ گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ میں رمیٔ جمرات کرنا۔

ان اعمال کے ضمن میں وارد ہونے والی دعائیں حسب ذیل ہیں:

عرفات میں وقوف تک احرامِ حج کے مستحبات

جو چیزیں احرامِ حج میں مستحب تھیں وہ احرامِ حج میں بھی مستحب ہیں۔ اور جب حاجی احرام باندھ کر مکہ سے باہر آئے تو جیسے ہی "البطح" دکھائی دے تو فوراً بآواز بلند لبیک کہے اور جب منیٰ دکھائی دے تو کہے: «اَللّٰهُمَّ إيّاكَ اَرْجُو وَإيّاكَ اَدْعُو، فَبَلِّغْنِي اَمَلِي، وَاَصْلِحْ لِي عَمَلِي»

— سولہ فرسخ — دور ہوں، حج تمتع، عمرہ تمتع کے ساتھ ہے۔

۲- حج افراد : حج تمتّع ہی ہے۔ بس یہ فرق ہے کہ حج تمتع میں قربانی واجب ہے اور حجِّ افراد میں قربانی واجب نہیں ہے۔

۳- حج قِران، حج افراد کی ہی مانند ہے۔ لیکن حج قرآن میں قربانی ساتھ لانا ضروری ہے، اقسام حج کے مسائل کی تفصیل کے لئے مناسک کا مطالعہ فرمائیں۔

حجّ تمتّع کے واجبات

حجِّ تمتع کے واجبات ۱۳ ہیں :

۱- مکہ میں احرام باندھنا۔

۲- عرفات میں وقوف کرنا۔

۳- مشعرالحرام میں وقوف کرنا۔

۴- عید کے روز جمرۂ عَقَبہ پر کنکریاں مارنا۔

۵- منیٰ میں قربانی کرنا۔

۶- منیٰ میں سر منڈانا یا تھوڑے سے بال کاٹنا۔

۷- مکہ میں طواف زیارت کرنا۔

اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِي فِي رِحْلَتِي، وَاَنْ تَقْضِيَ لِي حَاجَتِي، وَاَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ تُبَاهِي بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّي".

شبِ عرفہ کے مستحبات اور اعمال

ذی الحجہ کی نویں رات کو شبِ عرفہ کہتے ہیں۔ یہ فضیلت، بیداری اور دعا وعبادات کے لحاظ سے روزِ عرفہ ہی کی مانند ہے۔ اس شب میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

دعائے شبِ عرفہ

اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوىٰ، وَمَوْضِعَ كُلِّ شَكْوىٰ، وَعَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ، وَمُنْتَهىٰ كُلِّ حَاجَةٍ، يَا مُبْتَدِئاً بِالنِّعَمِ عَلَى الْعِبَادِ، يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ، يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ، يَا جَوَادُ، يَا مَنْ لاٰ يُوَارِى مِنْهُ لَيْلٌ دَاجٍ، وَلاٰ بَحْرٌ عَجَّاجٌ، وَلاٰ سَمَاءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ، وَلاٰ ظُلَمٌ ذَاتُ ارْتِيَاجٍ، يَا مَنِ الظُّلْمَةُ عِنْدَهُ ضِيَاءٌ، اَسْئَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ، الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجَبَلِ، فَجَعَلْتَهُ دَكّاً وَخَرَّ مُوسىٰ صَعِقاً، وَبِاسْمِكَ الَّذِي رَفَعْتَ بِهِ السَّمٰوَاتِ بِلاٰ عَمَدٍ،

اطمینانِ قلب اور وقار کے ساتھ حق تعالیٰ کی تسبیح اور ذکرِ خدا کرتے ہوئے چلے اور جب منیٰ پہنچے تو کہے: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَقْدَمَنِيهٰا صَالِحاً فِي عٰافِيَةٍ وَبَلَّغَنِي هٰذَا الْمَكٰانِ».

اس کے بعد کہے:

«اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ مِنىٰ وَهِيَ مِمّٰا مَنَنْتَ بِهِ عَلَيْنٰا مِنَ الْمَنٰاسِكِ، فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمٰا مَنَنْتَ عَلىٰ اَنْبِيٰاءِكَ، فَإِنَّمٰا اَنَا عَبْدُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ».

مستحب ہے کہ عرفہ کی رات میں منیٰ میں رہے اور اطاعت خدا میں مشغول رہے اور بہتر یہ ہے کہ عبادات خصوصاً نمازوں کو مسجد خیف میں بجالائے۔ نماز صبح پڑھنے کے بعد طلوعِ آفتاب تک تعقیبات پڑھتا رہے اور پھر عرفات چلا جائے۔ اگر چاہے تو طلوع آفتاب کے بعد بھی جاسکتا ہے۔ لیکن سنّت یہ ہے کہ جب تک آفتاب طلوع نہ ہو "وادیٔ مُحَسِّر" سے نہ گذرے۔ صبح سے قبل روانہ ہونا مکروہ ہے۔ اور جب عرفات کا رخ کرے تو یہ دعا پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ صَمَدْتُ، وَإِيّٰاكَ اعْتَمَدْتُ، وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ،

وَحَبِيبُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَمَلاٰئِكَتُكَ الْمُقَرَّبُونَ، وَاَنْبِيَاؤُكَ الْمُرسَلوُنَ، وَعِبَادُكَ الصّٰالِحُونَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرَضِينَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعٰاكَ بِهِ ذُو النُّونِ اِذْ ذَهَبَ مُغٰاضِباً فَظَنَّ اَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنٰادىٰ فِى الظُّلُمٰاتِ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ سُبْحٰانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِينَ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَنَجَّيْتَهُ مِنَ الْغَمِّ، وَكَذٰلِكَ تُنْجِى الْمُؤْمِنِينَ، وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الَّذِي دَعٰاكَ دٰاوُودُ وَخَرَّ لَكَ سٰاجِداً، فَغَفَرْتَ لَهُ ذَنْبَهُ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعَتْكَ بِهِ آسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ اِذْ قٰالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتاً فِى الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَونَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰالِمِينَ، فَاسْتَجَبْتَ لَهٰا دُعٰاءَهٰا، وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعٰاكَ بِهِ اَيُّوبُ اِذْ حَلَّ بِهِ الْبَلاٰءُ، فَعٰافَيْتَهُ وَآتَيْتَهُ اَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ وَذِكْرىٰ لِلْعٰابِدِينَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعٰاكَ بِهِ يَعْقُوبُ، فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ بَصَرَهُ وَقُرَّةَ عَيْنِهِ يُوسُفَ، وَجَمَعْتَ شَمْلَهُ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعٰاكَ بِهِ سُلَيْمٰانُ، فَوَهَبْتَ لَهُ مُلْكاً لاٰ يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهّٰابُ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي سَخَّرْتَ بِهِ الْبُرّٰاقَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِه وَسَلَّمَ، اِذْ قٰالَ تَعٰالىٰ: ﴿سُبْحٰانَ الَّذِي

وَسَطَحْتَ بِهِ الْاَرْضَ عَلىٰ وَجْهِ مٰاءٍ جَمَدٍ، وَبِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الْمَكْتُوْبِ الطّٰاهِرِ الَّذِي اِذٰا دُعِيتَ بِهِ اَجَبْتَ، وَاِذٰا سُئِلْتَ بِهِ اَعْطَيْتَ، وَبِاسْمِكَ السُّبُّوحِ الْقُدُّوسِ الْبُرْهٰانِ الَّذِي هُوَ نُورٌ عَلىٰ كُلِّ نُورٍ، وَنُورٌ مِنْ نُورٍ، يُضِيءُ مِنْهُ كُلُّ نُورٍ، اِذٰا بَلَغَ الْاَرْضَ انْشَقَّتْ، وَاِذٰا بَلَغَ السَّمٰوٰاتِ فُتِحَتْ، وَاِذٰا بَلَغَ الْعَرْشَ اهْتَزَّ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي تَرْتَعِدُ مِنْهُ فَرٰائِصُ مَلاٰئِكَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ جَبْرَءِيلَ وَمِيكٰاءِيلَ وَاِسْرٰافِيلَ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفىٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلىٰ جَمِيعِ الْاَنْبِيٰاءِ وَجَمِيعِ الْمَلاٰئِكَةِ، وَبِالْاِسْمِ الَّذِي مَشىٰ بِهِ الْخِضْرُ عَلىٰ طَلَلِ الْمٰاءِ كَمٰا مَشىٰ بِهِ عَلىٰ جَدَدِ الْاَرْضِ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي فَلَقْتَ بِهِ الْبَحْرَ لِمُوسىٰ، وَاَغْرَقْتَ فِرْعَونَ وَقَوْمَهُ، وَاَنْجَيْتَ بِهِ مُوسَى بْنَ عِمْرٰانَ وَمَنْ مَعَهُ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعٰاكَ مُوسَى بْنُ عِمْرٰانَ مِنْ جٰانِبِ الطُّورِ الْاَيْمَنِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَاَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي بِهِ اَحْيىٰ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ الْمَوْتىٰ، وَتَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ صَبِيّاً، وَاَبْرَءَ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِكَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعٰاكَ بِهِ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَجَبْرَءِيلُ وَمِيكٰاءِيلُ وَاِسْرٰافِيلُ،

وَكٰهٰيٰعٓصٓ وَحٰمٓعٓسٓقٓ، وَبِحَقِّ تَوْرٰيٰةِ مُوسىٰ، وَاِنْجِيلِ عِيسىٰ، وَزَبُورِ دٰاوُودَ، وَفُرْقٰانِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلىٰ جَمِيعِ الرُّسُلِ وَبِاٰهِيَاً شَرٰاهِيَاً، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ تِلْكَ الْمُنٰاجٰاتِ الَّتِي كٰانَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مُوسَى بنِ عِمْرٰانَ فَوْقَ جَبَلِ طُورِ سَيْنٰاءَ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي عَلَّمْتَهُ مَلَكَ الْمَوْتِ لِقَبْضِ الْاَرْوٰاحِ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي كُتِبَ عَلىٰ وَرَقِ الزَّيْتُونِ، فَخَضَعَتِ النِّيرٰانُ لِتِلْكَ الوَرَقَةِ، فَقُلْتَ: ﴿يٰا نٰارُ كُونِي بَرْداً وَسَلاٰماً﴾، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي كَتَبْتَهُ عَلىٰ سُرٰادِقِ الْمَجْدِ وَالْكَرٰامَةِ، يٰا مَنْ لاٰ يُحْفِيهِ سٰائِلٌ وَلاٰ يَنْقُصُهُ نٰائِلٌ، يٰا مَنْ بِهِ يُسْتَغٰاثُ وَاِلَيْهِ يُلْجَاُ، اَسْئَلُكَ بِمَعٰاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ، وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتٰابِكَ، وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ، وَجَدِّكَ الْاَعْلىٰ، وَكَلِمٰاتِكَ التّٰامّٰاتِ الْعُلىٰ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ الرِّيٰاحِ وَمٰا ذَرَتْ، وَالسَّمٰاءِ وَمٰا اَظَلَّتْ، وَالْاَرْضِ وَمٰا اَقَلَّتْ، وَالشَّيٰاطِينِ وَمٰا اَضَلَّتْ، وَالْبِحٰارِ وَمٰا جَرَتْ، وَبِحَقِّ كُلِّ حَقٍّ هُوَ عَلَيْكَ حَقٌّ، وَبِحَقِّ الْمَلاٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالرُّوحٰانِيِّينَ وَالْكَرُوبِيِّينَ وَالْمُسَبِّحِينَ لَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهٰارِ لاٰ يَفْتُرُونَ، وَبِحَقِّ اِبْرٰاهِيمَ خَلِيلِكَ، وَبِحَقِّ كُلِّ وَلِيٍّ

اَسْرىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرٰامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصىٰ﴾، وَقَوْلُهُ: ﴿سُبْحٰانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنٰا هٰذٰا وَمٰا كُنّٰا لَهُ مُقْرِنِينَ وَاِنّٰا اِلىٰ رَبِّنٰا لَمنْقَلِبُونَ﴾، وَبِاسْمِكَ الَّذِي تَنَزَّلَ بِهِ جَبْرَءِيلُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعٰاكَ بِهِ آدَمُ، فَغَفَرْتَ لَهُ ذَنْبَهُ وَاَسْكَنْتَهُ جَنَّتَكَ، وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ خٰاتَمِ النَّبِيّٖنَ، وَبِحَقِّ اِبْرٰاهِيمَ وَبِحَقِّ فَضْلِكَ يَوْمَ الْقَضٰاءِ، وَبِحَقِّ الْمَوٰازِينِ اِذٰا نُصِبَتْ، وَ الصُّحُفِ اِذٰا نُشِرَتْ، وَبِحَقِّ الْقَلَمِ وَمٰا جَرىٰ وَاللَّوْحِ وَمٰا اَحْصىٰ، وَبِحَقِّ الْاِسْمِ الَّذِي كَتَبْتَهُ عَلىٰ سُرٰادِقِ الْعَرْشِ قَبْلَ خَلْقِكَ الْخَلْقَ وَالدُّنْيٰا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِاَلْفَيْ عٰامٍ، وَاَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ فِي خَزٰائِنِكَ الَّذِى اسْتَاْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ، لاٰ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلاٰ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلاٰ عَبْدٌ مُصْطَفىً، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَقَقْتَ بِهِ الْبِحٰارَ، وَقٰامَتْ بِهِ الْجِبٰالُ، وَاخْتَلَفَ بِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ، وَبِحَقِّ السَّبْعِ الْمَثٰانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِحَقِّ الْكِرٰامِ الْكٰاتِبِينَ، وَبِحَقِّ طٰهٰ وَيٰسٓ

تَرُدُّ الدُّعٰاءَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ قَطْرَ السَّمٰاءِ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنٰاءَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَجْلِبُ الشَّقٰاءَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُظْلِمُ الْهَوٰاءَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَكْشِفُ الْغِطٰاءَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي لاٰ يَغْفِرُهٰا غَيْرُكَ يٰا اَللّٰهُ، وَاحْمِلْ عَنِّي كُلَّ تَبِعَةٍ لِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ، وَاجْعَلْ لِي مِنْ اَمْرِي فَرَجاً وَمَخْرَجاً وَيُسْراً، وَاَنْزِلْ يَقِينَكَ فِي صَدْرِي، وَرَجٰاءَكَ فِي قَلْبِي، حَتّٰى لاٰ اَرْجُوَ غَيْرَكَ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي، وَعٰافِنِي فِي مَقٰامِي، وَاصْحَبْنِي فِي لَيْلِي وَنَهٰارِي وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمٰالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي، وَيَسِّرْ لِيَ السَّبِيلَ، وَاَحْسِنْ لِيَ التَّيْسِيرَ، وَلاٰ تَخْذُلْنِي فِي الْعَسِيرِ، وَاهْدِنِي يٰا خَيْرَ دَلِيلٍ، وَلاٰ تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي فِي الْاُمُورِ، وَلَقِّنِي كُلَّ سُرُورٍ، وَاقْلِبْنِي اِلٰى اَهْلِي بِالْفَلاٰحِ وَالنَّجٰاحِ مَحْبُوراً فِي الْعٰاجِلِ وَالْآجِلِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ، وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ طَيِّبٰاتِ رِزْقِكَ، وَاسْتَعْمِلْنِي فِي طٰاعَتِكَ، وَاَجِرْنِي مِنْ عَذٰابِكَ وَنٰارِكَ، وَاقْلِبْنِي اِذٰا تَوَفَّيْتَنِي اِلٰى جَنَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوٰالِ

يُنٰادِيكَ بَيْنَ الصَّفٰا وَالْمَرْوَةِ، وَتَسْتَجِيبُ لَهُ دُعٰاءَهُ يٰا مُجِيبُ، اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمٰاءِ وَبِهٰذِهِ الدَّعَوٰاتِ اَنْ تَغْفِرَ لَنٰا مٰا قَدَّمْنٰا وَمٰا اَخَّرْنٰا وَمٰا اَسْرَرْنٰا وَمٰا اَعْلَنّٰا وَمٰا اَبْدَيْنٰا وَمٰا اَخْفَيْنٰا وَمٰا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنّٰا، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، بِرَحْمَتِكَ يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ، يٰا حٰافِظَ كُلِّ غَرِيبٍ، يٰا مُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ، يٰا قُوَّةَ كُلِّ ضَعِيفٍ، يٰا نٰاصِرَ كُلِّ مَظْلُومٍ، يٰا رٰازِقَ كُلِّ مَحْرُومٍ، يٰا مُونِسَ كُلِّ مُسْتَوْحِشٍ، يٰا صٰاحِبَ كُلِّ مُسٰافِرٍ، يٰا عِمٰادَ كُلِّ حٰاضِرٍ، يٰا غٰافِرَ كُلِّ ذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ، يٰا غِيٰاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ، يٰا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ، يٰا كٰاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوبِينَ، يٰا فٰارِجَ هَمِّ الْمَهْمُومِينَ، يٰا بَدِيعَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرَضِينَ، يٰا مُنْتَهىٰ غٰايَةِ الطّٰالِبِينَ، يٰا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ، يٰا رَبَّ الْعٰالَمِينَ، يٰا دَيّٰانَ يَوْمِ الدِّينِ، يٰا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِينَ، يٰا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِينَ، يٰا اَسْمَعَ السّٰامِعِينَ، يٰا اَبْصَرَ النّٰاظِرِينَ، يٰا اَقْدَرَ الْقٰادِرِينَ، اِغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِى تُورِثُ السَّقَمَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِى تَهْتِكُ الْعِصَمَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي

وَزَمَانٍ، وَمُنْقَلَبٍ وَمَقَامٍ، وَعَلىٰ هٰذِهِ الْحَالِ وَكُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ اَفْضَلِ عِبَادِكَ نَصِيباً فِي هٰذَا الْيَوْمِ، مِنْ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ، اَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهُ، اَوْ سُوءٍ تَصْرِفُهُ، اَوْ بَلاءٍ تَدْفَعُهُ، اَوْ خَيْرٍ تَسُوقُهُ، اَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا، اَوْ عَافِيَةٍ تُلْبِسُهَا، فَاِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَبِيَدِكَ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَاَنْتَ الْوَاحِدُ الْكَرِيمُ الْمُعْطِي الَّذِي لاٰ يُرَدُّ سَائِلُهُ، وَلاٰ يُخَيَّبُ آمِلُهُ، وَلاٰ يَنْقُصُ نَائِلُهُ، وَلاٰ يَنْفَدُ مٰا عِنْدَهُ، بَلْ يَزْدَادُ كَثْرَةً وَطِيباً وَعَطَاءً وَجُوداً، وَارْزُقْنِي مِنْ خَزَائِنِكَ الَّتِي لاٰ تَفْنىٰ، وَمِنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ، اِنَّ عَطَاءَكَ لَمْ يَكُنْ مَحْظُوراً، وَاَنْتَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، بِرَحْمَتِكَ يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ.

نیز اس دعا کو ـــــ جسے بعض بزرگ علماء نے جمعہ و عرفہ کے شب و روز کے اعمال میں بیان کیا ہے ـــــ پڑھے۔ مصباح کفعمی کی نقل کے لحاظ سے دعا یہ ہے:

«اَللّٰهُمَّ مَنْ تَعَبَّأَ وَتَهَيَّأَ وَأَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ لِوِفَادَةٍ إِلىٰ مَخْلُوقٍ، رَجٰاءَ رِفْدِهِ وَطَلَبَ نٰائِلِهِ وَجٰائِزَتِهِ، فَإِلَيْكَ يٰارَبِّ تَعْبِيَتِي وَاسْتِعْدٰادِي، رَجٰاءَ عَفْوِكَ، وَطَلَبَ نٰائِلِكَ وَجٰائِزَتِكَ، فَلاٰ

نِعْمَتِكَ، وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ، وَمِنْ حُلُولِ نَقِمَتِكَ، وَمِنْ نُزُولِ عَذَابِكَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَمِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا فِي الْكِتَابِ الْمُنْزَلِ، اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِي مِنَ الأَشْرَارِ، وَلاَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ، وَلاَ تَحْرِمْنِي صُحْبَةَ الأَخْيَارِ، وَاَحْيِنِي حَيَاةً طَيِّبَةً، وَتَوَفَّنِي وَفَاةً طَيِّبَةً تُلْحِقُنِي بِالأَبْرَارِ، وَارْزُقْنِي مُرَافَقَةَ الأَنْبِيَاءِ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى حُسْنِ بَلاءِكَ وَصُنْعِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى الإِسْلاَمِ، وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ، يَا رَبِّ كَمَا هَدَيْتَهُمْ لِدِينِكَ، وَعَلَّمْتَهُمْ كِتَابَكَ، فَاهْدِنَا وَعَلِّمْنَا، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى حُسْنِ بَلاءِكَ، وَصُنْعِكَ عِنْدِي خَاصَّةً، كَمَا خَلَقْتَنِي فَاَحْسَنْتَ خَلْقِي، وَعَلَّمْتَنِي فَاَحْسَنْتَ تَعْلِيمِي، وَهَدَيْتَنِي فَاَحْسَنْتَ هِدَايَتِي، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى اِنْعَامِكَ عَلَيَّ قَدِيماً وَحَدِيثاً، فَكَمْ مِنْ كَرْبٍ يَا سَيِّدِي قَدْ فَرَّجْتَهُ، وَكَمْ مِنْ غَمٍّ يَا سَيِّدِي قَدْ نَفَّسْتَهُ، وَكَمْ مِنْ هَمٍّ يَا سَيِّدِي قَدْ كَشَفْتَهُ، وَكَمْ مِنْ بَلاءٍ يَا سَيِّدِي قَدْ صَرَفْتَهُ، وَكَمْ مِنْ عَيْبٍ يَا سَيِّدِي قَدْ سَتَرْتَهُ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ فِي كُلِّ مَثْوَى

وَإِنَّمَا يَعْجَلُ مَنْ يَخَافُ الْفَوْتَ، وَإِنَّمَا يَحْتَاجُ إِلَى الظُّلْمِ الضَّعِيفُ، وَقَدْ تَعَالَيْتَ يَا إِلٰهِي عَنْ ذٰلِكَ عُلُوّاً كَبِيراً، اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ فَاَعِذْنِي، وَاَسْتَجِيرُ بِكَ فَاَجِرْنِي، وَاَسْتَرْزِقُكَ فَارْزُقْنِي، وَ اَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ فَاكْفِنِي، وَاَسْتَنْصِرُكَ عَلٰى عَدُوِّي(عَدُوِّكَ) فَانْصُرْنِي، وَاَسْتَعِينُ بِكَ فَاَعِنِّي، وَاَسْتَغْفِرُكَ يَا اِلٰهِي فَاغْفِرْ لِي، آمِينَ آمِينَ آمِينَ.

عرفات میں وقوف کے مستحبات

عرفات میں وقوف کے وقت چند چیزیں مستحب ہیں:

۱۔ باطہارت رہنا۔

۲۔ غسل کرنا اور بہتر ہے کہ ظہر کے نزدیک غسل کرے۔

۳۔ پوری توجہ خدا پر رکھے، ان چیزوں سے بچے جو پراکندہ خیالی کا باعث ہوتی ہیں۔

۴۔ جبل الرحمہ کی بائیں سمت وقوف کرے۔

۵۔ ہموار زمین پر وقوف کرے۔

۶۔ نماز ظہرین کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھے۔

تُخَيِّبْ دُعٰاءِي، يٰا مَنْ لاٰ يَخِيبُ عَلَيْهِ سٰائِلٌ (السٰائِلُ) وَلاَ يَنْقُصُهُ نٰائِلٌ، فَإِنِّي لَمْ آتِكَ ثِقَةً بِعَمَلٍ صٰالِحٍ عَمِلْتُهُ، وَلاٰ لِوِفٰادَةِ مَخْلُوقٍ رَجَوْتُهُ، أَتَيْتُكَ مُقِرّاً عَلىٰ نَفْسِي بِالإِسٰاءَةِ وَالظُّلْمِ، مُعْتَرِفاً بِأَنْ لاٰ حُجَّةَ لِي وَلاٰ عُذْرَ، أَتَيْتُكَ أَرْجُو عَظِيمَ عَفْوِكَ، الَّذِي عَفَوْتَ (عَلَوْتَ) بِهِ عَنْ (عَلَى) الْخٰاطِئِينَ (الخَطّٰائِينَ)، فَلَمْ يَمْنَعْكَ طُولُ عُكُوفِهِمْ عَلىٰ عَظِيمِ الْجُرْمِ، أَنْ عُدْتَ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ، فَيٰا مَنْ رَحْمَتُهُ وٰاسِعَةٌ وَعَفْوُهُ عَظِيمٌ، يٰا عَظِيمُ يٰا عَظِيمُ يٰا عَظِيمُ، لاٰ يَرُدُّ غَضَبَكَ إِلاّٰ حِلْمُكَ، وَلاٰ يُنْجِي مِنْ سَخَطِكَ إِلاّٰ التَّضَرُّعُ إِلَيْكَ، فَهَبْ لِي يٰا إِلٰهِي فَرَجاً بِالْقُدْرَةِ الَّتِي تُحْيِي بِهٰا مَيْتَ الْبِلاٰدِ، وَلاٰ تُهْلِكْنِي غَمّاً حَتّىٰ تَسْتَجِيبَ لِي، وَتُعَرِّفَنِي الإِجٰابَةَ فِي دُعٰاءِي، وَأَذِقْنِي طَعْمَ الْعٰافِيَةِ إِلىٰ مُنْتَهىٰ أَجَلِي، وَلاٰ تُشْمِتْ بِي عَدُوِّي، وَلاٰ تُسَلِّطْهُ عَلَيَّ، وَلاٰ تُمَكِّنْهُ مِنْ عُنُقِي، اَللّٰهُمَّ (إِلٰهِي) إِنْ وَضَعْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَرْفَعُنِي، وَإِنْ رَفَعْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَضَعُنِي، وَإِنْ أَهْلَكْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَعْرِضُ لَكَ فِي عَبْدِكَ، أَوْ يَسْئَلُكَ عَنْ أَمْرِهِ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي حُكْمِكَ ظُلْمٌ، وَلاٰ فِي نَقِمَتِكَ عَجَلَةٌ،

السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيمُ.

اس کے بعد کہے: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نَعْمَاءِكَ الَّتِي لاٰ تُحصىٰ بِعَدَدٍ، وَلا تُكَافَأُ بِعَمَلٍ».

اس کے بعد یہ دعا پڑھے: «اَسْئَلُكَ يٰا اَللّٰهُ يٰا رَحْمٰنُ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِجَمِيعِ مٰا اَحٰاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَبِاَرْكٰانِكَ كُلِّهٰا، وَبِحَقِّ رَسُولِكَ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ، وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الَّذِي مَنْ دَعٰاكَ بِهِ كٰانَ حَقّاً عَلَيْكَ اَنْ لاٰ تُخِيبَهُ، وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِي مَنْ دَعٰاكَ بِهِ كٰانَ حَقّاً عَلَيْكَ اَنْ لاٰ تَرُدَّهُ، وَاَنْ تُعْطِيَهُ مٰا سَئَلَ، اَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي فِي جَمِيعِ عِلْمِكَ بِي»، اور پھر یہ دعا پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ فُكَّنِي مِنَ النّٰارِ، وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلاٰلِ الطَّيِّبِ، وَادْرَاْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ»، اور اس دعا کو پڑھے: «اَللّٰهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ، فَلاٰ تَجْعَلْنِي مِنْ اَخْيَبِ وَفْدِكَ، وَارْحَمْ مَسِيرِي اِلَيْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيقِ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشٰاعِرِ كُلِّهٰا، فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النّٰارِ،

۷۔ وارد ہونے والی دعائیں پڑھے اور خدا کی بارگاہ میں تضرع کرے۔

عرفات میں وقوف کی دعائیں

وقوفِ عرفات کی دعائیں بہت زیادہ ہیں منجملہ «اَللّٰهُ اَکْبَرُ» سو مرتبہ کہنا، «لاٰ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ» سو مرتبہ کہنا ، «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» سو مرتبہ کہنا ، «سُبْحٰانَ اللّٰهِ» سو مرتبہ کہنا ، «مٰا شٰـاءَ اللّٰهُ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِـاللّٰه» سو مرتبہ کہنا ، «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» سو مرتبہ کہنا، اور سو مرتبہ «اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَـرِيكَ لَـهُ، لَه الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَيُمِيتُ وَيُحْيِي، وَهُوَ حيٌّ لاٰ يَمُوتُ، بِيَـدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلـیٰ كُلِّ شَيْءٍ قَـدِيرٌ» کہنا۔ اور سورۂ «قُـلْ هُوَ اللّٰـهُ اَحَدٌ» سو مرتبہ ، اور «آيـة الْكُرْسِـي» سو مرتبہ اور سورۂ «اِنّٰا اَنْزَلْنٰاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْر» سو مرتبہ پڑھنا۔

نیز اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے : «اَسْئَلُ اللّٰهَ بِـاَنَّهُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لاٰ إِلٰهَ إِلاّٰ هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلاٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيـزُ الْجَبّٰارُ الْمُتَكَبِّـرُ، سُبْحٰانَ اللهِ عَمّٰا يُشْـرِكُونَ، هُـوَ اللّٰهُ الْخٰالِقُ الْبٰـارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمٰاءُ الْحُسْنیٰ، يُسَبِّحُ لَـهُ مٰا فِی

مستحب ہے :

«اَللّٰهُمَّ اِنّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاُمُورِ، وَمِنْ شَرِّ مٰا يَحْدُثُ لِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهٰارِ، اَمْسىٰ ظُلْمِي مُسْتَجِيراً بِعَفْوِكَ، وَاَمْسىٰ خَوْفِي مُسْتَجِيراً بِاَمٰانِكَ، وَاَمْسىٰ ذُنُوبِي مُسْتَجِيراً بِعِزِّكَ، وَاَمْسىٰ وَجْهِيَ الْفٰانِي مُسْتَجِيراً بِوَجْهِكَ الْبٰاقِي، يٰا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَيٰا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطىٰ، يٰا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ، جَلِّلْنِي بِرَحْمَتِكَ، وَاَلْبِسْنِي عٰافِيَتَكَ، وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَارْزُقْنِي خَيْرَ الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ».

اور غروبِ آفتاب کے بعد اس دعا کو پڑھنا مستحب ہے :

اَللّٰهُمَّ لاٰ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ، وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اَبَداً مٰا اَبْقَيْتَنِي، وَاقْلِبْنِي الْيَوْمَ مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجٰاباً لِي، مَرْحُوماً مَغْفُوراً لِي، بِاَفْضَلِ مٰا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ، وَحُجّٰاجِ بَيْتِكَ الْحَرٰامِ، وَاجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ، وَاَعْطِنِي اَفْضَلَ مٰا اَعْطَيْتَ اَحَداً مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوٰانِ وَالْمَغْفِرَةِ، وَبٰارِكْ لِي فِيمٰا اَرْجِعُ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلٍ اَوْ مٰالٍ اَوْ قَلِيلٍ اَوْ كَثِيرٍ، وَبٰارِكْ لِي فِيَّ.

وَاَوْسِعْ عَلَـيَّ مَنْ رِزْقِـكَ الْحَلاٰلِ، وَادْرَاْ عَنِّـي شَرَّ فَسَقَـةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰهُمَّ لا تَمْكُـرْ بِي، وَلاٰ تَخْدَعْنِي، وَلا تَسْتَـدْرِجْنِي، اَللّٰهُمَّ اِنِّـي اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَفَضْلِكَ وَمَنِّكَ، يٰا اَسْمَعَ السّٰامِعِينَ، وَيٰـا اَبْصَرَ النّٰاظِرِينَ، وَيٰا اَسْـرَعَ الْحٰاسِبِينَ، وَيٰا اَرْحَمَ الـرّٰاحِمِينَ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّـدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. (وَاَنْ تَرْزُقَنِي خَيْرَ الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ).

پھر اپنی حاجت طلب کرے اور آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرکے یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ حٰـاجَتِي اِلَيْكَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيهٰا لَـمْ يَضُرَّنِي مٰـا مَنَعْتَنِي، وَاِنْ مَنَعْتَنِيهٰا لَمْ يَنْفَعْنِي مٰا اَعْطَيْتَنِي، اَسْئَلُكَ خَلاٰصَ رَقَبَتِي مِنَ النّٰـارِ، اَللّٰهُـمَّ اِنِّـي عَبْـدُكَ، وَمِلْكُ نٰـاصِيَتِـي بِيَـدِكَ، وَأَجَلِـي بِعِلْمِكَ، أَسْئَلُكَ أَنْ تُوَفِّقَنِي لِمٰا يُـرْضِيكَ عَنِّي، وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّي مَنٰاسِكِي الَّتِي اَرَيْتَهٰا خَلِيلَكَ اِبرٰاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ، وَدَلَلْتَ عَلَيْهٰا نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِـهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ، وَاَطَلْتَ عُمْرَهُ، وَاَحْيَيْتَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيٰاةً طَيِّبَةً.

نیز عرفہ کے روز غروبِ آفتاب کے وقت تک اس دعا کو پڑھنا

لِي، وَاِحْسانِكَ اِلَيَّ فِي دَوْلَةِ اَئِمَّةِ الْكُفْرِ، الَّذِينَ نَقَضُوا عَهْدَكَ، وَكَذَّبُوا رُسُلَكَ، لٰكِنَّكَ اَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنَ الْهُدَى الَّذِي لَهُ يَسَّرْتَنِي، وَفِيهِ اَنْشَاْتَنِي، وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِي، بِجَمِيلِ صُنْعِكَ وَسَوابِغِ نِعَمِكَ، فَابْتَدَعْتَ خَلْقِي مِنْ مَنِيٍّ يُمْنىٰ، وَاَسْكَنْتَنِي فِي ظُلُماتٍ ثَلاٰثٍ، بَيْنَ لَحْمٍ وَدَمٍ وَجِلْدٍ، لَمْ تُشْهِدْنِي خَلْقِي، وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَيَّ شَيْئاً مِنْ اَمْرِي، ثُمَّ اَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنَ الْهُدىٰ اِلَى الدُّنْيا تامّاً سَوِيّاً، وَحَفِظْتَنِي فِي الْمَهْدِ طِفْلاً صَبِيّاً، وَرَزَقْتَنِي مِنَ الْغِذاءِ لَبَناً مَرِيّاً، وَعَطَفْتَ عَلَيَّ قُلُوبَ الْحَواضِنِ، وَكَفَّلْتَنِي الْاُمَّهاتِ الرَّواحِمَ، وَكَلَاْتَنِي مِنْ طَوارِقِ الْجانِّ، وَسَلَّمْتَنِي مِنَ الزِّيادَةِ وَالنُّقْصانِ، فَتَعالَيْتَ يا رَحِيمُ يا رَحْمٰنُ، حَتّىٰ اِذَا اسْتَهْلَلْتُ ناطِقاً بِالْكَلاٰمِ، اَتْمَمْتَ عَلَيَّ سَوابِغَ الْاِنْعامِ، وَرَبَّيْتَنِي زٰائِداً فِي كُلِّ عامٍ، حَتّىٰ اِذَا اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِي، وَاعْتَدَلَتْ مِرَّتِي، اَوْجَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِاَنْ اَلْهَمْتَنِي مَعْرِفَتَكَ، وَرَوَّعْتَنِي بِعَجاٰئِبِ حِكْمَتِكَ، وَاَيْقَظْتَنِي لِمٰا ذَرَاْتَ فِي سَمٰاءِكَ وَاَرْضِكَ مِنْ بَدٰائِعِ خَلْقِكَ، وَنَبَّهْتَنِي لِشُكْرِكَ وَذِكْرِكَ، وَاَوْجَبْتَ عَلَيَّ طٰاعَتَكَ وَعِبٰادَتَكَ، وَفَهَّمْتَنِي مٰا جٰاءَتْ

دعائے امام حسین علیہ السلام بروزِ عرفہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لِقَضٰاءِهِ دٰافِعٌ، وَلاٰ لِعَطٰاءِهِ مٰانِعٌ، وَلاٰ كَصُنْعِهِ صُنْعُ صٰانِعٍ، وَهُوَ الْجَوٰادُ الْوٰاسِعُ، فَطَرَ اَجْنٰاسَ الْبَدٰائِعَ، وَاَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ الصَّنٰائِعَ، لاٰ تَخْفىٰ عَلَيْهِ الطَّلاٰئِعُ، وَلاٰ تَضِيعُ عِنْدَهُ الْوَدٰائِعُ، جٰازِي كُلِّ صٰانِعٍ، وَرٰائِشُ كُلِّ قٰانِعٍ، وَرٰاحِمُ كُلِّ ضٰارِعٍ، وَمُنْزِلُ الْمَنٰافِعِ، وَالْكِتٰابِ الْجٰامِعِ بِالنُّورِ السّٰاطِعِ، وَهُوَ لِلدَّعَوٰاتِ سٰامِعٌ، وَلِلْكُرُبٰاتِ دٰافِعٌ، وَ لِلدَّرَجٰاتِ رٰافِعٌ، وَلِلْجَبٰابِرَةِ قٰامِعٌ، فَلاٰ اِلٰهَ غَيْرُهُ وَلاٰ شَيْءَ يَعْدِلُهُ، وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَرْغَبُ اِلَيْكَ، وَاَشْهَدُ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَكَ، مُقِرّاً بِاَنَّكَ رَبِّي، وَاَنَّ اِلَيْكَ مَرَدِّي، اِبْتَدَاْتَنِي بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ اَكُونَ شَيْئاً مَذْكُوراً، وَخَلَقْتَنِي مِنَ التُّرٰابِ ثُمَّ اَسْكَنْتَنِي الْاَصْلاٰبَ، آمِناً لِرَيْبِ الْمَنُونِ، وَاخْتِلاٰفِ الدُّهُورِ وَالسِّنِينَ، فَلَمْ اَزَلْ ظٰاعِناً مِنْ صُلْبٍ اِلىٰ رَحِمٍ فِي تَقٰادُمٍ مِنَ الْاَيّٰامِ الْمٰاضِيَةِ وَالْقُرُونِ الْخٰالِيَةِ، لَمْ تُخْرِجْنِي لِرَاْفَتِكَ بِي، وَلُطْفِكَ

ضَمِيرِي، وَعَلاٰئِقِ مَجٰارِي نُورِ بَصَرِي، وَاَسٰارِيرِ صَفْحَةِ جَبِينِي، وَخُرْقِ مَسٰارِبِ نَفْسِي، وَخَذٰارِيفِ مٰارِنِ عِرْنِينِي، وَمَسٰارِبِ سِمٰاخِ سَمْعِي، وَمٰا ضُمَّتْ وَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِ شَفَتٰايَ، وَحَرَكٰاتِ لَفْظِ لِسٰانِي، وَمَغْرَزِ حَنَكِ فَمِي وَفَكِّي، وَمَنٰابِتِ اَضْرٰاسِي، وَمَسٰاغِ مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي، وَحِمٰالَةِ اُمِّ رَاْسِي، وَبَلُوعِ فٰارِغِ حَبٰائِلِ عُنُقِي، وَمٰا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تٰامُورُ صَدْرِي، وَحَمٰائِلِ حَبْلِ وَتِينِي، وَنِيٰاطِ حِجٰابِ قَلْبِي، وَاَفْلاٰذِ حَوٰاشِي كَبِدِي، وَمٰا حَوَتْهُ شَرٰاسِيفُ اَضْلاٰعِي، وَحِقٰاقُ مَفٰاصِلِي، وَقَبْضُ عَوٰامِلِي، وَاَطْرٰافُ اَنٰامِلِي، وَلَحْمِي، وَدَمِي، وَشَعْرِي، وَبَشَرِي، وَعَصَبِي، وَقَصَبِي، وَعِظٰامِي، وَمُخِّي، وَعُرُوقِي، وَجَمِيعُ جَوٰارِحِي، وَمَا انْتَسَجَ عَلىٰ ذٰلِكَ اَيّٰامَ رِضٰاعِي، وَمٰا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّي، وَنَوْمِي، وَيَقْظَتِي، وَسُكُونِي، وَحَرَكٰاتِ رُكُوعِي وَسُجُودِي، اَنْ لَوْ حٰاوَلْتُ وَاجْتَهَدْتُ مَدَى الْاَعْصٰارِ وَالْاَحْقٰابِ، لَوْ عُمِّرْتُهٰا اَنْ اُؤَدِّيَ شُكْرَ وٰاحِدَةٍ مِنْ اَنْعُمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ذٰلِكَ اِلاّٰ بِمَنِّكَ، اَلْمُوجَبِ عَلَيَّ بِهِ شُكْرُكَ اَبَداً جَدِيداً، وَثَنٰاءاً طٰارِفاً عَتِيداً، اَجَلْ، وَلَوْ حَرَصْتُ اَنَا وَالْعٰادُّونَ

بِهِ رُسُلَكَ، وَيَسَّرْتَ لِي تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ، وَمَنَنْتَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ، ثُمَّ اِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ الثَّرٰى، لَمْ تَرْضَ لِي يَا اِلٰهِي نِعْمَةً دُونَ اُخْرٰى، وَرَزَقْتَنِي مِنْ اَنْوَاعِ الْمَعَاشِ، وَصُنُوفِ الرِّيَاشِ، بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ الْاَعْظَمِ عَلَيَّ، وَاِحْسَانِكَ الْقَدِيمِ اِلَيَّ، حَتّٰى اِذَا اَتْمَمْتَ عَلَيَّ جَمِيعَ النِّعَمِ، وَصَرَفْتَ عَنِّي كُلَّ النِّقَمِ، لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِي وَجُرْاَتِي عَلَيْكَ اَنْ دَلَلْتَنِي اِلٰى مَا يُقَرِّبُنِي اِلَيْكَ، وَوَفَّقْتَنِي لِمَا يُزْلِفُنِي لَدَيْكَ، فَاِنْ دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِي وَاِنْ سَئَلْتُكَ اَعْطَيْتَنِي، وَاِنْ اَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِي، وَاِنْ شَكَرْتُكَ زِدْتَنِي، كُلُّ ذٰلِكَ اِكْمَالٌ لِاَنْعُمِكَ عَلَيَّ، وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ، فَسُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ مُعِيدٍ حَمِيدٍ مَجِيدٍ، وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُكَ، وَعَظُمَتْ آلَاؤُكَ، فَاَيُّ نِعَمِكَ يَا اِلٰهِي اُحْصِي عَدَداً وَذِكْراً، اَمْ اَيُّ عَطَايَاكَ اَقُومُ بِهَا شُكْراً، وَهِيَ يَا رَبِّ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحْصِيَهَا الْعَادُّونَ، اَوْ يَبْلُغَ عِلْماً بِهَا الْحَافِظُونَ، ثُمَّ مَا صَرَفْتَ وَدَرَاْتَ عَنِّي اللّٰهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرَّاءِ اَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِي مِنَ الْعَافِيَةِ وَالسَّرَّاءِ، وَاَنَا اَشْهَدُ يَا اِلٰهِي بِحَقِيقَةِ اِيمَانِي، وَعَقْدِ عَزَمَاتِ يَقِينِي، وَخَالِصِ صَرِيحِ تَوْحِيدِي، وَبَاطِنِ مَكْنُونِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي اَخْشاكَ كَاَنِّي اَرٰاكَ، وَاَسْعِدْنِي بِتَقْوٰيكَ، وَلاٰ تُشْقِنِي بِمَعْصِيَتِكَ، وَخِرْ لِي فِي قَضٰاءِكَ، وَبٰارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ، حَتّٰى لاٰ اُحِبَّ تَعْجِيلَ مٰا اَخَّرْتَ، وَلاٰ تَاْخِيرَ مٰا عَجَّلْتَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِنٰايَ فِي نَفْسِي، وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي، وَالْاِخْلاٰصَ فِي عَمَلِي، وَ النُّورَ فِي بَصَرِي، وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي، وَمَتِّعْنِي بِجَوٰارِحِي، وَاجْعَلْ سَمْعِي وَبَصَرِي الْوٰارِثَيْنِ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي، وَاَرِنِي فِيهِ ثٰارِي وَمَآرِبِي، وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِي، اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ كُرْبَتِي، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي، وَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي، وَاخْسَاْ شَيْطٰانِي، وَفُكَّ رِهٰانِي، وَاجْعَلْ لِي يٰا اِلٰهِي الدَّرَجَةَ الْعُلْيٰا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولىٰ، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمٰا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي سَمِيعاً بَصِيراً، وَلَكَ الْحَمْدُ كَمٰا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي خَلْقاً سَوِيّاً رَحْمَةً بِي، وَقَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِي غَنِيّاً، رَبِّ بِمٰا بَرَاْتَنِي فَعَدَّلْتَ فِطْرَتِي، رَبِّ بِمٰا اَنْشَاْتَنِي فَاَحْسَنْتَ صُورَتِي، رَبِّ بِمٰا اَحْسَنْتَ اِلَيَّ وَفِي نَفْسِي عٰافَيْتَنِي، رَبِّ بِمٰا كَلَاْتَنِي وَوَفَّقْتَنِي، رَبِّ بِمٰا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَهَدَيْتَنِي، رَبِّ بِمٰا اَوْلَيْتَنِي وَمِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَعْطَيْتَنِي، رَبِّ بِمٰا اَطْعَمْتَنِي وَسَقَيْتَنِي، رَبِّ بِمٰا

مِنْ اَنـامِكَ اَنْ نُحْصِيَ مَـدىٰ اِنْعامِكَ سالِفِـهِ وَآنِفِهِ مٰا حَصَـرْنٰاهُ عَدَداً، وَلاٰ اَحْصَيْنٰاهُ اَمَداً، هَيْهٰاتَ اَنّىٰ ذٰلِكَ، وَاَنْتَ الْمُخْبِرُ فِي كِتٰابِـكَ النّٰاطِـقِ، وَالنَّبَـاِ الصّٰـادِقِ: وَاِنْ تَعُـدُّوا نِعْمَـةَ اللهِ لاٰ تُحْصُـوهٰا، صَـدَقَ كِتٰابُكَ اللّٰهُـمَّ وَاِنْبـاؤُكَ، وَبَلَّغَتْ اَنْبِـاؤُكَ وَرُسُلُكَ مٰا اَنْـزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَحْيِـكَ، وَشَرَعْتَ لَهُمْ وَبِهِـمْ مِنْ دِينِكَ، غَيْرَ اَنّي يٰا اِلٰهي اَشْهَـدُ بِجَهْدِي وَجِدّي، وَمَبْلَغِ طٰاعَتِي وَوُسْعِي، وَاَقُولُ مُـؤْمِناً مُوقِناً: اَلْحَمْـدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِـذْ وَلَداً فَيَكُونَ مَـوْرُوثاً، وَلَـم يَكُنْ لَهُ شَـرِيكٌ فِـي مُلْكِهِ فَيُضٰـادَّهُ فِيمَا ابْتَـدَعَ، وَلاٰ وَلِـيٌّ مِـنَ الـذُّلِّ فَيُرْفِـدَهُ فِيمٰـا صَنَـعَ، فَسُبْحٰـانَـهُ سُبْحٰانَهُ، لَـوْ كٰانَ فِيهِمٰا آلِهَةٌ اِلاَّ اللهُ لَفَسَدَتٰا وَتَفَطَّـرَتٰا، سُبْحٰانَ اللهِ الْوٰاحِدِ الْاَحَـدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَم يَلِـدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَـمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً اَحَدٌ، اَلْحَمْـدُ لِلّٰه حَمْداً يُعٰادِلُ حَمْدَ مَلاٰئِكَتِـهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَاَنْبِيٰاءِهِ الْمُرْسَلِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ خِيَـرَتِهِ مُحَمَّدٍ خٰاتَمِ النَّبِيّينَ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطّٰاهِرِينَ الْمُخْلَصِينَ وَسَلَّمَ.

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام، سوال کرنا شروع کرتے ہیں، دعا کو اہمیت دیتے ہیں اور آنکھوں سے اشک جاری ہو جاتے ہیں، فرماتے ہیں:

لَهُ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰاتُ، وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمٰاتُ، وَصَلُحَ بِهِ اَمْرُ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، اَنْ لاٰ تُمِيتَنِي عَلىٰ غَضَبِكَ، وَلاٰ تُنْزِلَ بِي سَخَطَكَ، لَكَ الْعُتْبىٰ لَكَ الْعُتْبىٰ حَتّىٰ تَرْضىٰ قَبْلَ ذٰلِكَ، لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرٰامِ، وَالْمَشْعَرِ الْحَرٰامِ، وَالْبَيْتِ الْعَتِيقِ الَّذِي اَحْلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ، وَجَعَلْتَهُ لِلنّٰاسِ اَمْناً، يٰا مَنْ عَفٰا عَنْ عَظِيمِ الذُّنُوبِ بِحِلْمِهِ، يٰا مَنْ اَسْبَغَ النَّعْمٰاءَ بِفَضْلِهِ، يٰا مَنْ اَعْطَى الْجَزِيلَ بِكَرَمِهِ، يٰا عُدَّتِي فِي شِدَّتِي، يٰا صٰاحِبِي فِي وَحْدَتِي، يٰا غِيٰاثِي فِي كُرْبَتِي، يٰا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي، يٰا اِلٰهِي وَاِلٰهَ آبٰاءِي اِبْرٰاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَرَبَّ جَبْرَءِيلَ وَمِيكٰاءِيلَ وَاِسْرٰافِيلَ، وَ رَبَّ مُحَمَّدٍ خٰاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الْمُنْتَجَبِينَ، وَمُنْزِلَ التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقٰانِ، وَمُنَزِّلَ كٓهٰيٰعٓصٓ وَطٰهٰ وَيٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ، اَنْتَ كَهْفِي حِينَ تُعْيِينِي الْمَذٰاهِبُ فِي سَعَتِهٰا، وَتَضِيقُ بِيَ الْاَرْضُ بِرُحْبِهٰا، وَلَوْلاٰ رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهٰالِكِينَ، وَاَنْتَ مُقِيلُ عَثْرَتِي، وَلَوْلاٰ سَتْرُكَ اِيّٰايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوحِينَ، وَاَنْتَ مُؤَيِّدِي بِالنَّصْرِ عَلىٰ اَعْدٰاءِي، وَلَوْلاٰ نَصْرُكَ اِيّٰايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوبِينَ، يٰا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالسُّمُوِّ

اَغْنَيْتَنِي وَاَقْنَيْتَنِي ، رَبِّ بِمٰا اَعَنْتَنِي وَاَعْزَزْتَنِي ، رَبِّ بِمٰا اَلْبَسْتَنِي
مِنْ سِتْرِكَ الصّٰافِي ، وَيَسَّرْتَ لِي مِنْ صُنْعِكَ الْكٰافِي ، صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَاَعِنِّي عَلٰى بَوٰائِقِ الدُّهُورِ وَصُرُوفِ
اللَّيٰالِي وَالْاَيّٰامِ ، وَنَجِّنِي مِنْ اَهْوٰالِ الدُّنْيٰا وَكُرُبٰاتِ الْآخِرَةِ ،
وَاكْفِنِي شَرَّ مٰا يَعْمَلُ الظّٰالِمُونَ فِى الْاَرْضِ ، اَللّٰهُمَّ مٰا اَخٰافُ
فَاكْفِنِى ، وَمٰا اَحْذَرُ فَقِنِي ، وَفِي نَفْسِي وَدِينِي فَاحْرُسْنِي ، وَفِي
سَفَرِي فَاحْفَظْنِي ، وَفِي اَهْلِي وَمٰالِي فَاخْلُفْنِي ، وَفِيمٰا رَزَقْتَنِي
فَبٰارِكْ لِي ، وَفِي نَفْسِي فَذَلِّلْنِي ، وَفِي أَعْيُنِ النّٰاسِ فَعَظِّمْنِي ،
وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فَسَلِّمْنِي ، وَبِذُنُوبِي فَلاٰ تَفْضَحْنِي ،
وَبِسَرِيرَتِي فَلاٰ تُخْزِنِي ، وَبِعَمَلِي فَلاٰ تَبْتَلِنِي ، وَنِعَمَكَ فَلاٰ
تَسْلُبْنِي ، وَاِلٰى غَيْرِكَ فَلاٰ تَكِلْنِي ، اِلٰهِي اِلٰى مَنْ تَكِلُنِي ، اِلٰى
قَرِيبٍ فَيَقْطَعُنِى ، اَمْ اِلٰى بَعِيدٍ فَيَتَجَهَّمُنِي ، اَمْ اِلَى الْمُسْتَضْعِفِينَ
لِي ، وَاَنْتَ رَبِّي وَمَلِيكُ اَمْرِي ، اَشْكُو اِلَيْكَ غُرْبَتِي وَبُعْدَ دٰارِي ،
وَهَوٰانِي عَلٰى مَنْ مَلَّكْتَهُ اَمْرِي ، اِلٰهِي فَلاٰ تُحْلِلْ عَلَيَّ غَضَبَكَ ،
فَاِنْ لَمْ تَكُنْ غَضِبْتَ عَلَيَّ فَلاٰ اُبٰالِي سِوٰاكَ ، سُبْحٰانَكَ غَيْرَ اَنَّ
عٰافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِي ، فَاَسْئَلُكَ يٰا رَبِّ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي اَشْرَقَتْ

يَأْكُلُونَ رِزْقَهُ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَهُ، وَقَدْ حادُّوهُ وَنادُّوهُ وَكَذَّبُوا رُسُلَهُ، يا
اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا بَدِيءُ، يا بَدِيعاً لا نِدَّ لَكَ، يا دائِماً لا نَفادَ لَكَ، يا
حَيّاً حِينَ لا حَيَّ، يا مُحْيِيَ الْمَوْتىٰ، يا مَنْ هُوَ قائِمٌ عَلىٰ كُلِّ
نَفْسٍ بِمٰا كَسَبَتْ، يا مَنْ قَلَّ لَهُ شُكْرِي فَلَمْ يَحرِمْنِي، وَعَظُمَتْ
خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي، وَرَآنِي عَلَى الْمَعٰاصِي فَلَمْ يَشْهَرْنِي، يا
مَنْ حَفِظَنِي فِي صِغَرِي، يا مَنْ رَزَقَنِي فِي كِبَرِي، يا مَنْ اَيادِيهِ
عِنْدِي لا تُحْصىٰ، وَنِعَمُهُ لا تُجٰازىٰ، يا مَنْ عٰارَضَنِي بِالْخَيْرِ
وَالْاِحْسٰانِ وَعٰارَضْتُهُ بِالْاِسٰاءَةِ وَالْعِصْيٰانِ، يا مَنْ هَدٰانِي لِلْاِيمانِ
مِنْ قَبْلِ اَنْ اَعْرِفَ شُكْرَ الْاِمْتِنٰانِ، يا مَنْ دَعَوْتُهُ مَرِيضاً فَشَفٰانِي،
وَعُرْيٰاناً فَكَسٰانِي، وَجٰائِعاً فَاَشْبَعَنِي، وَعَطْشٰاناً فَاَرْوٰانِي، وَذَلِيلاً
فَاَعَزَّنِي، وَجٰاهِلاً فَعَرَّفَنِي، وَوَحِيداً فَكَثَّرَنِي، وَغٰائِباً فَرَدَّنِي،
وَمُقِلّاً فَاَغْنٰانِي، وَمُنْتَصِراً فَنَصَرَنِي، وَغَنِيّاً فَلَمْ يَسْلُبْنِي،
وَاَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيعِ ذٰلِكَ فَابْتَدَأْنِي، فَلَكَ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ، يا
مَنْ اَقٰالَ عَثْرَتِي، وَنَفَّسَ كُرْبَتِي، وَاَجٰابَ دَعْوَتِي، وَسَتَرَ
عَوْرَتِي، وَغَفَرَ ذُنُوبِي، وَبَلَّغَنِي طَلِبَتِي، وَنَصَرَنِي عَلىٰ عَدُوِّي،
وَاِنْ اَعُدَّ نِعَمَكَ وَ مِنَنَكَ وَكَرٰائِمَ مِنَحِكَ لا اُحْصِيهٰا، يا مَوْلاٰيَ،

وَالرِّفْعَةِ، فَاَوْلِيَاءُهُ بِعِزِّهِ يَعْتَزُّونَ، يَا مَنْ جَعَلَتْ لَهُ الْمُلُوكُ نِيرَ الْمَذَلَّةِ عَلىٰ اَعْنَاقِهِمْ، فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهِ خَائِفُونَ، يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ، وَغَيْبَ مَا تَاْتِي بِهِ الْاَزْمِنَةُ وَالدُّهُورُ، يَا مَنْ لاٰ يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ اِلاّٰ هُوَ، يَا مَنْ لاٰ يَعْلَمُ مَا هُوَ اِلاّٰ هُوَ، يَا مَنْ لاٰ يَعْلَمُهُ اِلاّٰ هُوَ، يَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَاءِ، وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ، يَا مَنْ لَهُ اَكْرَمُ الْاَسْمَاءِ، يَا ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي لاٰ يَنْقَطِعُ اَبَداً، يَا مُقَيِّضَ الرَّكْبِ لِيُوسُفَ فِي الْبَلَدِ الْقَفْرِ، وَمُخْرِجَهُ مِنَ الْجُبِّ، وَجَاعِلَهُ بَعْدَ الْعُبُودِيَّةِ مَلِكاً، يَا رَادَّهُ عَلىٰ يَعْقُوبَ بَعْدَ اَنِ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ، يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوىٰ عَنْ اَيُّوبَ، وَيَا مُمْسِكَ يَدَيْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ ذَبْحِ ابْنِهِ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِ وَفَنَاءِ عُمُرِهِ، يَا مَنِ اسْتَجَابَ لِزَكَرِيَّا فَوَهَبَ لَهُ يَحْيىٰ، وَلَمْ يَدَعْهُ فَرْداً وَحِيداً، يَا مَنْ اَخْرَجَ يُونُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوتِ، يَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي اِسْرَاءِيلَ فَاَنْجيٰهُمْ، وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ مِنَ الْمُغْرَقِينَ، يَا مَنْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ، يَا مَنْ لَمْ يَعْجَلْ عَلىٰ مَنْ عَصَاهُ مِنْ خَلْقِهِ، يَا مَنِ اسْتَنْقَذَ السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ طُولِ الْجُحُودِ، وَقَدْ غَدَوْا فِي نِعْمَتِهِ

عَنْ طٰاعَتِهِمْ. وَالْمُوَفَّقُ مَنْ عَمِلَ صٰالِحاً مِنْهُمْ بِمَعُونَتِهِ وَرَحْمَتِهِ، فَلَكَ الْحَمْدُ اِلٰهِي وَسَيِّدِي، اِلٰهِي اَمَرْتَنِي فَعَصَيْتُكَ، وَنَهَيْتَنِي فَارْتَكَبْتُ نَهْيَكَ، فَاَصْبَحْتُ لاٰ ذٰا بَرٰائَةٍ لِي فَاَعْتَذِرُ، وَلاٰ ذا قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرُ، فَبِاَيِّ شَيْءٍ اَسْتَقْبِلُكَ يٰا مَوْلاٰيَ، اَبِسَمْعِي اَمْ بِبَصَرِي اَمْ بِلِسٰانِي اَمْ بِيَدِي اَمْ بِرِجْلِي، اَلَيْسَ كُلُّهٰا نِعَمَكَ عِنْدِي، وَبِكُلِّهٰا عَصَيْتُكَ يٰا مَوْلاٰيَ، فَلَكَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِيلُ عَلَيَّ، يٰا مَنْ سَتَرَنِي مِنَ الْآبٰاءِ وَالْاُمَّهٰاتِ اَنْ يَزْجُرُونِي، وَمِنَ الْعَشٰائِرِ وَالْاِخْوٰانِ اَنْ يُعَيِّرُونِي، وَمِنَ السَّلاٰطِينِ اَنْ يُعٰاقِبُونِي، وَلَوِ اطَّلَعُوا يٰا مَوْلاٰيَ عَلَيَّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي اِذًا مٰا اَنْظَرُونِي، وَلَرَفَضُونِي وَقَطَعُونِي، فَهٰا اَنَا ذٰا يٰااِلٰهِي بَيْنَ يَدَيْكَ يٰا سَيِّدِي خٰاضِعٌ ذَلِيلٌ حَصِيرٌ حَقِيرٌ، لاٰ ذُو بَرٰائَةٍ فَاَعْتَذِرُ، وَلاٰ ذُو قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرُ، وَلاٰ حُجَّةٍ فَاَحْتَجُّ بِهٰا، وَلاٰ قٰائِلٍ لَمْ اَجْتَرِحْ وَلَمْ اَعْمَلْ سُوءً وَمٰا عَسَى الْجُحُودُ، وَلَوْ جَحَدْتُ يٰا مَوْلاٰيَ يَنْفَعُنِي، كَيْفَ وَاَنّٰى ذٰلِكَ، وَجَوٰارِحِي كُلُّهٰا شٰاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمٰا قَدْ عَمِلْتُ، وَعَلِمْتُ يَقِيناً غَيْرَ ذِي شَكٍّ اَنَّكَ سٰائِلِي مِنْ عَظٰائِمِ الْاُمُورِ، وَاَنَّكَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِي لاٰ تَجُورُ، وَعَدْلُكَ مُهْلِكِي، وَمِنْ كُلِّ

اَنْتَ الَّـذِي مَنَنْتَ، اَنْتَ الَّـذِي اَنْعَمْتَ، اَنْتَ الَّـذِي اَحْسَنْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَجْمَلْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَفْضَلْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَكْمَلْتَ، اَنْتَ الَّذِي رَزَقْتَ، اَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَعْطَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَغْنَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَقْنَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي آوَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي كَفَيْتَ، اَنْتَ الَّـذِي هَدَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي عَصَمْـتَ، اَنْتَ الَّذِي سَتَـرْتَ، اَنْتَ الَّـذِي غَفَـرْتَ، اَنْتَ الَّـذِي اَقَلْـتَ، اَنْتَ الَّـذِي مَكَّنْتَ، اَنْـتَ الَّذِي اَعْـزَزْتَ، اَنْتَ الَّـذِي اَعَنْتَ، اَنْـتَ الَّذِي عَضَدْتَ، اَنْـتَ الَّذِي اَيَّدْتَ، اَنْـتَ الَّذِي نَصَرْتَ، اَنْـتَ الَّذِي شَفَيْتَ، اَنْـتَ الَّذِي عٰـافَيْتَ، اَنْـتَ الَّذِي اَكْـرَمْتَ، تَبٰـارَكْتَ وَتَعٰالَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ دٰائِماً، وَلَـكَ الشُّكْرُ وٰاصِباً اَبَداً، ثُمَّ اَنَا يٰا اِلٰهِـيَ الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوبِـي فَاغْفِرْهٰـا لِي، اَنَا الَّذِي اَسَـأْتُ، اَنَا الَّذِي اَخْطَأْتُ، اَنَا الَّذِي هَمَمْتُ، اَنَـا الَّذِي جَهِلْتُ، اَنَا الَّذِي غَفَلْـتُ، اَنَـا الَّذِي سَهَـوْتُ، اَنَـا الَّـذِي اعْتَمَدْتُ، اَنَـا الَّـذِي تَعَمَّدْتُ، اَنَا الَّذِي وَعَدْتُ وَاَنَا الَّذِي اَخْلَفْتُ، اَنَا الَّذِي نَكَثْتُ، اَنَا الَّذِي اَقْرَرْتُ، اَنَا الَّذِى اعْتَرَفْتُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَعِنْدِي، وَاَبُوءُ بِذُنُوبِى فَـاغْفِرْهٰا لِي، يٰا مَنْ لاٰ تَضُرُّهُ ذُنُـوبُ عِبٰادِهِ، وَهُوَ الْغَنِيُّ

وَدَفْعِ الْعُسْـرِ وَتَفْرِيجِ الْكَـرْبِ وَالْعَافِيَةِ فِـى الْبَدَنِ وَالسَّلاَمَـةِ فِى الدِّينِ، وَلَوْ رَغَـدَنِي عَلىٰ قَدْرِ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ جَمِيـعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْاَوَّلِيـنَ وَالْآخِرِيـنَ مَـا قَدَرْتُ وَلاٰ هُـمْ عَلـىٰ ذٰلِـكَ، تَقَدَّسْـتَ وَتَعَالَيْـتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيـمٍ عَظِيمٍ رَحِيـمٍ، لاٰ تُحْصىٰ آلاٰؤُكَ، وَلاٰ يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ، وَلاٰ تُكَافىٰ نَعْمَاؤُكَ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَتْمِمْ عَلَيْنَـا نِعَمَكَ، وَاَسْعِـدْنَا بِطَاعَتِـكَ، سُبْحَانَـكَ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَللّٰهُـمَّ اِنَّكَ تُجِيـبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِـفُ السُّوءَ، وَتُغِيـثُ الْمَكْـرُوبَ، وَتَشْفِى السَّقِيـمَ، وَتُغْنِى الْفَقِيـرَ، وَتَجْبُرُ الْكَسِيـرَ، وَتَرْحَمُ الصَّغِيـرَ، وَتُعِينُ الْكَبِيرَ، وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيـرٌ، وَلاٰ فَوْقَكَ قَدِيرٌ، وَاَنْـتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، يٰا مُطْلِقَ الْمُكَبَّـلِ الْاَسِيرِ، يٰا رَازِقَ الطِّفْـلِ الصَّغِيـرِ، يٰـا عِصْمَةَ الْخَـائِفِ الْمُسْتَجِيـرِ، يٰـا مَـنْ لاٰ شَرِيكَ لَهُ وَلاٰ وَزِيرَ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَعْطِنِي فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ، اَفْضَلَ مٰا اَعْطَيْتَ وَاَنَلْتَ اَحَداً مِنْ عِبٰادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُـولِيهٰا، وَآلاٰءٍ تُجَـدِّدُهٰا، وَبَلِيَّـةٍ تَصْـرِفُهٰا، وَكُـرْبَةٍ تَكْشِفُهٰـا، وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهٰا، وَحَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهٰا، وَسَيِّئَةٍ تَتَغَمَّدُهٰا، اِنَّكَ لَطِيفٌ بِمٰا تَشٰـاءُ خَبِيرٌ، وَعَلىٰ كُـلِّ شَيْءٍ قَدِيـرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَقْـرَبُ مَنْ

عَدْلِكَ مَهْرَبِي، فَإِنْ تُعَذِّبْنِي يَا إِلٰهِي فَبِذُنُوبِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ، وَإِنْ تَعْفُ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَائِفِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاجِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاغِبِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ السَّائِلِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُكَبِّرِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّي وَ رَبُّ آبَاءِيَ الْأَوَّلِينَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَائِي عَلَيْكَ مُمَجِّداً، وَاخْلَاصِي لِذِكْرِكَ مُوَحِّداً، وَاقْرَارِي بِآلَائِكَ مُعَدِّداً، وَإِنْ كُنْتُ مُقِرّاً أَنِّي لَمْ أُحْصِهَا لِكَثْرَتِهَا وَسُبُوغِهَا وَتَظَاهُرِهَا وَتَقَادُمِهَا إِلىٰ حَادِثٍ، مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِي بِهِ مَعَهَا مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي مِنْ أَوَّلِ الْعُمْرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشْفِ الضُّرِّ وَتَسْبِيبِ الْيُسْرِ

الْمُتَحَبِّبِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ اَجْمَعِينَ، وَتَغَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا، فَاِلَيْكَ عَجَّتِ الْاَصْوَاتُ بِصُنُوفِ اللُّغَاتِ، فَاجْعَلْ لَنَا اللّٰهُمَّ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيباً مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ، وَنُورٍ تَهْدِي بِهِ، وَرَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا، وَبَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا، وَعَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا، وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، اَللّٰهُمَّ اَقْلِبْنَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غَانِمِينَ، وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، وَلَا تُخْلِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ، وَلَا تَحْرِمْنَا مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ فَضْلِكَ، وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُومِينَ، وَلَا لِفَضْلِ مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ عَطَاءِكَ قَانِطِينَ، وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ، وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُودِينَ، يَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِينَ وَاَكْرَمَ الْاَكْرَمِينَ، اِلَيْكَ اَقْبَلْنَا مُوقِنِينَ، وَلِبَيْتِكَ الْحَرَامِ آمِّينَ قَاصِدِينَ، فَاَعِنَّا عَلَىٰ مَنَاسِكِنَا، وَاَكْمِلْ لَنَا حَجَّنَا، وَاعْفُ عَنَّا وَعَافِنَا، فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ اَيْدِيَنَا، فَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ مَوْسُومَةٌ، اَللّٰهُمَّ فَاَعْطِنَا فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَئَلْنَاكَ، وَاكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ، فَلَا كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ، وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ، نَافِذٌ فِينَا حُكْمُكَ، مُحِيطٌ بِنَا عِلْمُكَ، عَدْلٌ فِينَا قَضَاؤُكَ، اِقْضِ لَنَا الْخَيْرَ، وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ، اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لَنَا بِجُودِكَ عَظِيمَ

دُعِيَ، وَاَسْرَعُ مَنْ اَجٰابَ، وَاَكْرَمُ مَنْ عَفىٰ، وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطىٰ، وَاَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ، يٰا رَحْمٰنَ الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمٰا، لَيْسَ كَمِثْلِكَ مَسْئُولٌ وَلاٰ سِوٰاكَ مَأْمُولٌ، دَعَوْتُكَ فَاَجَبْتَنِي، وَسَئَلْتُكَ فَاَعْطَيْتَنِي، وَرَغِبْتُ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَنِي، وَوَثِقْتُ بِكَ فَنَجَّيْتَنِي، وَفَزِعْتُ اِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِي. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ، وَعَلىٰ آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطّٰاهِرِينَ اَجْمَعِينَ، وَتَمِّمْ لَنٰا نَعْمٰاءَكَ، وَهَنِّئْنٰا عَطٰاءَكَ، وَاكْتُبْنٰا لَكَ شٰاكِرِينَ، وَلِآلاٰئِكَ ذٰاكِرِينَ، آمِينَ آمِينَ رَبَّ الْعٰالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ يٰا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ، وَقَدَرَ فَقَهَرَ، وَعُصِيَ فَسَتَرَ، وَاسْتُغْفِرَ فَغَفَرَ، يٰا غٰايَةَ الطّٰالِبِينَ الرّٰاغِبِينَ، وَمُنْتَهىٰ اَمَلِ الرّٰاجِينَ، يٰا مَنْ اَحٰاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً، وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيلِينَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَحِلْماً، اَللّٰهُمَّ اِنّٰا نَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ، اَلَّتِي شَرَّفْتَهٰا وَعَظَّمْتَهٰا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَخِيَرَتِكَ مِن خَلْقِكَ، وَاَمِينِكَ عَلىٰ وَحْيِكَ، اَلْبَشِيرِ النَّذِيرِ، اَلسِّرٰاجِ الْمُنِيرِ، اَلَّذِي اَنْعَمْتَ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِلْعٰالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمٰا مُحَمَّدٌ اَهْلٌ لِذٰلِكَ مِنْكَ يٰا عَظِيمُ، فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهِ

وَادْرَءْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

اس کے بعد آسمان کی جانب رخ کیا، آنکھوں سے اشک جاری تھے اور بلند آواز سے فرما رہے تھے:

يَا اَسْمَعَ السَّامِعِينَ، يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِينَ، وَيَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ، وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَامِينَ، وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِي اِنْ اَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي، وَاِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا اَعْطَيْتَنِي، اَسْئَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنْتَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يَا رَبِّ يَا رَبِّ.

اس کے بعد مکرر کہا: "یارب!" جو لوگ آپؑ کے ساتھ تھے وہ ہمہ تن گوش ہو کر آپ کی دعا سن رہے تھے اور صرف "آمین!" "آمین!" کہہ رہے تھے۔ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ان کے رونے کی آواز بھی بلند ہو گئی۔ جب سورج غروب ہو گیا تو مشعر الحرام کی طرف روانہ ہوئے۔ "اقبال" میں سید ابن طاؤس نے "یارب یارب یارب" کے بعد نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

الْاَجْرِ وَكَـرِيمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْـرِ ، وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَـا اَجْمَعِينَ ، وَلَا تُهْلِكْنَا مَـعَ الْهَالِكِينَ ، وَلَا تَصْـرِفْ عَنَّا رَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَـكَ يَا اَرْحَمَ الـرَّاحِمِينَ ، اَللّٰهُـمَّ اجْعَلْنَا فِـي هٰذَا الْـوَقْتِ مِمَّـنْ سَئَلَكَ فَاَعْطَيْتَهُ ، وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ ، وَتَابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ ، وَتَنَصَّلَ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوبِـهِ كُلِّهَا فَغَفَـرْتَهَا لَـهُ ، يَا ذَا الْجَـلَالِ وَالْاِكْرَامِ ، اَللّٰهُـمَّ وَنَقِّنَا وَسَدِّدْنَا وَاعْصِمْنَـا ، وَاقْبَلْ تَضَرُّعَنَا يَـا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ ، وَيَـا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ ، يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيهِ اِغْمَاضُ الْجُفُونِ ، وَلَا لَحْظُ الْعُيُـونِ ، وَلَا مَـا اسْتَقَـرَّ فِـى الْمَكْنُـونِ ، وَلَا مَـا انْطَـوَتْ عَلَيْـهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُـوبِ ، اَلَا كُلُّ ذٰلِـكَ قَدْ اَحْصَـاهُ عِلْمُكَ وَوَسِعَـهُ حِلْمُكَ ، سُبْحَانَـكَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُـونَ عُلُوّاً كَبِيراً ، تُسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُونَ وَمَنْ فِيهِنَّ ، وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْـدِكَ ، فَلَكَ الْحَمْـدُ وَالْمَجْدُ وَعُلُـوُّ الْجَدِّ ، يَـا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْـرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَـامِ ، وَ الْاَيَادِى الْجِسَـامِ ، وَاَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيـمُ الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ ، اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَـيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ ، وَعَافِنِـي فِي بَدَنِي وَدِينِـي ، وَاٰمِنْ خَوْفِي وَاَعْتِـقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِي ، وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي ، وَلَا تَخْدَعْنِي ،

وَاَبْعَدَنِي عَنْكَ، وَمَا اَرَانَكَ بِي فَمَا الَّذِي يَحْجُبُنِي عَنْكَ، اِلٰهِي عَلِمْتُ بِاخْتِلاٰفِ الْآثٰارِ وَتَنَقُّلاٰتِ الْاَطْوٰارِ اَنَّ مُرٰادَكَ مِنِّي اَنْ تَتَعَرَّفَ اِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى لاٰ اَجْهَلَكَ فِي شَيْءٍ، اِلٰهِي كُلَّمٰا اَخْرَسَنِي لُؤْمِي اَنْطَقَنِي كَرَمُكَ، وَكُلَّمٰا آيَسَتْنِي اَوْصٰافِي اَطْمَعَتْنِي مِنَنُكَ، اِلٰهِي مَنْ كٰانَتْ مَحٰاسِنُهُ مَسٰاوِيَ، فَكَيْفَ لاٰ تَكُونُ مَسٰاوِيهِ مَسٰاوِيَ، وَمَنْ كٰانَتْ حَقٰائِقُهُ دَعٰاوِيَ، فَكَيْفَ لاٰ تَكُونُ دَعٰاوِيهِ دَعٰاوِيَ، اِلٰهِي حُكْمُكَ النّٰافِذُ وَمَشِيَّتُكَ الْقٰاهِرَةُ لَمْ يَتْرُكٰا لِذِي مَقٰالٍ مَقٰالاً، وَلاٰ لِذِي حٰالٍ حٰالاً، اِلٰهِي كَمْ مِنْ طٰاعَةٍ بَنَيْتُهٰا، وَحٰالَةٍ شَيَّدْتُهٰا، هَدَمَ اعْتِمٰادِي عَلَيْهٰا عَدْلُكَ، بَلْ اَقٰالَنِي مِنْهٰا فَضْلُكَ، اِلٰهِي اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّي وَاِنْ لَمْ تَدُمِ الطّٰاعَةُ مِنِّي فِعْلاً جَزْماً فَقَدْ دٰامَتْ مَحَبَّةً وَعَزْماً، اِلٰهِي كَيْفَ اَعْزِمُ وَاَنْتَ الْقٰاهِرُ، وَكَيْفَ لاٰ اَعْزِمُ وَاَنْتَ الْآمِرُ، اِلٰهِي تَرَدُّدِي فِي الْآثٰارِ يُوجِبُ بُعْدَ الْمَزٰارِ، فَاجْمَعْنِي عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ تُوصِلُنِي اِلَيْكَ، كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِمٰا هُوَ فِي وُجُودِهِ مُفْتَقِرٌ اِلَيْكَ، اَيَكُونُ لِغَيْرِكَ مِنَ الظُّهُورِ مٰا لَيْسَ لَكَ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الْمُظْهِرَ لَكَ، مَتّٰى غِبْتَ حَتّٰى تَحْتٰاجَ اِلٰى دَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ، وَمَتّٰى بَعُدْتَ حَتّٰى تَكُونَ

اِلٰهِي اَنَا الْفَقِيرُ فِي غِنٰايَ، فَكَيْفَ لاٰ اَكُونُ فَقِيراً فِي فَقْرِي، اِلٰهِي اَنَا الْجٰاهِلُ فِي عِلْمِي، فَكَيْفَ لاٰ اَكُونُ جَهُولاً فِي جَهْلِي، اِلٰهِي اِنَّ اخْتِلاٰفَ تَدْبِيرِكَ وَسُرْعَةَ طَوْاءِ مَقٰادِيرِكَ مَنَعٰا عِبٰادَكَ الْعٰارِفِينَ بِكَ عَنِ السُّكُونِ اِلىٰ عَطٰاءٍ وَالْيَأْسِ مِنْكَ فِي بَلاٰءٍ، اِلٰهِي مِنِّي مٰا يَلِيقُ بِلُؤْمِي، وَمِنْكَ مٰا يَلِيقُ بِكَرَمِكَ، اِلٰهِي وَصَفْتَ نَفْسَكَ بِاللُّطْفِ وَالرَّأْفَةِ لِي قَبْلَ وُجُودِ ضَعْفِي، اَفَتَمْنَعُنِي مِنْهُمٰا بَعْدَ وُجُودِ ضَعْفِي، اِلٰهِي اِنْ ظَهَرَتِ الْمَحٰاسِنُ مِنِّي فَبِفَضْلِكَ وَلَكَ الْمِنَّةُ عَلَيَّ، وَاِنْ ظَهَرَتِ الْمَسٰاوِي مِنِّي فَبِعَدْلِكَ وَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ، اِلٰهِي كَيْفَ تَكِلُنِي وَقَدْ تَكَفَّلْتَ لِي، وَكَيْفَ اُضٰامُ وَاَنْتَ النّٰاصِرُ لِي، اَمْ كَيْفَ اَخِيبُ وَاَنْتَ الْحَفِيُّ بِي، هٰا اَنَا اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِفَقْرِي اِلَيْكَ، وَكَيْفَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِمٰا هُوَ مَحٰالٌ اَنْ يَصِلَ اِلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ اَشْكُو اِلَيْكَ حٰالِي وَهُوَ لاٰ يَخْفىٰ عَلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ اُتَرْجِمُ بِمَقٰالِي وَهُوَ مِنْكَ بَرَزٌ اِلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ تُخَيِّبُ آمٰالِي وَهِيَ قَدْ وَفَدَتْ اِلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ لاٰ تُحْسِنُ اَحْوٰالِي وَبِكَ قٰامَتْ، اِلٰهِي مٰا اَلْطَفَكَ بِي مَعَ عَظِيمِ جَهْلِي، وَمٰا اَرْحَمَكَ بِي مَعَ قَبِيحِ فِعْلِي، اِلٰهِي مٰا اَقْرَبَكَ مِنِّي

تَطْرُدْنِـي ، اِلٰهِي تَقَدَّسَ رِضٰاكَ اَنْ يَكُـونَ لَهُ عِلَّةٌ مِنْـكَ ، فَكَيْفَ تَكوُنُ لَهُ عِلَّةٌ مِنِّي ، اِلٰهِي اَنْتَ الْغَنِيُّ بِذٰاتِكَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْكَ النَّفْعُ مِنْكَ ، فَكَيْـفَ لاٰ تَكوُنُ غَنِيّـاً عَنِّي ، اِلٰهِـي اِنَّ الْقَضٰاءَ وَالْقَـدَرَ يُمَنِّنِي ، وَاِنَّ الْهَوىٰ بِوَثٰائِقِ الشَّهْوَةِ اَسَـرَنِي ، فَكُنْ اَنْتَ النَّصِيرَ لِي حَتّىٰ تَنْصُرَنِي وَتُبَصِّرَنِي ، وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ حَتّىٰ اَسْتَغْنِيَ بِكَ عَنْ طَلَبِي ، اَنْتَ الَّذِي اَشْرَقْـتَ الْاَنْوٰارَ فِي قُلوُبِ اَوْلِيٰاءِكَ حَتّىٰ عَرَفُوكَ وَوَحَّدُوكَ ، وَاَنْتَ الَّذِي اَزَلْـتَ الْاَغْيٰارَ عَنْ قُلوُبِ اَحِبّٰاءِكَ حَتّىٰ لَـمْ يُحِبُّوا سِوٰاكَ ، وَلَـمْ يَلْجَئُوا اِلـىٰ غَيْرِكَ ، اَنْتَ الْمُـونِسُ لَهُـمْ حَيْثُ اَوْحَشَتْهُـمُ الْعَوٰالِـمُ ، وَاَنْـتَ الَّذِي هَـدَيْتَهُمْ حَيْـثُ اسْتَبٰانَتْ لَهُمُ الْمَعٰالِمُ ، مٰاذٰا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ ، وَمَا الَّذِي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ ، لَقَدْ خٰابَ مَنْ رَضِيَ دُونَكَ بَدَلاً ، وَلَقَدْ خَسِـرَ مَنْ بَغىٰ عَنْكَ مُتَحَوِّلاً ، كَيْـفَ يُرْجىٰ سِوٰاكَ وَاَنْتَ مٰا قَطَعْتَ الْاِحْسٰانَ ، وَكَيْفَ يُطْلَبُ مِـنْ غَيْرِكَ وَاَنْتَ مٰا بَـدَّلْتَ عٰادَةَ الْاِمْتِنٰانِ ، يٰا مَنْ اَذٰاقَ اَحِبّٰاءَهُ حَلاٰوَةَ الْمُؤٰانَسَةِ فَقٰامُوا بَيْـنَ يَدَيْهِ مُتَمَلِّقِينَ ، وَيٰا مَنْ اَلْبَسَ اَوْلِيٰاءَهُ مَـلاٰبِسَ هَيْبَتِهِ فَقٰامُـوا بَيْنَ يَدَيْهِ مُسْتَغْفِـرِينَ ، اَنْتَ الـذّٰاكِرُ قَبْـلَ الذّٰاكِـرِينَ ، وَاَنْـتَ الْبٰادِي بِـالْاِحْسٰانِ قَبْـلَ تَوَجُّـهِ

الْآثٰارُ هِيَ الَّتِي تُوصِلُ اِلَيْكَ، عَمِيَتْ عَيْنٌ لاٰ تَرٰاكَ عَلَيْهٰا رَقِيباً، وَخَسِرَتْ صَفْقَةُ عَبْدٍ لَمْ تَجْعَلْ لَهُ مِنْ حُبِّكَ نَصِيباً، اِلٰهِي اَمَرْتَ بِالرُّجُوْعِ اِلَى الْآثٰارِ، فَارْجِعْنِي اِلَيْكَ بِكِسْوَةِ الْاَنْوٰارِ وَهِدٰايَةِ الْاِسْتِبْصٰارِ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ مِنْهٰا كَمٰا دَخَلْتُ اِلَيْكَ مِنْهٰا مَصُونَ السِّرِّ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْهٰا، وَمَرْفُوعَ الْهِمَّةِ عَنِ الْاِعْتِمٰادِ عَلَيْهٰا، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اِلٰهِي هٰذٰا ذُلِّي ظٰاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَهٰذٰا حٰالِي لاٰ يَخْفٰى عَلَيْكَ، مِنْكَ اَطْلُبُ الْوُصُولَ اِلَيْكَ، وَبِكَ اَسْتَدِلُّ عَلَيْكَ، فَاهْدِنِي بِنُورِكَ اِلَيْكَ، وَاَقِمْنِي بِصِدْقِ الْعُبُودِيَّةِ بَيْنَ يَدَيْكَ، اِلٰهِي عَلِّمْنِي مِنْ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ، وَصُنِّي بِسِتْرِكَ الْمَصُونِ، اِلٰهِي حَقِّقْنِي بِحَقٰائِقِ اَهْلِ الْقُرْبِ، وَاسْلُكْ بِي مَسْلَكَ اَهْلِ الْجَذْبِ، اِلٰهِي اَغْنِنِي بِتَدْبِيرِكَ لِي عَنْ تَدْبِيرِي، وَبِاخْتِيٰارِكَ عَنِ اخْتِيٰارِي، وَاَوْقِفْنِي عَلٰى مَرٰاكِزِ اضْطِرٰارِي، اِلٰهِي اَخْرِجْنِي مِنْ ذُلِّ نَفْسِي، وَطَهِّرْنِي مِنْ شَكِّي وَشِرْكِي قَبْلَ حُلُولِ رَمْسِي، بِكَ اَنْتَصِرُ فَانْصُرْنِي، وَعَلَيْكَ اَتَوَكَّلُ فَلاٰ تَكِلْنِي، وَاِيّٰاكَ اَسْئَلُ فَلاٰ تُخَيِّبْنِي، وَفِي فَضْلِكَ اَرْغَبُ فَلاٰ تَحْرِمْنِي، وَبِجَنٰابِكَ اَنْتَسِبُ فَلاٰ تُبْعِدْنِي، وَبِبٰابِكَ اَقِفُ فَلاٰ

تَغِيبُ وَاَنْتَ الرَّقِيبُ الْحاضِرُ، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ.

دعائے امام زین العابدین علیہ السلام بروزِ عرفہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَدِيعَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ، ذَا الْجَلاٰلِ وَالْاِكْرٰامِ، رَبَّ الْاَرْبابِ، وَاِلٰهَ كُلِّ مَاْلُوهٍ، وَخالِقَ كُلِّ مَخْلُوقٍ، وَوٰارِثَ كُلِّ شَيْءٍ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، وَلاٰ يَعْزُبُ عَنْهُ عِلْمُ شَيْءٍ، وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ، وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبٌ، اَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَلْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ، اَلْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ، وَاَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَلْكَرِيمُ الْمُتَكَرِّمُ، اَلْعَظِيمُ الْمُتَعَظِّمُ، اَلْكَبِيرُ الْمُتَكَبِّرُ، وَاَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَلْعَلِيُّ الْمُتَعالِ، اَلشَّدِيدُ الْمِحٰالِ، وَاَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، اَلْعَلِيمُ الْحَكِيمُ، وَاَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَلسَّمِيعُ الْبَصِيرُ، اَلْقَدِيمُ الْخَبِيرُ، وَاَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَلْكَرِيمُ الْاَكْرَمُ، اَلدّٰائِمُ الْاَدْوَمُ، وَاَنْتَ اللّٰهُ لاٰ

---

(۱) صحیفہ سجادیہ کاملہ، دعاء ۴۷.

الْعٰابِـدِينَ، وَاَنْتَ الْجَـوٰادُ بِالْعَطٰاءِ قَبْـلَ طَلَبِ الطّٰالِبِيـنَ، وَاَنْتَ الْوَهّٰـابُ ثُمَّ لِمٰـا وَهَبْتَ لَنٰـا مِنَ الْمُسْتَقْـرِضِينَ، اِلٰهِـى اطْلُبْنِي بِرَحْمَتِكَ حَتّٰى اَصِلَ اِلَيْكَ، وَاجْذِبْنِي بِمَنِّكَ حَتّٰى اُقْبِلَ عَلَيْكَ، اِلٰهِي اِنَّ رَجٰاءِي لاٰ يَنْقَطِعُ عَنْكَ وَاِنْ عَصَيْتُكَ، كَمٰا اَنَّ خَوْفِي لاٰ يُزٰايِلُنِـي وَاِنْ اَطَعْتُكَ، فَقَدْ دَفَعَتْنِى الْعَـوٰالِمُ اِلَيْكَ، وَقَـدْ اَوْقَعَنِي عِلْمِي بِكَرَمِكَ عَلَيْكَ، اِلٰهِي كَيْفَ اَخِيبُ وَاَنْتَ اَمَلِي، اَمْ كَيْفَ اُهٰانُ وَعَلَيْكَ مُتَّكَلِي، اِلٰهِي كَيْفَ اَسْتَعِزُّ وَفِى الذِّلَّةِ اَرْكَزْتَنِي، اَمْ كَيْفَ لاٰ اَسْتَعِزُّ وَاِلَيْكَ نَسَبْتَنِي، اِلٰهِي كَيْفَ لاٰ اَفْتَقِرُ وَاَنْتَ الَّذِي فِى الْفُقَرٰاءِ اَقَمْتَنِي، اَمْ كَيْفَ اَفْتَقِرُ وَاَنْتَ الَّذِي بِجُودِكَ اَغْنَيْتَنِي، وَاَنْتَ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ غَيْرُكَ، تَعَرَّفْتَ لِكُلِّ شَيْءٍ فَمٰا جَهِلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الَّذِي تَعَـرَّفْتَ اِلَىَّ فِي كُلِّ شَـيْءٍ، فَرَاَيْتُكَ ظٰاهِـراً فِي كُلِّ شَيْءٍ، وَاَنْـتَ الظّٰاهِـرُ لِكُلِّ شَيْءٍ، يٰـا مَنِ اسْتَـوىٰ بِرَحْمٰـانِيَّتِهِ فَصٰارَ الْعَـرْشُ غَيْباً فِي ذٰاتِهِ، مَحَقْـتَ الْآثٰارَ بِالْآثٰـارِ، وَمَحَوْتَ الْاَغْيٰارَ بِمُحِيطٰاتِ اَفْلاٰكِ الْاَنْوٰارِ، يٰا مَـنِ احْتَجَبَ فِي سُرٰادِقٰاتِ عَـرْشِهِ عَـنْ اَنْ تُـدْرِكَهُ الْاَبْصٰـارُ، يٰا مَـنْ تَجَلّٰـىٰ بِكَمٰالِ بَهٰـاءِهِ فَتَحَقَّقَتْ عَظَمَتُهُ الْاِسْتِوٰاءَ، كَيْفَ تَخْفىٰ وَاَنْتَ الظّٰاهِرُ، اَمْ كَيْفَ

تَلِدْ فَتَكُونَ مَوْلُوداً، اَنْتَ الَّذِي لاٰ ضِدَّ مَعَكَ فَيُعٰانِدَكَ، وَلاٰ عِدْلَ لَكَ فَيُكاثِرَكَ، وَلاٰ نِدَّ لَكَ فَيُعٰارِضَكَ، اَنْتَ الَّذِي ابْتَدَاَ وَاخْتَرَعَ وَاسْتَحْدَثَ وَابْتَدَعَ، وَاَحْسَنَ صُنْعَ مٰا صَنَعَ، سُبْحٰانَكَ مٰا اَجَلَّ شَاْنَكَ، وَاَسْنىٰ فِى الْاَمٰاكِنِ مَكٰانَكَ، وَاَصْدَعَ بِالْحَقِّ فُرْقٰانَكَ، سُبْحٰانَكَ مِنْ لَطِيفٍ مٰا اَلْطَفَكَ، وَرَءُوفٍ مٰا اَرْاَفَكَ، وَحَكِيمٍ مٰا اَعْرَفَكَ، سُبْحٰانَكَ مِنْ مَلِيكٍ مٰا اَمْنَعَكَ، وَجَوٰادٍ مٰا اَوْسَعَكَ، وَرَفِيعٍ مٰا اَرْفَعَكَ، ذُو الْبَهٰاءِ وَالْمَجْدِ، وَالْكِبْرِيٰاءِ وَالْحَمْدِ، سُبْحٰانَكَ بَسَطْتَ بِالْخَيْرٰاتِ يَدَكَ، وَعُرِفَتِ الْهِدٰايَةُ مِنْ عِنْدِكَ، فَمَنِ الْتَمَسَكَ لِدِينٍ اَوْ دُنْيٰا وَجَدَكَ، سُبْحٰانَكَ خَضَعَ لَكَ مَنْ جَرىٰ فِي عِلْمِكَ، وَخَشَعَ لِعَضَمَتِكَ مٰا دُونَ عَرْشِكَ، وَانْقٰادَ لِلتَّسْلِيمِ لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ، سُبْحٰانَكَ لاٰ تُحَسُّ وَلاٰ تُجَسُّ وَلاٰ تُمَسُّ، وَلاٰ تُكٰادُ وَلاٰ تُمٰاطُ وَلاٰ تُنٰازَعُ، وَلاٰ تُجٰارىٰ وَلاٰ تُمٰارىٰ وَلاٰ تُخٰادَعُ وَلاٰ تُمٰاكَرُ، سُبْحٰانَكَ سَبِيلُكَ جَدَدٌ، وَاَمْرُكَ رَشَدٌ، وَاَنْتَ حَيٌّ صَمَدٌ، سُبْحٰانَكَ قَوْلُكَ حُكْمٌ، وَقَضٰاؤُكَ حَتْمٌ، وَارٰادَتُكَ عَزْمٌ، سُبْحٰانَكَ لاٰ رٰادَّ لِمَشِيَّتِكَ، وَلاٰ مُبَدِّلَ لِكَلِمٰاتِكَ، سُبْحٰانَكَ قٰاهِرَ الْاَرْبٰابِ، بٰاهِرَ الْاٰيٰاتِ، فٰاطِرَ السَّمٰوٰاتِ، بٰارِئَ

اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ، وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ عَدَدٍ، وَاَنْتَ اللهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَلـدّٰانِي فِي عُلُوِّهِ، وَالْعٰالِي فِـي دُنُوِّهِ، وَاَنْتَ اللهُ لاٰ اِلٰـهَ اِلاّٰ اَنْتَ، ذُو الْبَهٰـاءِ وَالْمَجْدِ، وَالْكِبْـرِيٰاءِ وَالْحَمْـدِ، وَاَنْتَ اللهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ، الَّذِي اَنْشَـاْتَ الْاَشْيٰاءَ مِنْ غَيْرِ سِنْخٍ، وَصَوَّرْتَ مٰـا صَوَّرْتَ مِنْ غَيْرِ مِثٰـالٍ، وَابْتَدَعْتَ الْمُبْتَدَعٰـاتِ بِلاَ احْتِذٰاءٍ، اَنْتَ الَّذِي قَدَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيراً، وَيَسَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ تَيْسِيـراً، وَدَبَّرْتَ مٰـا دُونَكَ تَـدْبِيراً، اَنْـتَ الَّذِي لَـمْ يُعِنْكَ عَلىٰ خَلْقِـكَ شَرِيـكٌ، وَلَمْ يُـؤٰازِرْكَ فِي اَمْـرِكَ وَزِيرٌ، وَلَـمْ يَكُنْ لَـكَ مُشٰـاهِدٌ وَلاٰ نَظِيـرٌ، اَنْـتَ الَّـذِي اَرَدْتَ فَكٰانَ حَتْمـاً مٰـا اَرَدْتَ، وَقَضَيْـتَ فَكٰانَ عَـدْلاً مٰـا قَضَيْتَ، وَحَكَمْـتَ فَكٰـانَ نِصْفاً مٰـا حَكَمْتَ، اَنْـتَ الَّذِي لاٰ يَحْـوِيكَ مَكٰانٌ، وَلَـمْ يَقُمْ لِسُلْطٰـانِكَ سُلْطٰانٌ، وَلَـمْ يُعْيِكَ بُرْهٰانٌ وَلاٰ بَيٰـانٌ، اَنْتَ الَّذِي اَحْصَيْـتَ كُلَّ شَـيْءٍ عَدَداً، وَجَعَلْـتَ لِكُـلِّ شَيْءٍ اَمَـداً، وَقَـدَّرْتَ كُلَّ شَـيْءٍ تَقْـدِيراً، اَنْـتَ الَّذِي قَصُـرَتِ الْاَوْهٰامُ عَـنْ ذٰاتِيَّتِكَ، وَعَجَـزَتِ الْاَفْهٰامُ عَنْ كَيْفِيَّتِـكَ، وَلَمْ تُدْرِكِ الْاَبْصٰارُ مَوْضِـعَ اَيْنِيَّتِكَ، اَنْتَ الَّذِي لاٰ تُحَدُّ فَتَكُـونَ مَحْدُوداً، وَلَمْ تُمَثَّلْ فَتَكُونَ مَـوْجُوداً، وَلَمْ

وَجْهِكَ، وَيُقَابِلُ عِزَّ جَلَالِكَ، رَبِّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ الْمُصْطَفَىٰ الْمُكَرَّمِ الْمُقَرَّبِ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ، وَبَارِكْ عَلَيْهِ اَتَمَّ بَرَكَاتِكَ، وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِ اَمْتَعَ رَحَمَاتِكَ، رَبِّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَاةً زَاكِيَةً لَا تَكُونُ صَلَاةٌ اَزْكَىٰ مِنْهَا، وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً نَامِيَةً لَا تَكُونُ صَلَاةٌ اَنْمَىٰ مِنْهَا، وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً رَاضِيَةً لَا تَكُونُ صَلَاةٌ فَوْقَهَا، رَبِّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَاةً تُرْضِيهِ وَتَزِيدُ عَلَىٰ رِضَاهُ، وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً تُرْضِيكَ وَتَزِيدُ عَلَىٰ رِضَاكَ لَهُ، وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً لَا تَرْضَىٰ لَهُ اِلَّا بِهَا، وَلَا تَرَىٰ غَيْرَهُ لَهَا اَهْلًا، رَبِّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَاةً تُجَاوِزُ رِضْوَانَكَ، وَيَتَّصِلُ اتِّصَالُهَا بِبَقَاءِكَ، وَلَا يَنْفَدُ كَمَا لَا تَنْفَدُ كَلِمَاتُكَ، رَبِّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَاةً تَنْتَظِمُ صَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ وَاَنْبِيَاءِكَ وَرُسُلِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ، وَتَشْتَمِلُ عَلَىٰ صَلَوَاتِ عِبَادِكَ مِنْ جِنِّكَ وَاِنْسِكَ وَاَهْلِ اِجَابَتِكَ، وَتَجْتَمِعُ عَلَىٰ صَلَاةِ كُلِّ مَنْ ذَرَاْتَ وَبَرَاْتَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِكَ، رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلَاةً تُحِيطُ بِكُلِّ صَلَاةٍ سَالِفَةٍ وَمُسْتَأْنَفَةٍ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ صَلَاةً مَرْضِيَّةً لَكَ وَلِمَنْ دُونَكَ، وَتُنْشِئُ مَعَ ذٰلِكَ صَلَوَاتِ

النَّسَمٰاتِ، لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً يَدُومُ بِدَوٰامِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خٰالِداً بِنِعْمَتِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً يُوٰازِي صُنْعَكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً يَزِيدُ عَلىٰ رِضٰاكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً مَعَ حَمْدِ كُلِّ حٰامِدٍ، وَشُكْراً يَقْصُرُ عَنْهُ شُكْرُ كُلِّ شٰاكِرٍ، حَمْداً لاٰ يَنْبَغِي اِلاّٰ لَكَ، وَلاٰ يُتَقَرَّبُ بِهِ اِلاّٰ اِلَيْكَ، حَمْداً يُسْتَدٰامُ بِهِ الْاَوَّلُ، وَيُسْتَدْعىٰ بِهِ دَوٰامُ الْآخِرِ، حَمْداً يَتَضٰاعَفُ عَلىٰ كُرُورِ الْاَزْمِنَةِ، وَيَتَزٰايَدُ اَضْعٰافاً مُتَرٰادِفَةً، حَمْداً يَعْجِزُ عَنْ اِحْصٰاءِهِ الْحَفَظَةُ، وَيَزِيدُ عَلىٰ مٰا اَحْصَتْهُ فِي كِتٰابِكَ الْكَتَبَةُ، حَمْداً يُوٰازِنُ عَرْشَكَ الْمَجِيدَ، وَيُعٰادِلُ كُرْسِيَّكَ الرَّفِيعَ، حَمْداً يَكْمُلُ لَدَيْكَ ثَوٰابُهُ، وَيَسْتَغْرِقُ كُلَّ جَزٰاءٍ جَزٰاؤُهُ، حَمْداً ظٰاهِرُهُ وَفْقٌ لِبٰاطِنِهِ، وَ بٰاطِنُهُ وَفْقٌ لِصِدْقِ النِّيَّةِ فِيهِ، حَمْداً لَمْ يَحْمَدْكَ خَلْقٌ مِثْلَهُ، وَلاٰ يَعْرِفُ اَحَدٌ سِوٰاكَ فَضْلَهُ، حَمْداً يُعٰانُ مَنِ اجْتَهَدَ فِي تَعْدِيدِهِ، وَيُؤَيَّدُ مَنْ اَغْرَقَ نَزْعاً فِي تَوْفِيَتِهِ، حَمْداً يَجْمَعُ مٰا خَلَقْتَ مِنَ الْحَمْدِ، وَيَنْتَظِمُ مٰا اَنْتَ خٰالِقُهُ مِنْ بَعْدُ، حَمْداً لاٰ حَمْدَ اَقْرَبُ اِلىٰ قَوْلِكَ مِنْهُ، وَلاٰ اَحْمَدَ مِمَّنْ يَحْمَدُكَ بِهِ، حَمْداً يُوجِبُ بِكَرَمِكَ الْمَزِيدَ بِوُفُورِهِ، وَتَصِلُهُ بِمَزِيدٍ بَعْدَ مَزِيدٍ طَوْلاً مِنْكَ، حَمْداً يَجِبُ لِكَرَمِ

نَهْيِهِ، وَاَلاّ يَتَقَدَّمَهُ مُتَقَدِّمٌ، وَلاٰ يَتَاَخَّرَ عَنْهُ مُتَاَخِّرٌ، فَهُوَعِصْمَةُ اللاّئِذِينَ، وَكَهْفُ الْمُؤْمِنِينَ، وَعُرْوَةُ الْمُتَمَسِّكِينَ، وَبَهٰاءُ الْعٰالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ فَاَوْزِعْ لِوَلِيِّكَ شُكْرَ مٰا اَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيْهِ، وَاَوْزِعْنٰا مِثْلَهُ فِيهِ، وَآتِهِ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰاناً نَصِيراً، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيراً، وَاَعِنْهُ بِرُكْنِكَ الْاَعَزِّ، وَاشْدُدْ اَزْرَهُ، وَقَوِّ عَضُدَهُ، وَرٰاعِهِ بِعَيْنِكَ، وَاحْمِهِ بِحِفْظِكَ، وَانْصُرْهُ بِمَلاٰئِكَتِكَ، وَامْدُدْهُ بِجُنْدِكَ الْاَغْلَبِ، وَاَقِمْ بِهِ كِتٰابَكَ وَحُدُودَكَ وَشَرٰائِعَكَ وَسُنَنَ رَسُولِكَ صَلَوٰاتُكَ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاَحْيِ بِهِ مٰا اَمٰاتَهُ الظّٰالِمُونَ مِنْ مَعٰالِمِ دِينِكَ، وَاجْلُ بِهِ صَدَاَ الْجَوْرِ عَنْ طَرِيقَتِكَ، وَاَبِنْ بِهِ الضَّرّٰاءَ مِنْ سَبِيلِكَ، وَاَزِلْ بِهِ النّٰاكِبِينَ عَنْ صِرٰاطِكَ، وَامْحَقْ بِهِ بُغٰاةَ قَصْدِكَ عِوَجاً، وَاَلِنْ جٰانِبَهُ لِاَوْلِيٰاءِكَ، وَابْسُطْ يَدَهُ عَلىٰ اَعْدٰاءِكَ، وَهَبْ لَنٰا رَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَتَعَطُّفَهُ وَتَحَنُّنَهُ، وَاجْعَلْنٰا لَهُ سٰامِعِينَ مُطِيعِينَ، وَفِي رِضٰاهُ سٰاعِينَ، وَاِلىٰ نُصْرَتِهِ وَالْمُدٰافَعَةِ عَنْهُ مُكْنِفِينَ، وَاِلَيْكَ وَاِلىٰ رَسُولِكَ صَلَوٰاتُكَ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذٰلِكَ مُتَقَرِّبِينَ، اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلىٰ اَوْلِيٰاءِهِمُ الْمُعْتَرِفِينَ بِمَقٰامِهِمْ، اَلْمُتَّبِعِينَ مَنْهَجَهُمْ، الْمُقْتَفِينَ آثٰارَهُمْ، الْمُسْتَمْسِكِينَ بِعُرْوَتِهِمْ،

تُضاعِفُ مَعَها تِلْكَ الصَّلَواتِ عِنْدَها، وَتَزِيدُها عَلىٰ كُرُورِ الْأَيّامِ زِيادَةً فِي تَضاعِيفَ لاٰ يَعُدُّها غَيْرُكَ، رَبِّ صَلِّ عَلىٰ اَطايِبِ اَهْلِ بَيْتِهِ، اَلَّذِينَ اخْتَرْتَهُمْ لِاَمْرِكَ، وَجَعَلْتَهُمْ خَزَنَةَ عِلْمِكَ، وَحَفَظَةَ دِينِكَ، وَخُلَفاءَكَ فِي اَرْضِكَ، وَحُجَجَكَ عَلىٰ عِبادِكَ، وَطَهَّرْتَهُمْ مِنَ الرِّجْسِ وَالدَّنَسِ تَطْهِيراً بِاِرادَتِكَ، وَجَعَلْتَهُمُ الْوَسِيلَةَ اِلَيْكَ، وَالْمَسْلَكَ اِلىٰ جَنَّتِكَ، رَبِّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلاٰةً تُجْزِلُ لَهُمْ بِها مِنْ نِحَلِكَ وَكَرامَتِكَ، وَتُكْمِلُ لَهُمُ الْاَشْياءَ مِنْ عَطاياكَ وَنَوافِلِكَ، وَتُوَفِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَظَّ مِنْ عَوائِدِكَ وَفَوائِدِكَ، رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلاٰةً لاٰ اَمَدَ فِي اَوَّلِها، وَلاٰ غايَةَ لِاَمَدِها، وَلاٰ نِهايَةَ لِآخِرِها، رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِمْ زِنَةَ عَرْشِكَ وَما دُونَهُ، وَمِلْاَ سَمٰواتِكَ وَما فَوْقَهُنَّ، وَعَدَدَ اَرَضِيكَ وَما تَحْتَهُنَّ وَما بَيْنَهُنَّ، صَلاٰةً تُقَرِّبُهُمْ مِنْكَ زُلْفىٰ، وَتَكُونُ لَكَ وَلَهُمْ رِضىً، وَمُتَّصِلَةً بِنَظائِرِهِنَّ اَبَداً، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَيَّدْتَ دِينَكَ فِي كُلِّ اَوانٍ بِاِمامٍ اَقَمْتَهُ عَلَماً لِعِبادِكَ، وَمَناراً فِي بِلاٰدِكَ، بَعْدَ اَنْ وَصَلْتَ حَبْلَهُ بِحَبْلِكَ، وَجَعَلْتَهُ الذَّرِيعَةَ اِلىٰ رِضْوانِكَ، وَافْتَرَضْتَ طاعَتَهُ، وَحَذَّرْتَ مَعْصِيَتَهُ، وَاَمَرْتَ بِامْتِثالِ اَمْرِهِ وَالْاِنْتِهاءِ عِنْدَ

بِوَعِيدِكَ، رٰاجِياً لِعَفْوِكَ، وٰاثِقاً بِتَجٰاوُزِكَ، وَكٰانَ اَحَقَّ عِبٰادِكَ مَعَ مٰا مَنَنْتَ عَلَيْهِ اَلاّٰ يَفْعَلَ، وَهٰا اَنَاذٰا بَيْنَ يَدَيْكَ صٰاغِراً ذَلِيلاً، خٰاضِعاً خٰاشِعاً، خٰائِفاً مُعْتَرِفاً بِعَظِيمِ مِنَ الذُّنُوبِ تَحَمَّلْتُهُ، وَجَلِيلٍ مِنَ الْخَطٰايَا اجْتَرَمْتُهُ، مُسْتَجِيراً بِصَفْحِكَ، لاٰئِذاً بِرَحْمَتِكَ، مُوقِناً اَنَّهُ لاٰ يُجِيرُنِي مِنْكَ مُجِيرٌ، وَلاٰ يَمْنَعُنِي مِنْكَ مٰانِعٌ، فَعُدْ عَلَيَّ بِمٰا تَعُودُ بِهِ عَلىٰ مَنِ اقْتَرَفَ مِنْ تَغَمُّدِكَ، وَجُدْ عَلَيَّ بِمٰا تَجُودُ بِهِ عَلىٰ مَنْ اَلْقىٰ بِيَدِهِ اِلَيْكَ مِنْ عَفْوِكَ، وَامْنُنْ عَلَيَّ بِمٰا يَتَعٰاظَمُكَ لاٰ اَنْ تَمُنَّ بِهِ عَلىٰ مَنْ اَمَّلَكَ مِنْ غُفْرٰانِكَ، وَاجْعَلْ لِي فِي هٰذَا الْيَوْمِ نَصِيباً اَنٰالُ بِهِ حَظّاً مِنْ رِضْوٰانِكَ، وَلاٰ تَرُدَّنِي صِفْراً مِمّٰا يَنْقَلِبُ بِهِ الْمُتَعَبِّدُونَ لَكَ مِنْ عِبٰادِكَ، وَاِنِّي وَاِنْ لَمْ اُقَدِّمْ مٰا قَدَّمُوهُ مِنَ الصّٰالِحٰاتِ فَقَدْ قَدَّمْتُ تَوْحِيدَكَ، وَنَفْيَ الْاَضْدٰادِ وَالْاَنْدٰادِ وَالْاَشْبٰاهِ عَنْكَ، وَاَتَيْتُكَ مِن الْاَبْوٰابِ الَّتِي اَمَرْتَ اَنْ تُؤْتىٰ مِنْهٰا، وَتَقَرَّبْتُ اِلَيْكَ بِمٰا لاٰ يَقْرُبُ بِهِ اَحَدٌ مِنْكَ اِلاّٰ بِالتَّقَرُّبِ بِهِ، ثُمَّ اَتْبَعْتُ ذٰلِكَ بِالْاِنٰابَةِ اِلَيْكَ، وَالتَّذَلُّلِ وَالْاِسْتِكٰانَةِ لَكَ، وَحُسْنِ الظَّنِّ بِكَ، وَالثِّقَةِ بِمٰا عِنْدَكَ، وَشَفَعْتُهُ بِرَجٰاءِكَ الَّذِي قَلَّ مٰا يَخِيبُ عَلَيْهِ رٰاجِيكَ، وَسَاَلْتُكَ مَسْاَلَةَ الْحَقِيرِ

الْمُتَمَسِّكِينَ بِوِلَايَتِهِمُ، الْمُؤْتَمِّينَ بِإِمَامَتِهِمُ، الْمُسَلِّمِينَ لِأَمْرِهِمُ، الْمُجْتَهِدِينَ فِي طَاعَتِهِمُ، الْمُنْتَظِرِينَ أَيَّامَهُمُ، الْمَادِّينَ إِلَيْهِمْ أَعْيُنَهُمُ، الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَكَاتِ الزَّاكِيَاتِ النَّامِيَاتِ الْغَادِيَاتِ الرَّائِحَاتِ، وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَعَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ، وَاجْمَعْ عَلَى التَّقْوَىٰ أَمْرَهُمْ، وَأَصْلِحْ لَهُمْ شُؤُونَهُمْ، وَتُبْ عَلَيْهِمْ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَخَيْرُ الْغَافِرِينَ، وَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي دَارِ السَّلَامِ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا يَوْمُ عَرَفَةَ، يَوْمٌ شَرَّفْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَعَظَّمْتَهُ، نَشَرْتَ فِيهِ رَحْمَتَكَ، وَمَنَنْتَ فِيهِ بِعَفْوِكَ، وَأَجْزَلْتَ فِيهِ عَطِيَّتَكَ، وَتَفَضَّلْتَ بِهِ عَلَىٰ عِبَادِكَ، اَللّٰهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ الَّذِي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ قَبْلَ خَلْقِكَ لَهُ، وَبَعْدَ خَلْقِكَ إِيَّاهُ، فَجَعَلْتَهُ مِمَّنْ هَدَيْتَهُ لِدِينِكَ، وَوَفَّقْتَهُ لِحَقِّكَ، وَعَصَمْتَهُ بِحَبْلِكَ، وَأَدْخَلْتَهُ فِي حِزْبِكَ، وَ أَرْشَدْتَهُ لِمُوَالَاةِ أَوْلِيَاءِكَ، وَمُعَادَاةِ أَعْدَاءِكَ، ثُمَّ أَمَرْتَهُ فَلَمْ يَأْتَمِرْ، وَزَجَرْتَهُ فَلَمْ يَنْزَجِرْ، وَنَهَيْتَهُ عَنْ مَعْصِيَتِكَ، فَخَالَفَ أَمْرَكَ إِلَىٰ نَهْيِكَ، لَا مُعَانَدَةً لَكَ وَلَا اسْتِكْبَاراً عَلَيْكَ، بَلْ دَعَاهُ هَوَاهُ إِلَىٰ مَا زَيَّلْتَهُ وَإِلَىٰ مَا حَذَّرْتَهُ، وَأَعَانَهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّهُ، فَأَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِفاً

تَتَوَلّٰى بِهِ اَهْلَ طَاعَتِكَ، وَالزُّلْفٰى لَدَيْكَ، وَالْمَكَانَةِ مِنْكَ، وَتَوَحَّدْنِي بِمَا تَتَوَحَّدُ بِهِ مَنْ وَفٰى بِعَهْدِكَ، وَاَتْعَبَ نَفْسَهُ فِي ذَاتِكَ، وَاَجْهَدَهَا فِي مَرْضَاتِكَ، وَلاٰ تُؤَاخِذْنِي بِتَفْرِيطِي فِي جَنْبِكَ، وَتَعَدِّي طَوْرِي فِي حُدُودِكَ، وَمُجَاوَزَةِ اَحْكَامِكَ، وَلاٰ تَسْتَدْرِجْنِي بِاِمْلاٰءِكَ لِي اسْتِدْرَاجَ مَنْ مَنَعَنِي خَيْرَ مَا عِنْدَهُ، وَلَمْ يَشْرَكْكَ فِي حُلُولِ نِعْمَتِهِ، وَنَبِّهْنِي مِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِينَ، وَسِنَةِ الْمُسْرِفِينَ، وَنَعْسَةِ الْمَخْذُولِينَ، وَخُذْ بِقَلْبِي اِلىٰ مَا اسْتَعْمَلْتَ بِهِ الْقَانِتِينَ، وَاسْتَعْبَدْتَ بِهِ الْمُتَعَبِّدِينَ، وَاسْتَنْقَذْتَ بِهِ الْمُتَهَاوِنِينَ، وَاَعِذْنِي مِمَّا يُبَاعِدُنِي عَنْكَ، وَيَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ حَظِّي مِنْكَ، وَ يَصُدُّنِي عَمَّا اُحَاوِلُ لَدَيْكَ، وَسَهِّلْ لِي مَسْلَكَ الْخَيْرَاتِ اِلَيْكَ، وَالْمُسَابَقَةَ اِلَيْهَا مِنْ حَيْثُ اَمَرْتَ، وَالْمُشَاحَّةَ فِيهَا عَلىٰ مَا اَرَدْتَ، وَلاٰ تَمْحَقْنِي فِيمَنْ تَمْحَقُ مِنَ الْمُسْتَخِفِّينَ بِمَا اَوْعَدْتَ، وَلاٰ تُهْلِكْنِي مَعَ مَنْ تُهْلِكُ مِنَ الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَقْتِكَ، وَلاٰ تُتَبِّرْنِي فِيمَنْ تُتَبِّرُ مِنَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْ سُبُلِكَ، وَنَجِّنِي مِنْ غَمَرَاتِ الْفِتْنَةِ، وَخَلِّصْنِي مِنْ لَهَوَاتِ الْبَلْوىٰ، وَاَجِرْنِي مِنْ اَخْذِ الْاِمْلاٰءِ، وَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَدُوٍّ يُضِلُّنِي، وَهَوىً

الذَّلِيلِ، الْبَائِسِ الْفَقِيرِ، الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ، وَمَعَ ذٰلِكَ خِيفَةً وَتَضَرُّعاً وَتَعَوُّذاً وَتَلَوُّذاً، لاٰ مُسْتَطِيلاً بِتَكَبُّرِ الْمُتَكَبِّرِينَ، وَلاٰ مُتَعَالِياً بِذٰالَّةِ الْمُطِيعِينَ، وَلاٰ مُسْتَطِيلاً بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ، وَاَنَا بَعْدُ اَقَلُّ الْاَقَلِّينَ، وَاَذَلُّ الْاَذَلِّينَ، وَمِثْلُ الذَّرَّةِ اَوْ دُونَهٰا، فَيٰا مَنْ لَمْ يُعٰاجِلِ الْمُسِيئِينَ، وَلاٰ يَنْدَهُ الْمُتْرَفِينَ، وَيٰا مَنْ يَمُنُّ بِاِقٰالَةِ الْعٰاثِرِينَ، وَيَتَفَضَّلُ بِاِنْظٰارِ الْخٰاطِئِينَ، اَنَا الْمُسِيءُ الْمُعْتَرِفُ الْخٰاطِئُ الْعٰاثِرُ، اَنَا الَّذِي اَقْدَمَ عَلَيْكَ مُجْتَرِئاً، اَنَا الَّذِي عَصٰاكَ مُتَعَمِّداً، اَنَا الَّذِى اسْتَخْفىٰ مِنْ عِبٰادِكَ وَبٰارَزَكَ، اَنَا الَّذِي هٰابَ عِبٰادَكَ وَاَمِنَكَ، اَنَا الَّذِي لَمْ يَرْهَبْ سَطْوَتَكَ وَلَمْ يَخَفْ بَأْسَكَ، اَنَا الْجٰانِي عَلىٰ نَفْسِهِ، اَنَا الْمُرْتَهَنُ بِبَلِيَّتِهِ، اَنَا الْقَلِيلُ الْحَيٰاءِ، اَنَا الطَّوِيلُ الْعَنٰاءِ، بِحَقِّ مَنِ انْتَجَبْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَبِمَنِ اصْطَفَيْتَهُ لِنَفْسِكَ، بِحَقِّ مَنِ اخْتَرْتَ مِنْ بَرِيَّتِكَ، وَمَنِ اجْتَبَيْتَ لِشَأْنِكَ، بِحَقِّ مَنْ وَصَلْتَ طٰاعَتَهُ بِطٰاعَتِكَ، وَمَنْ جَعَلْتَ مَعْصِيَتَهُ كَمَعْصِيَتِكَ، بِحَقِّ مَنْ قَرَنْتَ مُوٰالاٰتَهُ بِمُوٰالاٰتِكَ، وَمَنْ نُطْتَ مُعٰادٰاتَهُ بِمُعٰادٰاتِكَ، تَغَمَّدْنِي فِي يَوْمِي هٰذٰا بِمٰا تَتَغَمَّدُ بِهِ مَنْ جَأَرَ اِلَيْكَ مُتَنَصِّلاً، وَعٰاذَ بِاِسْتِغْفٰارِكَ تٰائِباً، وَتَوَلَّنِي بِمٰا

عِصْمَةً تُدْنِينِي مِنْ خَشْيَتِكَ، وَتَقْطَعُنِي عَنْ رُكُوبِ مَحَارِمِكَ، وَتَفُكُّنِي مِنْ اَسْرِ الْعَظَائِمِ، وَهَبْ لِيَ التَّطْهِيرَ مِنْ دَنَسِ الْعِصْيَانِ، وَاَذْهِبْ عَنِّي دَرَنَ الْخَطَايَا، وَسَرْبِلْنِي بِسِرْبَالِ عَافِيَتِكَ، وَرَدِّنِي رِدَاءَ مُعَافَاتِكَ، وَجَلِّلْنِي سَوَابِغَ نَعْمَاءِكَ، وَظَاهِرْ لَدَيَّ فَضْلَكَ وَطَوْلَكَ، وَاَيِّدْنِي بِتَوْفِيقِكَ وَتَسْدِيدِكَ، وَاَعِنِّي عَلَىٰ صَالِحِ النِّيَّةِ، وَمَرْضِيِّ الْقَوْلِ، وَمُسْتَحْسَنِ الْعَمَلِ، وَلَا تَكِلْنِي اِلَىٰ حَوْلِي وَقُوَّتِي دُونَ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ، وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ تَبْعَثُنِي لِلِقَاءِكَ، وَلَا تَفْضَحْنِي بَيْنَ يَدَيْ اَوْلِيَاءِكَ، وَلَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ، وَلَا تُذْهِبْ عَنِّي شُكْرَكَ، بَلْ اَلْزِمْنِيهِ فِي اَحْوَالِ السَّهْوِ عِنْدَ غَفَلَاتِ الْجَاهِلِينَ لِآلَائِكَ، وَاَوْزِعْنِي اَنْ اُثْنِيَ بِمَا اَوْلَيْتَنِيهِ، وَاَعْتَرِفَ بِمَا اَسْدَيْتَهُ اِلَيَّ، وَاجْعَلْ رَغْبَتِي اِلَيْكَ فَوْقَ رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ، وَحَمْدِي اِيَّاكَ فَوْقَ حَمْدِ الْحَامِدِينَ، وَلَا تَخْذُلْنِي عِنْدَ فَاقَتِي اِلَيْكَ، وَلَا تُهْلِكْنِي بِمَا اَسْدَيْتُهُ اِلَيْكَ، وَلَا تَجْبَهْنِي بِمَا جَبَهْتَ بِهِ الْمُعَانِدِينَ لَكَ، فَاِنِّي لَكَ مُسَلِّمٌ، اَعْلَمُ اَنَّ الْحُجَّةَ لَكَ، وَاَنَّكَ اَوْلَىٰ بِالْفَضْلِ، وَاَعْوَدُ بِالْاِحْسَانِ، وَاَهْلُ التَّقْوَىٰ وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ، وَاَنَّكَ بِاَنْ تَعْفُوَ اَوْلَىٰ مِنْكَ بِاَنْ تُعَاقِبَ، وَاَنَّكَ

بُوبِقُنِي، وَمَنْقَصَةٍ تَرْهَقُنِي، وَلاٰ تُعْرِضْ عَنِّي اِعْرٰاضَ مَنْ لاٰ تَرْضىٰ عَنْهُ بَعْدَ غَضَبِكَ، وَلاٰ تُؤْيِسْنِي مِنَ الْأَمَلِ فِيكَ فَيَغْلِبَ عَلَيَّ الْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَلاٰ تَمْتَحِنِّي بِمٰا لاٰ طٰاقَةَ لِي بِهِ فَتَبْهَظَنِي مِمّٰا تُحَمِّلْنِيهِ مِنْ فَضْلِ مَحَبَّتِكَ، وَلاٰ تُرْسِلْنِي مِنْ يَدِكَ اِرْسٰالَ مَنْ لاٰ خَيْرَ فِيهِ، وَلاٰ حٰاجَةَ بِكَ اِلَيْهِ، وَلاٰ اِنٰابَةَ لَهُ، وَلاٰ تَرْمِ بِي رَمْيَ مَنْ سَقَطَ مِنْ عَيْنِ رِعٰايَتِكَ، وَمَنِ اشْتَمَلَ عَلَيْهِ الْخِزْيُ مِنْ عِنْدِكَ، بَلْ خُذْ بِيَدِي مِنْ سَقْطَةِ الْمُتَرَدِّينَ، وَوَهْلَةِ الْمُتَعَسِّفِينَ، وَزَلَّةِ الْمَغْرُورِينَ، وَوَرْطَةِ الْهٰالِكِينَ، وَ عٰافِنِي مِمَّا ابْتَلَيْتَ بِهِ طَبَقٰاتِ عَبِيدِكَ وَ اِمٰاءِكَ، وَبَلِّغْنِي مَبٰالِغَ مَنْ عُنِيتَ بِهِ، وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَرَضِيتَ عَنْهُ، فَاَعَشْتَهُ حَمِيداً، وَتَوَفَّيْتَهُ سَعِيداً، وَطَوِّقْنِي طَوْقَ الْاِقْلاٰعِ عَمّٰا يُحْبِطُ الْحَسَنٰاتِ، وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكٰاتِ، وَاَشْعِرْ قَلْبِيَ الْاِزْدِجٰارَ عَنْ قَبٰائِحِ السَّيِّئٰاتِ، وَفَوٰاضِحِ الْحَوْبٰاتِ، وَلاٰ تَشْغَلْنِي بِمٰا لاٰ اُدْرِكُهُ اِلاّٰ بِكَ عَمّٰا لاٰ يُرْضِيكَ عَنِّي غَيْرُهُ، وَاَنْزِعْ مِنْ قَلْبِي حُبَّ دُنْيٰا دَنِيَّةٍ تَنْهىٰ عَمّٰا عِنْدَكَ، وَتَصُدُّ عَنِ ابْتِغٰاءِ الْوَسِيلَةِ اِلَيْكَ، وَتُذْهِلُ عَنِ التَّقَرُّبِ مِنْكَ، وَزَيِّنْ لِيَ التَّفَرُّدَ بِمُنٰاجٰاتِكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهٰارِ، وَهَبْ لِي

بِـايِقاظِـي فِيـهِ لِعِبادَتِـكَ، وَتَفَرُّدِي بِـالتَّهَجُّـدِ لَكَ، وَتَجَـرُّدِي بِسُكُونِي اِلَيْكَ، وَانْزالِ حَوائِجِي بِـكَ، وَمُنازَلَتِي اِيّاكَ فِي فَكاكِ رَقَبَتِـي مِنْ نـارِكَ، وَاجارَتِـي مِمّا فِيـهِ اَهْلُها مِـنْ عَذابِـكَ، وَلا تَذَرْنِي فِي طُغْيـانِي عامِهاً، وَلا فِي غَمْرَتِي سَـاهِياً حَتّىٰ حِينٍ، وَلا تَجْعَلْنِي عِظَةً لِمَنِ اتَّعَظَ، وَلا نَكالاً لِمَنِ اعْتَبَرَ، وَلا فِتْنَةً لِمَنْ نَظَرَ، وَلا تَمْكُرْ بِي فِيمَنْ تَمْكُـرُ بِهِ، وَلا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي، وَلا تُغَيِّـرْ لِـي اِسْمـاً، وَلا تُبَـدِّلْ لِـي جِسْمـاً، وَلا تَتَّخِـذْنِـي هُـزُواً لِخَلْقِكَ، وَلا سُخْرِيّاً لَكَ وَلا تَبَعاً اِلاّ لِمَرْضاتِكَ، وَلا مُمْتَهَناً اِلاّ بِالْاِنْتِقامِ لَـكَ، وَاَوْجِدْنِي بَرْدَ عَفْوِكَ وَرَوْحِكَ وَرَيْحـانِكَ وَجَنَّةِ نَعِيمِـكَ، وَاَذِقْنِي طَعْـمَ الْفَراغِ لِمـا تُحِبُّ بِسَعَـةٍ مِنْ سَعَتِـكَ، وَالْاِجْتِهـادِ فِيمـا يُـزْلِفُ لَـدَيْـكَ وَعِنْدَكَ، وَاَتْحِفْنِـي بِتُحْفَةٍ مِـنْ تُحَفـاتِكَ، وَاجْعَـلْ تِجـارَتِي رابِحَـةً، وَكَرَّتِـي غَيْـرَ خاسِـرَةٍ، وَاَخِفْنِي مَقامَكَ، وَشَوِّقْنِي لِقاءَكَ، وَتُبْ عَلَيَّ تَوْبَةً نَصُوحاً، لا تُبْـقِ مَعَهـا ذُنُـوباً صَغِيـرَةً وَلا كَبِيـرَةً، وَلا تَذَرْ مَعَهـا عَلانِيَـةً وَلا سَرِيـرَةً، وَاَنْزِعِ الْغِـلَّ مِنْ صَدْرِي لِلْمُـؤْمِنِينَ، وَاعْطِـفْ بِقَلْبِي عَلَى الْخـاشِعِينَ، وَكُـنْ لِي كَمـا تَكُونُ لِلصّـالِحِينَ، وَحَلِّنِـي

بِاَنْ تَسْتُرَ اَقْرَبُ مِنْكَ اِلىٰ اَنْ تَشْهَرَ، فَاَحْيِنِي حَيٰاةً طَيِّبَةً تَنْتَظِمُ بِمٰا اُرِيدُ، وَتَبْلُغُ مٰا اُحِبُّ مِنْ حَيْثُ لاٰ آتِي مٰا تَكْرَهُ، وَلاٰ اَرْتَكِبُ مٰا نَهَيْتَ عَنْهُ، وَاَمِتْنِي مِيتَةَ مَنْ يَسْعىٰ نُورُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ، وَذَلِّلْنِي بَيْنَ يَدَيْكَ، وَاَعِزَّنِي عِنْدَ خَلْقِكَ، وَضَعْنِي اِذٰا خَلَوْتُ بِكَ، وَارْفَعْنِي بَيْنَ عِبٰادِكَ، وَاَغْنِنِي عَمَّنْ هُوَ غَنِيٌّ عَنِّي، وَزِدْنِي اِلَيْكَ فٰاقَةً وَفَقْراً، وَاَعِذْنِي مِنْ شَمٰاتَةِ الْاَعْدٰاءِ، وَمِنْ حُلُولِ الْبَلاٰءِ، وَمِنَ الذُّلِّ وَالْعَنٰاءِ، تَغَمَّدْنِي فِيمَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي بِمٰا يَتَغَمَّدُ بِهِ الْقٰادِرُ عَلَى الْبَطْشِ لَوْلاٰ حِلْمُهُ، وَالْآخِذُ عَلَى الْجَرِيرَةِ لَوْلاٰ اَنٰاتُهُ، وَاِذٰا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً اَوْ سُوءاً فَنَجِّنِي مِنْهٰا لِوَاذاً بِكَ، وَاِذْ لَمْ تُقِمْنِي مَقٰامَ فَضِيحَةٍ فِي دُنْيٰاكَ فَلاٰ تُقِمْنِي مِثْلَهُ فِي آخِرَتِكَ، وَاشْفَعْ لِي اَوٰائِلَ مِنَنِكَ بِاَوٰاخِرِهٰا، وَقَدِيمَ فَوٰائِدِكَ بِحَوٰادِثِهٰا، وَلاٰ تَمْدُدْ لِي مَدّاً يَقْسُو مَعَهُ قَلْبِي، وَلاٰ تَقْرَعْنِي قٰارِعَةً يَذْهَبُ لَهٰا بَهٰاءِي، وَلاٰ تَسُمْنِي خَسِيسَةً يَصْغُرُ لَهٰا قَدْرِي، وَلاٰ نَقِيصَةً يُجْهَلُ مِنْ اَجْلِهٰا مَكٰانِي، وَلاٰ تَرُعْنِي رَوْعَةً اُبْلِسُ بِهٰا، وَلاٰ خِيفَةً اُوجِسُ دُونَهٰا، اِجْعَلْ هَيْبَتِي فِي وَعِيدِكَ، وَحَذَرِي مِنْ اِعْذٰارِكَ وَاِنْذٰارِكَ، وَرَهْبَتِي عِنْدَ تِلاٰوَةِ آيٰاتِكَ، وَاعْمُرْ لَيْلِي

الْعٰالَمِينَ، وَذُبَّنِي عَنِ الْتِمٰاسِ مٰا عِنْدَ الْفٰاسِقِينَ، وَلاٰ تَجْعَلْنِي لِلظّٰالِمِينَ ظَهِيراً، وَلاٰ لَهُمْ عَلىٰ مَحْوِ كِتٰابِكَ يَداً وَنَصِيراً، وَحُطْنِي مِنْ حَيْثُ لاٰ اَعْلَمُ حِيٰاطَةً تَقِينِي بِهٰا، وَافْتَحْ لِي اَبْوٰابَ تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَرَأْفَتِكَ وَرِزْقِكَ الْوٰاسِعِ، اِنِّي اِلَيْكَ مِنَ الرّٰاغِبِينَ، وَاَتْمِمْ لِي اِنْعٰامَكَ اِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْعِمِينَ، وَاجْعَلْ بٰاقِيَ عُمُرِي فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِبْتِغٰاءَ وَجْهِكَ يٰا رَبَّ الْعٰالَمِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطّٰاهِرِينَ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَبَدَ الْآبِدِينَ.

حِلْيَةَ الْمُتَّقِيـنَ، وَاجْعَلْ لِي لِسٰانَ صِـدْقٍ فِى الْغٰابِرِيـنَ، وَذِكْراً نٰامِيـاً فِى الْآخِـرِينَ، وَوٰافِ بِـي عَرْصَـةَ الْاَوَّلِينَ، وَتَمِّـمْ سُبُوغَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَظٰـاهِرْ كَرٰامٰاتِهٰـا لَدَيَّ، اِمْلَأْ مِنْ فَـوٰائِدِكَ يَدَيَّ، وَسُقْ كَرٰائِمَ مَـوٰاهِبِكَ اِلَيَّ، وَجٰاوِزْ بِيَ الْاَطْيَبِينَ مِـنْ اَوْلِيٰاءِكَ فِى الْجِنٰانِ الَّتِـي زَيَّنْتَهٰا لِاَصْفِيٰـاءِكَ، وَجَلِّلْنِي شَـرٰائِفَ نِحَلِكَ فِـى الْمَقٰامٰاتِ الْمُعَـدَّةِ لِاَحِبّٰاءِكَ، وَاجْعَلْ لِي عِنْـدَكَ مَقِيلاً آوِي اِلَيْهِ مُطْمَئِنّـاً، وَمَثٰابَـةً اَتَبَوَّأُهٰـا وَاَقَـرَّ عَيْناً، وَلاٰ تُقٰـايِسْنِي بِعَظِيمٰـاتِ الْجَرٰائِرِ، وَلاٰ تُهْلِكْنِـي يَوْمَ تُبْلَـى السَّرٰائِرُ، وَاَزِلْ عَنِّـي كُلَّ شَـكٍّ وَشُبْهَةٍ، وَاجْعَلْ لِي فِى الْحَقِّ طَرِيقاً مِنْ كُلِّ رَحْمَةٍ، وَاَجْزِلْ لِي قِسْمَ الْمَـوٰاهِبِ مِنْ نَـوٰالِكَ، وَوَفِّـرْهُ عَلَيَّ حُظُوظَ الْاِحْسٰـانِ مِنْ اِفْضٰالِكَ، وَاجْعَـلْ قَلْبِي وٰاثِقاً بِمٰا عِنْدَكَ، وَهَمِّي مُسْتَفْـرَغاً لِمٰا هُوَلَكَ، وَاسْتَعْمِلْنِي بِمٰا تَسْتَعْمِلُ بِـهِ خٰالِصَتَكَ، وَاَشْرِبْ قَلْبِي عِنْدَ ذُهُولِ الْعُقُولِ طٰاعَتَكَ، وَاجْمَعْ لِيَ الْغِنىٰ وَالْعَفٰافَ وَالدَّعَةَ وَالْمُعٰـافٰاةَ وَالصِّحَّـةَ وَالسَّعَـةَ وَالطُّمَأْنِينَـةَ وَالْعٰـافِيَةَ، وَلاٰ تُحْبِـطْ حَسَنٰاتِي بِمٰا يَشُوبُهٰا مِنْ مَعْصِيَتِكَ، وَلاٰ خَلَوٰاتِي بِمٰا يَعْرِضُ لِي مِـنْ نَزَغٰـاتِ فِتْنَتِكَ، وَصُـنْ وَجْهِي عَـنِ الطَّلَبِ اِلـىٰ اَحَدٍ مِـنَ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيراً، وَسُبْحانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيلاً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانا لِهٰذا وَما كُنّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلا اَنْ هَدانَا اللّٰهُ، لَقَدْ جاءَتْ رُسُلُ رَبِّنا بِالْحَقِّ، اَلسَّلامُ عَلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ، اَلسَّلامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَلسَّلامُ عَلىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مُوسَىٰ بْنِ جَعْفَرٍ، اَلسَّلامُ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ مُوسىٰ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَلسَّلامُ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَلسَّلامُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، اَلسَّلامُ عَلَى الْخَلَفِ الصّالِحِ الْمُنْتَظَرِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اَبا عَبْدِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، اَلْمُوالِي لِوَلِيِّكَ، اَلْمُعادِي لِعَدُوِّكَ، اِسْتَجارَ بِمَشْهَدِكَ، وَتَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ بِقَصْدِكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانِي لِوِلايَتِكَ، وَخَصَّنِي بِزِيارَتِكَ، وَسَهَّلَ لِي قَصْدَكَ.

اس کے بعد کہے: اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ

زیارت امام حسین علیہ السلام بروز عرفہ

معتبر حدیث میں رفاعہ سے نقل ہوا ہے کہ : امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا اس سال تم نے حج کیا ہے ؟ میں نے عرض کی : قربان جاؤں میرے پاس پیسہ نہیں ہے کہ حج جاؤں لیکن عرفہ کے دن میں قبر امام حسینؑ کے پاس تھا ۔ فرمایا : اے رفاعہ : جو کچھ اہل منیٰ کو نصیب ہوگا وہی تمہیں نصیب ہوگا ۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ حج ترک کر دیں گے تو میں تمہیں ضرور وہ حدیث سناتا کہ جس کو سننے کے بعد تم کبھی امام حسینؑ کی قبر کی زیارت ترک نہ کرتے ۔ اس کے بعد تھوڑی دیر تک خاموش رہے اور پھر فرمایا : مجھے میرے والد نے خبر دی ہے کہ جو شخص امام حسینؑ کی قبر کے قصد سے باہر جاتا ہے اور آپؑ کے حق کو پہچانتا ہے ، اور تکبر کے ساتھ نہیں چلتا ہے ، اس کے دائیں بائیں ہزار ہزار ملائکہ چلتے ہیں اور اس کے لئے ایسے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے جو پیغمبر اور ان کے وصی کے ہمراہ کئے ہوں ۔

آپؑ کی زیارت کا طریقہ جلیل القدر علماء اور مذہب کے رو سائے لکھا ہے :

اگر تم آج کے دن زیارت کرنا چاہو تو اگر ممکن ہو سکے فرات کے پانی سے غسل کرو ورنہ دوسرے پانی سے غسل کرو ، پاکیزہ ترین لباس زیب تن کرو اور اطمینان و سکون کے ساتھ زیارت کے لئے جاؤ اور یہ کہو :

الْمُتَّقِينَ، وَابْنَ قَائِدِ الغُرِّ المُحَجَّلِينَ اِلىٰ جَنّٰاتِ النَّعِيمِ، وَكَيْفَ لاٰتَكُونُ كَذٰلِكَ وَاَنْتَ بٰابُ الْهُدىٰ، وَاِمٰامُ التُّقىٰ، وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقىٰ، وَالْحُجَّةُ عَلىٰ اَهْلِ الدُّنْيٰا، وَخٰامِسُ اَصْحٰابِ اَهْلِ الْكِسٰاءِ، غَذَتْكَ يَدُ الرَّحْمَةِ، وَرُضِعْتَ مِنْ ثَدْيِ الْاِيمٰانِ، وَرُبِّيتَ فِي حِجْرِ الْاِسْلاٰمِ، فَالنَّفْسُ غَيْرُ رٰاضِيَةٍ بِفِرٰاقِكَ، ولاٰ شٰاكَّةٍ في حَيٰاتِكَ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلىٰ آبٰاءِكَ وَاَبْنٰاءِكَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا صَرِيعَ الْعَبْرَةِ السّٰاكِبَةِ، وَقَرِينَ الْمُصِيبَةِ الرّٰاتِبَةِ، لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْمَحٰارِمَ، وَانْتَهَكَتْ فِيكَ حُرْمَةَ الْاِسْلاٰمِ، فَقُتِلْتَ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ مَقْهُوراً، وَاَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِكَ مَوْتُوراً، وَاَصْبَحَ كِتٰابُ اللّٰهِ بِفَقْدِكَ مَهْجُوراً، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ جَدِّكَ وَاَبِيكَ، وَاُمِّكَ وَاَخِيكَ، وَعَلَى الأَئِمَّةِ مِنْ بَنِيكَ، وَعَلَىٰ الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَكَ، وَعَلَى الْمَلاٰئِكَةِ الْحٰافِّينَ بِقَبْرِكَ، وَالشّٰاهِدِينَ لِزُوّٰارِكَ، اَلْمُؤْمِنِينَ بِالْقَبُولِ عَلىٰ دُعٰاءِ شِيعَتِكَ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يٰا اَبٰا عَبْدِاللّٰهِ، لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ، وَجَلَّتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنٰا

عَلَيْكَ يـا وٰارِثَ نوُحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ اِبْـرٰاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰـهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ مُـوسىٰ كَلِيمِ اللّٰـهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ عِيسىٰ رُوحِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيـبِ اللّٰهِ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكَ يـا وٰارِثَ اَمِيرِالْمُـؤْمِنِينَ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْـكَ يٰا وٰارِثَ فـاٰطِمَةَ الـزَّهرٰاءِ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكَ يَـابْنَ مُحَمَّـدِ الْمُصْطَفىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ عَلـيٍّ المُرْتَضىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْـنَ فٰاطِمَـةَ الزَّهْـرٰاءِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْـك يَابْـنَ خَدِيجَـةَ الْكُبْرىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا ثٰارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثٰارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوتُورَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلاٰةَ، وَآتَيْتَ الزَّكٰاةَ، وَاَمَـرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنكَرِ، وَأَطَعْتَ اللهَ حَتّىٰ أَتيٰكَ الْيَقِيـنُ، فَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّـةً سَمِعَتْ بِذٰلِـكَ فَرَضِيَتْ بِهِ، يٰـا مَوْلاٰيَ يٰا اَبٰـا عَبْدِ اللّٰـهِ، اُشْهِدُ اللّٰـهَ وَمَـلاٰئِكَتَهُ وَاَنْبِيٰـاءَهُ وَرُسُلَهُ اَنِّـي بِكُـمْ مُؤْمِـنٌ وَبِاِيٰابِكُمْ مُوقِنٌ، بِشَرائِعِ دِينِـى، وَخَوٰاتِيمِ عَمَلِي، وَمُنْقَلَبِي اِلىٰ رَبِّي، فَصَلَـوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلـىٰ اَرْواحِكُمْ وَعَلىٰ اَجْسٰـادِكُمْ وَعَلىٰ شٰـاهِدِكُمْ وَعَلـىٰ غٰائِبِكُمْ وَظٰاهِـرِكُمْ وَبٰاطِنِكُـمْ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَـابْنَ خٰـاتَمِ النَّبِيّـنَ، وَابْنَ سَيِّـدِ الْوَصِيّـنَ، وَابْنَ اِمٰـامِ

يَـابْنَ اَمِيـرِالْمُؤْمِنِيـنَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْـكَ يَابْـنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيـدِ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكَ اَيُّهَـا الشَّهِيـدُ بْنُ الشَّهِيـدِ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكَ اَيُّهَـا الْمَظْلُومُ ابْـنُ الْمَظْلُومِ، لَعَـنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْـكَ، وَلَعَنَ اللّٰـهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَلَعَـنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَـتْ بِذٰلِـكَ فَرَضِيَتْ بِـهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَـا مَوْلاٰىَ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكَ يَـا وَلِيَّ اللّٰـهِ وَابْنَ وَلِيِّـهِ، لَقَدْ عَظُمَـتِ الْمُصِيبَـةُ، وَجلَّتِ الـرَّزِيَّـةُ بِـكَ عَلَيْنَا وَعَلـىٰ جَمِيـعِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَاَبْـرَءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْـكَ مِنْهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

پھر دیگر شہداء کی زیارت کرے اور اس طرح کہے :

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يَـا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَاَحِبَّاءَهُ، اَلسَّـلاٰمُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَاَوِدَّاءَهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِينِ اللّٰهِ، وَاَنْصَارَ نَبِيِّـهِ، وَاَنْصَـارَ اَمِيرِالْمُـؤْمِنِيـنَ، وَاَنْصَـارَ فَـاطِمَةَ سَيِّـدَةِ نِسَـاءِ الْعَالَمِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَـارَ اَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ الْـوَلِيِّ النَّاصِحِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ الْمَظْلُـومِ، صَلَوَاتُ اللّٰـهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيـنَ، بِاَبِـى اَنْتُمْ وَاُمِّـى، طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِى فِيهَا دُفِنْتُمْ، وَفُزْتُمْ وَاللّٰهِ فَوْزاً عَظِيماً،

وَعَلٰى جَمِيعِ اَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ، فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاُلْجَمَتْ وَتَهَيَّأَتْ لِقِتَالِكَ، يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، قَصَدْتُ حَرَمَكَ، وَاَتَيْتُ مَشْهَدَكَ، اَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّأْنِ الَّذِي لَكَ عِنْدَهُ، وَبِالْمَحَلِّ الَّذِي لَكَ لَدَيْهِ، اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، بِمَنِّهِ وَجُودِهِ وَكَرَمِهِ.

پھر دو رکعت نماز بجالائے، اس نماز میں جو سورہ چاہے پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي صَلَّيْتُ وَرَكَعْتُ وَسَجَدْتُ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لِاَنَّ الصَّلَاةَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ لَا يَكُونُ اِلَّا لَكَ، لِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّي اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ، اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِيَّةٌ مِنِّي اِلٰى مَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَاِمَامِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَقَبَّلْ ذٰلِكَ مِنِّي، وَاجْزِنِي عَلٰى ذٰلِكَ اَفْضَلَ اَمَلِي وَرَجَاءِي فِيكَ، وَفِي وَلِيِّكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اس کے بعد علی بن الحسینؑ کی زیارت کرے اور کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْ تَجْعَلَ رِزْقِي بِهِمْ دَارّاً، وَعَيْشِي بِهِمْ قَارّاً، وَزِيارَتِي بِهِمْ مَقْبُولَةً، وَذَنْبِي بِهِمْ مَغْفُوراً، وَاقْلِبْنِي بِهِمْ مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجاباً دُعاءِي، بِاَفْضَلِ مٰا يَنْقَلِبُ بِهِ اَحَدٌ مِنْ زُوّارِهِ وَالْقاصِدِينَ اِلَيْهِ، بِرَحْمَتِكَ يٰا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

اس کے بعد نمازِ زیارت بجا لائے اور اپنی حاجت طلب کرے۔

مشعر الحرام میں وقوف کے مستحبات

مستحب ہے دل و بدن کے اطمینان کے ساتھ عرفات سے مشعر الحرام کی طرف جائے اور استغفار کرے اور جب داہنی طرف سے سرخ ٹیلے پر پہنچے تو کہے:

«اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ تَوَقُّفِي، وَزِدْهُ فِي عَمَلِي؛ وَسَلِّمْ دِينِي، وَتَقَبَّلْ مَنٰاسِكِي».

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: راستہ چلنے میں میانہ روی اختیار کرے اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ مستحب ہے کہ مغرب میں کی نماز کو مزدلفہ تک تاخیر کرے خواہ ایک تہائی رات گذر جائے۔

يٰا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوزَ مَعَكُمْ فِي الْجِنٰانِ مَعَ الشُّهَدٰاءِ وَالصّٰالِحِينَ، وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقاً، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ. اس کے بعد اپنے، عزیزوں اور مومنین کے لیے دعا کریں کرے۔ پھر حضرت ابوالفضل العباس کی زیارت کی نیّت کرے اور کہے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا اَبَاالْفَضْلِ الْعَبّٰاسَ بْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَوَّلِ الْقَوْمِ اِسْلاٰماً، وَاَقْدَمِهِمْ اِيمٰاناً، وَاَقْوَمِهِمْ بِدِينِ اللّٰهِ، وَاَحْوَطِهِمْ عَلَى الْاِسْلاٰمِ، اَشْهَدُ لَقَدْ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِاَخِيكَ، فَنِعْمَ الْاَخُ الْمُوٰاسِي، فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْمَحٰارِمَ، وَانْتَهَكَتْ فِي قَتْلِكَ حُرْمَةَ الْاِسْلاٰمِ، فَنِعْمَ الْاَخُ الصّٰابِرُ الْمُجٰاهِدُ الْمُحٰامِي النّٰاصِرُ، وَالْاَخُ الدّٰافِعُ عَنْ اَخِيهِ، اَلْمُجِيبُ اِلٰى طٰاعَةِ رَبِّهِ، اَلرّٰاغِبُ فِيمٰا زَهِدَ فِيهِ غَيْرُهُ مِنَ الثَّوٰابِ الْجَزِيلِ، وَالثَّنٰاءِ الْجَمِيلِ، وَاَلْحَقَكَ اللّٰهُ بِدَرَجَةِ آبٰاءِكَ فِي دٰارِ النَّعِيمِ، اِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

اور کہے: اَللّٰهُمَّ لَكَ تَعَرَّضْتُ، وَلِزِيٰارَةِ اَوْلِيٰاءِكَ قَصَدْتُ، رَغْبَةً فِي ثَوٰابِكَ، وَرَجٰاءً لِمَغْفِرَتِكَ وَجَزِيلِ اِحْسٰانِكَ، فَاَسْئَلُكَ

یزاس دعا کو پڑھے :

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ، وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبٍ إِلَيْهِ، وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْؤُولٍ، وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ، فَاجْعَلْ جَائِزَتِي فِي مَوْطِنِي هٰذَا أَنْ تُقِيلَنِي عَثْرَتِي، وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِي، وَأَنْ تُجَاوِزَ عَنْ خَطِيئَتِي، ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوىٰ مِنَ الدُّنْيَا زَادِي».

اور منیٰ میں مارنے کے لئے مزدلفہ ہی سے کنکریاں چُنے، جن کی تعداد ستر ہے۔ مستحب ہے جب مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو اور وادی مُحَسِّر میں پہنچے تو سو قدم کے برابر اونٹ کی طرح تیز چلے اور اگر سوار ہو تو اپنی سواری کو تیز کر لے۔ اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے:

«اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ لِي عَهْدِي، وَاقْبَلْ تَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَاخْلُفْنِي فِيمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِي».

دونوں نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھے اور مغرب کے نوافل عشا کی نماز کے بعد پڑھے اور اگر مزدلفہ کے راستہ میں نصف شب ہونے سے پہلے کوئی رکاوٹ آجائے تو نماز مغرب و عشاء میں تاخیر نہ کرے اور راستہ ہی میں پڑھے۔

مستحب ہے وادی کے وسط میں داہنی طرف سے داخل ہو اور اگر حاجی پہلی مرتبہ حج کر رہا ہے تو مستحب ہے کہ مشعر الحرام میں اترے اور رات کا ممکنہ حصہ خدا کی عبادت و طاعت میں بسر کرے اور یہ دعا پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ جُمَعُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ أَنْ تَجْمَعَ لِي فِيهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ، اَللّٰهُمَّ لاٰ تُؤْيِسْنِي مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي سَأَلْتُكَ أَنْ تَجْمَعَهُ لِي فِي قَلْبِي، وَأَطْلُبُ اِلَيْكَ أَنْ تُعَرِّفَنِي مٰاعَرَّفْتَ أَوْلِيٰاءَكَ فِي مَنْزِلِي هٰذٰا، وَأَنْ تَقِيَنِي جَوَامِعَ الشَّرِّ».

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ نماز صبح کے بعد باطہارت حمد و ثناءِ خدا کرے اور جس قدر ممکن ہو خدا کی نعمات و تفضلات کا ذکر کرے اور اس کے بعد دعا کرے

اور پشت قبلہ کی طرف ہو۔ اور چھوٹے اور درمیانی شیطان کو کنکریاں مارتے وقت رو بقبلہ کھڑا ہو۔

۷۔ کنکری انگوٹھے پر رکھ کر کلمہ کی انگلی کے ناخن سے پھینکے۔

۸۔ منیٰ میں جائے قیام پر لوٹنے کے بعد اس دعا کو پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، فَنِعْمَ الرَّبُّ، وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ».

آدابِ قربانی

قربانی میں چند چیزیں مستحب ہیں:

۱۔ امکان کی صورت میں اونٹ کی، نہ ہو تو گائے کی اور اگر گائے بھی نہ ہو تو گوسفند کی قربانی کرے۔

۲۔ قربانی کا جانور فربہ ہونا چاہئے۔

۳۔ اونٹ اور گائے مادہ ہونا چاہئے۔

۴۔ اگر اونٹ ہے تو اسے کھڑا کر کے نحر کرے اور اس کے اگلے پیروں کو زانوؤں تک باندھ دے اور ایک آدمی اس کے داہنی

رمیٔ جمرات کے مستحبات

رمیٔ جمرات میں چند چیزیں مستحب ہیں :

۱۔ کنکریاں مارتے وقت باطہارت ہونا۔

۲۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا : جب تم کنکریاں ہاتھ میں لے کر مارنے کے لئے آمادہ ہو تو یہ دعا پڑھو :

«اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَصَيٰاتِي ، فَأَحْصِهِنَّ لِي ، وَارْفَعْهُنَّ فِي عَمَلِي».

۳۔ ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنا۔

۴۔ ہر کنکری مارتے وقت اس دعا کا پڑھنا :

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اذْحَرْ عَنِّي الشَّيْطٰانَ، اَللّٰهُمَّ تَصْدِيقاً بِكِتٰابِكَ وَعَلىٰ سُنَّةِ نَبِيِّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي حَجّاً مَبْرُوراً، وَعَمَلاً مَقْبُولاً، وَسَعْياً مَشْكُوراً، وَذَنْباً مَغْفُوراً».

۵۔ بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت اس کے اور شیطان کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور چھوٹے و منجلے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت ان کے پاس کھڑا ہو۔

۶۔ بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے والے کا رخ شیطان کی طرف

«اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوراً يَوْمَ الْقِيٰامَةِ»(۱)

بہتر ہے اس عبارت کا اضافہ کرے : «وَحَسَنٰاتٍ مُضٰاعَفٰاتٍ، وَكَفِّرْ عَنِّي السَّيِّئٰاتِ، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ».

اپنے بالوں کو منیٰ میں اپنے خیمہ میں دفن کرنا مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سر منڈانے کے بعد اپنی داڑھی اور مونچھ بھی چھوٹی کرے اور ناخن بھی کاٹے۔

منیٰ کے مستحبات

۱۔ مستحب ہے کہ حاجی تشریق کے دنوں، یعنی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں ذی الحجہ میں منیٰ میں رہے۔ منیٰ میں رہنا مکہ جانے اور مستحبی طواف کرنے سے بہتر ہے۔

۲۔ مستحب ہے کہ حاجی منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد اور منیٰ کے باہر دس نمازوں کے بعد کہ جن میں عید کے دن کی نمازِ ظہر پہلی ہو، یہ تکبیریں کہے :

---

(۱) مناسك حج، ومن لا يحضره الفقيه۲ : ۵۵۰، طبع جامعه مدرّسين قم.

طرف کھڑا ہو جائے اور چھری، نیزہ یا خنجر اس کی گردن کی گہرائی میں مارے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قربانی کے جانور کو رو بقبلہ قرار دیں اور نحر یا ذبح کے وقت یہ دعا پڑھیں : وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَمٰا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِين، اِنَّ صَلاٰتِي وَنُسُكِي وَمَحْيٰايَ وَمَمٰاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ، لاٰ شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي.(۱)

۵۔ خود ذبح کرے اور نہ کر سکتا ہو تو ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور کہے : «اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي كَمٰا تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرٰاهِيمَ خَلِيلِكَ، وَمُوسىٰ كَلِيمِكَ، وَمُحَمَّدٍ حَبِيبِكَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ.»

سر منڈانے اور تقصیر کے مستحبات

مستحب ہے قبلہ رو بیٹھے، زبان پر خدا کا نام جاری کرے اور سر کے اگلے حصہ کے داہنی جانب سے ابتدا کرے اور یہ دعا پڑھے :

---

(۱) مناسك حجّ، وكافی ۴ : ۴۹۸، ومن لا يحضره الفقيه ۲ : ۵۵۰.

مکہ معظمہ واپسی کے مستحبات

۱۔ مکہ معظمہ اور مسجد الحرام میں داخل ہونے کیلئے غسل کرنا۔

۲۔ باب السلام سے مسجد الحرام میں داخل ہونا۔

۳۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ اگر عید قربان کے روز خانہ خدا کی زیارت کا شرف حاصل ہو تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے :

«اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلىٰ نُسُكِكَ، وَسَلِّمْنِي لَهُ وَسَلِّمْهُ لِي، أَسْئَلُكَ مَسْأَلَةَ الْعَلِيلِ الذَّلِيلِ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، وَأَنْ تَرْجِعَنِي بِحٰاجَتِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ، وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ، جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ، وَأَؤُمُّ طٰاعَتَكَ، مُتَّبِعاً لِأَمْرِكَ، رٰاضِياً بِقَدَرِكَ، أَسْئَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُضْطَرِّ إِلَيْكَ، اَلْمُطِيعِ لِأَمْرِكَ، اَلْمُشْفِقِ مِنْ عَذٰابِكَ، اَلْخٰائِفِ لِعُقُوبَتِكَ، أَنْ تُبَلِّغَنِي عَفْوَكَ، وَتُجِيرَنِي مِنَ النّٰارِ بِرَحْمَتِكَ». (۱)

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لاٰ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ عَلىٰ مٰا هَدٰانٰا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلىٰ مٰا رَزَقَنٰا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعٰامِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلىٰ مٰا أَبْلاٰنٰا»(۱)

مسجد خیف کے مستحبات

۱۔ مستحب ہے کہ حاجی اپنی شب و روز کی واجب و مستحب نمازوں کو مسجدِ خیف میں بجالائے اور اس کے لئے بہترین جگہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلّٰی ہے۔

۲۔ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا۔

۳۔ سو مرتبہ لاَإِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہنا۔

۴۔ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا۔

۵۔ مسجد کی اصلی جگہ پر چھ رکعت نماز پڑھنا۔

بہتر یہ ہے کہ ان نمازوں کو تیرھویں ذی الحجہ کو مکہ لوٹتے وقت پڑھے۔

---

(۱) مناسك حجّ، وكافی ۴: ۵۱۷، ومن لا يحضره الفقيه ۲: ۵۵۴.

طوافِ وداع

جو شخص مکہ سے باہر جانا چاہتا ہے، اس کے لئے طوافِ وداع کرنا، اور اگر ممکن ہو تو ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو مس کرنا مستحب ہے اور جب مستجار تک پہنچے تو ان مستحبات کو بجالائے جو پہلے سے اس جگہ کے لئے بیان ہو چکے ہیں اور اپنی حاجت طلب کرے اور اپنے شکم کو خانہ کعبہ سے مس کرے، ایک ہاتھ حجر اسود پر اور دوسرا دروازہ کی طرف رکھے، خدا کی حمد و ثناء کرے، محمد و آل محمدؐ پر صلوات بھیجے اور اس دعا کو پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَنَبِيِّكَ وَأَمِينِكَ، وَحَبِيبِكَ وَنَجِيِّكَ، وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ كَمٰا بَلَّغَ رِسٰالاٰتِكَ، وَجٰاهَدَ فِي سَبِيلِكَ، وَصَدَعَ بِأَمْرِكَ، وَأُوذِيَ فِيكَ وَفِي جَنْبِكَ حَتّٰى اَتيٰهُ الْيَقِينُ، اَللّٰهُمَّ اقْلِبْنِي مُنْجِحاً مُفْلِحاً مُسْتَجٰاباً لِي، بِأَفْضَلِ مٰا يَرْجِعُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ

مکۂ مکرّمہ کے اعمال و مستحبات

۱۔ واجب نمازیں مسجد الحرام میں پڑھے۔

۲۔ ذکر خدا میں منہمک رہے۔ اپنے اندر یاد آوری اور آگہی کی قوت کو بیدار رکھے۔

۳۔ قرآن ختم کرے، اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنی جگہ نہیں دیکھ لے گا اور رسولؐ کی زیارت نہیں کرلے گا۔

۴۔ خانۂ کعبہ کو زیادہ سے زیادہ دیکھے کہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

۵۔ جہاں تک ہوسکے اپنے والدین اور عزیز و اقارب کی طرف سے مستحبی طواف کرے۔ اور اگر ہوسکے تو سال کے دنوں کی تعداد کے برابر طواف کرے کہ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

۶۔ کچھ آب زمزم پیئے۔

۷۔ مستحب ہے کہ اگر ہوسکے تو ان اعمال کو بجالائے جو بعد میں بیان ہوں گے، کہ اس کا عظیم ثواب ہے۔

۸۔ طوافِ وداع کرے۔

کعبہ میں داخل ہونے کے مستحبات

خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے مستحبات کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے: خانۂ کعبہ میں داخل ہونا رحمتِ خدا میں داخل ہونا ہے اور اس سے باہر نکلنا گناہوں سے باہر نکلنا ہے۔ جس شخص کا پہلا حج ہو اس کے لئے خانہ کعبہ میں داخل ہونا مستحب ہے لیکن عورتوں کے استحباب کے لئے تاکید نہیں ہوئی ہے۔

اس میں چند چیزیں مستحب ہیں:

۱۔ کعبۂ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا۔

۲۔ کعبۂ مشرفہ میں پا برہنہ داخل ہونا۔

۳۔ داخل ہوتے وقت یہ کہنا:

«اَللّٰهُمَّ اَنْتَ قُلْتَ فِي كِتٰابِكَ وَمَنْ دَخَلَهُ كٰانَ آمِناً، فَآمِنِّي مِنْ عَذٰابِكَ عَذٰابَ النّٰارِ».

بلکہ جس کا پہلا حج ہے اس کے لئے بہتر ہے کعبہ کے چاروں گوشوں میں مذکورہ دعا پڑھے۔

۴۔ اور اس حدیث پر عمل کرے جو معاویہ بن عمار نے امام صادق علیہ

وَالْبَرَكَةِ وَالـرِّضْوٰانِ وَالْعٰافِيَةِ، فِيمٰا يَسَعُنِـي أَنْ أَطْلُبَ أَنْ تُعْطِيَنِي مِثْلَ الَّذِي أَعْطَيْتَـهُ أَفْضَلَ مَنْ عَبَدَكَ، وَتَزِيدَنِـي عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ لاٰ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ، اَللّٰهُـمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِـكَ، حَمَلْتَنِي عَلـىٰ دٰابَّتِـكَ، وَسَيَّرْتَنِـي فِـي بِلاٰدِكَ، حَتّـىٰ اَدْخَلْتَنِـي حَرَمَـكَ وَأَمْنَكَ، وَقَـدْ كٰـانَ فِي حُسْـنِ ظَنِّي بِـكَ أَنْ تَغْفِرَلِي ذُنُوبِي، فَإِنْ كُنْتَ قَـدْ غَفَرْتَ ذُنُوبِي فَازْدَدْ عَنِّي رِضىً، وَقَرِّبْنِي اِلَيْـكَ زُلْفىٰ، وَلاٰتُبٰاعِدْنِـي، وَإِنْ كُنْتَ لَمْ تَغْفِرْلِـي فَمِنَ الْآنَ فَـاغْفِـرْ لِـي قَبْـلَ أَنْ تَنْـأىٰ عَـنْ بَيْتِـكَ دٰارِي، فَهٰـذٰا أَوٰانُ انْصِـرٰافِي، إِنْ كُنْـتَ قَدْ أَذِنْـتَ لِـي غَيْرَ رٰاغِـبٍ عَنْكَ وَلاٰ عَـنْ بَيْتِكَ، وَلاٰ مُسْتَبْـدِلٍ بِكَ وَلاٰ بِـهِ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِـي مِنْ بَيْـنِ يَدَيَّ وَعَنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِى وَعَنْ شِمٰالِي، حَتّىٰ تُبَلِّغَنِي أَهْلِي، فَإِذٰا بَلَّغْتَنِي أَهْلِي فَاكْفِنِي مَؤُونَةَ عِيٰالِي، فَإِنَّكَ وَلِيُّ ذٰلِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَمِنِّي».

اس کے بعد تھوڑا سا آبِ زمزم پیئے اور یہ دعا پڑھے

«آئِبُونَ تـائِبُونَ عٰابِـدُونَ لِرَبِّنٰا حٰـامِدُونَ، إِلىٰ رَبِّنٰـا مُنْقَلِبُونَ رٰاغِبُونَ، إِلىٰ رَبِّنٰا رٰاجِعُونَ إِنْ شٰاءَ اللهُ».

دوسری رکعت میں حمد اور قرآنِ مجید کی ۵۵ آیات (کہ یہ عدد حم سجدہ کی آیات کے برابر ہے) پڑھے۔

۷۔ خانۂ کعبہ کے ہر گوشہ میں دو دو رکعت نماز پڑھے۔

۸۔ اس دعا کو پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ مَنْ تَهَيَّأَ وَتَعَبَّأَ وَاَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ لِوِفَادَةٍ إِلىٰ مَخْلُوقٍ رَجَاءَ رِفْدِهِ وَجَائِزَتِهِ وَنَوَافِلِهِ وَفَوَاضِلِهِ فَإِلَيْكَ يَا سَيِّدِي تَهْيِئَتِي وَتَعْبِئَتِي وَإِعْدَادِي وَاسْتِعْدَادِي، رَجَاءَ رِفْدِكَ وَنَوَافِلِكَ وَجَائِزَتِكَ، فَلَا تُخَيِّبِ الْيَوْمَ رَجَاءِي، يَا مَنْ لَا يَخِيبُ عَلَيْهِ سَائِلٌ، وَلَا يَنْقُصُهُ نَائِلٌ، فَإِنِّي لَمْ آتِكَ الْيَوْمَ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَدَّمْتُهُ، وَلَا شَفَاعَةِ مَخْلُوقٍ رَجَوْتُهُ، وَلٰكِنْ أَتَيْتُكَ مُقِرّاً بِالظُّلْمِ وَالْإِسَاءَةِ عَلىٰ نَفْسِي، فَإِنَّهُ لَا حُجَّةَ لِي وَلَا عُذْرَ، فَأَسْئَلُكَ يَا مَنْ هُوَ كَذٰلِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعْطِيَنِي مَسْأَلَتِي، وَتُقِيلَنِي عَثْرَتِي، وَتَقْلِبَنِي بِرَغْبَتِي، وَلَا تَرُدَّنِي مَجْبُوهاً مَمْنُوعاً وَلَا خَائِباً، يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ، أَرْجُوكَ لِلْعَظِيمِ، أَسْئَلُكَ يَا عَظِيمُ أَنْ تَغْفِرَ لِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ».

سے نقل کی ہے ۔ فرماتے ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا تمہیں فرزند عطا کرے تو آبِ زمزم کا ایک ڈول اپنے سر و بدن پر ڈالو، پھر بیت اللہ میں جاؤ اور جب درِ بیت پر پہنچو تو دروازہ کی زنجیر پکڑ کر کہو :

«اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْبَيْتَ بَيْتُكَ، وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ، وَقَدْ قُلْتَ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً، فَآمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ، وَاَجِرْنِي مِنْ سَخَطِكَ».

۵- سرخ رنگ کے پتھر کے پاس دو رکعت نماز پڑھنا اور پھر حجرِ اسود کے مقابل والے ستون کی طرف جانا اور اس سے سینہ لگانا اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے :

«يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا مَاجِدُ يَا قَرِيبُ يَا بَعِيدُ يَا عَزِيزُ يَا حَكِيمُ، لاَ تَذَرْنِي فَرْداً وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ، وَهَبْ لِي ذُرِّيَّةً، إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ».

پھر ستون کا چکر لگائے ، اپنے شکم و کمر کو اس سے لگائے اور مذکورہ دعا کے ساتھ دعا کرے ۔

۶- سرخ رنگ کے سنگ مرمر پر دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے ، پہلی رکعت میں حمد اور جحد سجدہ اور

عَجَلَةٌ، وَإِنَّمـا يَعْجَلُ مَنْ يَخـافُ الْفَوْتَ، وَيَحْتاجُ إِلَـى الظُّلْمِ الضَّعِيفُ، وَقَـدْ تَعالَيْتَ يا اِلٰهـي عَنْ ذٰلِكَ، اِلٰهِي فَـلاٰ تَجْعَلْنِي لِلْبَـلاٰءِ عَرَضـاً، وَلاٰ لِنِقْمَتِـكَ نَصَبـاً، وَمَهِّلْنِي وَنَفْسـِي وَأَقِلْنِـي عَثْرَتِي وَلاٰ تَرُدَّ يَـدَيَّ فِي نَحْرِي وَلاٰ تُتْبِعْنِي بَلاٰءً عَلـىٰ اِثْرِ بَلاٰءٍ، فَقَدْ تَرىٰ ضَعْفِـي وَتَضَرُّعِي اِلَيْكَ، وَوَحْشَتِي مِـنَ النّاٰسِ وَاُنْسِي بِـكَ، وَأَعُوذُ بِـكَ الْيَـوْمَ فَأَعِـذْنِـي، وَأَسْتَجِيرُ بِـكَ فَـأَجِرْنِـي، وَأَسْتَعِيـنُ بِكَ عَلَـى الضَّرّاءِ فَـأَعِنّـي، وَأَسْتَنْصِرُكَ فَـانْصُرْنِـي، وَأَتَـوَكَّلُ عَلَيْـكَ فَـاكْفِنِـي، وَاُومِنُ بِـكَ فَـآمِنّـي، وَأَسْتَهْدِيـكَ فَاهْدِنِي، وَاَسْتَـرْحِمُكَ فَارْحَمْنِي، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمّا تَعْلَـمُ فَاغْفِرْ لِي، وَأَسْتَرْزِقُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْـواٰسِعِ فَارْزُقْنِي، وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ إِلاّٰ بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ».

۱۲۔ کعبہ میں اور اس کے اطراف میں گریہ کرنا مستحب ہے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: کعبہ کو اس لئے بکّہ کہتے ہیں کہ وہاں اور اس کے اطراف میں لوگ گریہ کرتے ہیں۔

۱۳۔ کعبہ سے نکلتے وقت تین مرتبہ تکبیر کہنا اور امام صادق علیہ السلام سے منقول اس دعا کا پڑھنا

۹۔ اگر اژدحام کی وجہ سے چاروں گوشوں تک نہ پہنچ سکے تو کوشش کرے کہ خانہ کعبہ کے چاروں گوشوں کے مقابل پہنچ جائے۔

۱۰۔ بارگاہِ خدا میں دعا کرے اور جہاں نماز ادا کی ہے وہیں یکتا و منزّہ خدا سے اپنی حاجت طلب کرے۔

۱۱۔ کعبہ کے اندر سجدہ کرے اور سجدہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہ دعا پڑھے:

« لاٰ يَرُدُّ غَضَبَكَ إِلاّٰ حِلْمُكَ، وَلاٰ يُجِيرُ مِنْ عَذٰابِكَ إِلاّٰ رَحْمَتُكَ، وَلاٰ يُنْجِي مِنْكَ إِلاّٰ التَّضَرُّعُ اِلَيْكَ، فَهَبْ لِي يٰا اِلٰهِي فَرَجاً بِالْقُدْرَةِ الَّتِي بِهٰا تُحْيِي أَمْوٰاتَ الْعِبٰادِ، وَبِهٰا تُنْشِرُ مَيْتَ الْبِلاٰدِ، وَلاٰ تُهْلِكْنِي يٰا إِلٰهِي حَتّٰىٰ تَسْتَجِيبَ لِي دُعٰاءِي، وَتُعَرِّفَنِي الْاِجٰابَةَ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْعٰافِيَةَ إِلىٰ مُنْتَهىٰ أَجَلِي، وَلاٰ تُشْمِتْ بِي عَدُوِّي، وَلاٰ تُمَكِّنْهُ مِنْ عُنُقِي، مَنْ ذَا الَّذِي يَرفَعُنِي إِنْ وَضَعْتَنِي، وَمَنْ ذَا الَّذِي يَضَعُنِي إِنْ رَفَعْتَنِي، وَإِنْ أَهْلَكْتَنِي فَمَنْ ذَاالَّذِي يَعْرِضُ لَكَ فِي عَبْدِكَ، وَيَسْئَلُكَ فِي أَمْرِهِ، فَقَدْ عَلِمْتُ يٰا اِلٰهِي اَنَّهُ لَيْسَ فِي حُكْمِكَ ظُلْمٌ، وَلاٰ فِي نِقْمَتِكَ

مکہ مکرمہ کے مزارات کی زیارت

مکہ مکرمہ کے مزاروں کے بارے میں مختصر وضاحت :

ایک مفید و تعمیری عمل کہ جس کو انجام دینے پر ائمہ اطہارؑ اور دین کے رہبروں نے بہت زور دیا ہے ، گذشتہ لوگوں کی یاد منانا اور ان کی قبروں کی زیارت کرنا ہے۔

اس بنا پر حجاج محترم ان بزرگوں کی قبر کے پاس جاکر یا دور سے فیض حاصل کر سکتے ہیں کہ جن کے مرقد مکہ میں مشخص و معین ہیں۔

قبرستان ابو طالب

جس کو "حجون اور جنۃ المعلیٰ بھی کہتے ہیں ، جنت البقیع کے بعد اشرف ترین قبرستان ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قبرستان

مستحب ہے :

«اَللّٰهُمَّ لاٰ تُجْهِدْ بَلاٰءَنٰا رَبَّنٰا، وَلاٰ تُشْمِتْ بِنٰا أَعْدٰاءَنٰا، فَإِنَّكَ أَنْتَ الضّٰارُّ النّٰافِعُ».

۱۴۔ حضرت علی علیہ السلام کی جائے پیدائش پر یہ دعا پڑھے :

«اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِي، وَاسْتَعْمِلْ بِطٰاعَتِكَ بَدَنِي، وَخَلِّصْنِي مِنَ الْفِتَنِ، وَاَشْغِلْ بِالْاِعْتِبٰارِ فِكْرِي، وَقِنِي شَرَّ وَسٰاوِسِ الشَّيْطٰانِ، وَأَجِرْنِي مِنْهُ يٰا رَحْمٰنُ بِالصّٰالِحٰاتِ أَعْمٰالَنٰا، اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَوْدَعْتُ نَفْسِي فِي هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيفِ إِلىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ خٰالِصاً مُخْلِصاً، أَشْهَدُ أَنْ لاٰ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

۱۵۔ نکلتے وقت زینہ کو بائیں جانب قرار دے اور دو رکعت نماز پڑھے۔ بیت اللہ الحرام کے اندر تھوکنا یا ناک کا پانی پھینکنا مکروہ ہے۔

عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ بَيْتِ اللهِ الْعَظِيمِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ آبَاءِكَ وَ اَبْنَاءِكَ الطَّاهِرِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ»

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد عبد المطلب کی زیارت

«اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْبَطْحَاءِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَادَاهُ هَاتِفُ الْغَيْبِ بِأَكْرَمِ نِدَاءٍ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَابْنَ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الذَّبِيحِ إِسْمٰعِيلَ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَهْلَكَ اللهُ بِدُعَاءِهِ أَصْحَابَ الْفِيلِ، وَجَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ، وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْراً أَبَابِيلَ، تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ، فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَضَرَّعَ فِي حَاجَاتِهِ إِلَى اللهِ، وَتَوَسَّلَ فِي دُعَاءِهِ بِنُورِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسلَّمَ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَجَابَ اللهُ دُعَاءَهُ، وَنُودِيَ فِي الْكَعْبَةِ، وَبُشِّرَ بِالْإِجَابَةِ فِي دُعَاءِهِ، وَأَسْجَدَ اللّٰهُ الْفِيلَ إِكْرَاماً وَإِعْظَاماً لَهُ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَنْبَعَ اللهُ لَهُ الْمَاءَ حَتّىٰ شَرِبَ وَارْتَوىٰ فِي الْأَرْضِ الْقَفْرَاءِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَابْنَ الذَّبِيحِ وَأَبَا الذَّبِيحِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْحَجِيجِ وَحَافِرَ

میں آتے جاتے رہتے تھے۔

اسی قبرستان میں رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے جدامجد حضرت عبد مناف، دادا حضرت عبدالمطلب، چچا ابوطالب، زوجۂ رسولؐ حضرت خدیجہ، بعض بڑے علماء اور بہت سے مومنین مدفون ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی والدہ مکرمہ حضرت آمنہ بنت وہب بھی اسی قبرستان میں دفن ہیں، لیکن مشہور یہ ہے کہ ان کی قبر مکہ و مدینہ کے درمیان ابواء میں ہے۔

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے جد حضرت عبدِ مناف کی زیارت

«اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ النَّبِيلُ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْغُصْنُ الْمُثْمِرُ مِنْ شَجَرَةِ إِبْرٰاهِيمَ الْخَلِيلِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا جَدَّ خَيْرِ الْوَرىٰ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْأَنْبِيٰاءِ الْأَصْفِيٰاءِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْأَوْصِيٰاءِ الْأَوْلِيٰاءِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا سَيِّدَ الْحَرَمِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ مَقٰامِ إِبْرٰاهِيمَ، اَلسَّلٰامُ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ آمنہ بنتِ وہب کی زیارت

«اَلسَّلامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الطّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا مَنْ خَصَّهَا اللهُ بِأَعْلَى الشَّرَفِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِينِهَا نُورُ سَيِّدِ الأَنْبِياءِ، فَأَضاءَتْ بِهِ الأَرْضُ وَالسَّماءُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا مَنْ نَزَلَتْ لِإِجْلِهَا الْمَلائِكَةُ، وَضُرِبَتْ لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا مَنْ نَزَلَتْ لِخِدْمَتِهَا الْحُورُ الْعِينُ، وَسَقَيْنَهَا مِنْ شَرابِ الْجَنَّةِ، وَبَشَّرْنَهَا بِوِلادَةِ خَيْرِ الأَنْبِياءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أُمَّ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أُمَّ حَبِيبِ اللهِ، فَهَنِيئاً لَكِ بِما آتَيْكِ اللهُ مِنْ فَضْلِ، وَالسَّلامُ عَلَيْكِ وَعَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ».

امّ المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد کی زیارت

اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا زَوْجَةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أُمَّ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةِ نِساءِ

زَمْزَمَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَنْ جَعَلَ اللهُ مِنْ نَسْلِهِ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَيْرَ أَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرَضِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَنْ طٰافَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَجَعَلَهُ سَبْعَةَ أَشْوٰاطٍ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَنْ رَأىٰ فِي الْمَنٰامِ سِلْسِلَةَ النُّورِ وَعَلِمَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا شَيْبَةَ الْحَمْدِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ آبٰاءِكَ وَأَجْدٰادِكَ وَأَبْنٰاءِكَ جَمِيعاً وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ».

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا اور امیر المومنین علیہ السلام کے والد

حضرتِ ابوطالب کی زیارت

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا سَيِّدَ الْبَطْحٰاءِ وَابْنَ رَئِيسِهٰا، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ الْكَعْبَةِ بَعْدَ تَأْسِيسِهٰا، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا كٰافِلَ الرَّسُولِ وَنٰاصِرَهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا عَمَّ الْمُصْطَفىٰ وَأَبَا الْمُرْتَضىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا بَيْضَةَ الْبَلَدِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالذّٰابُّ عَنِ الدِّينِ، وَالْبٰاذِلُ نَفْسَهُ فِي نُصْرَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ وَلَدِكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ».

گئے ہیں۔ ان کی زیارت وہی ہے جو امام زادوں کی ہے اور وہ یہ ہے :

اَلسَّلاٰمُ عَلیٰ جَدِّکُمُ الْمُصْطَفیٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلیٰ اَبِیکُمُ الْمُرْتَضیٰ الرِّضا، اَلسَّلاٰمُ عَلَی السَّیِّدَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ، اَلسَّلاٰمُ عَلیٰ خَدِیجَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِینَ اُمِّ سَیِّدَةِ نِسٰاءِ الْعٰالَمِینَ، اَلسَّلاٰمُ عَلیٰ فٰاطِمَةَ اُمِّ الْاَئِمَّةِ الطّٰاهِرِینَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَی النُّفُوسِ الْفٰاخِرَةِ، بُحُورِ الْعُلُومِ الزّٰاخِرَةِ، شُفَعٰاءِی فِی الْآخِرَةِ، وَاَوْلِیٰاءِی عِنْدَ عَوْدِ الرُّوحِ اِلَی الْعِظٰامِ النَّخِرَةِ، اَئِمَّةِ الْخَلْقِ وَوُلاٰةِ الْحَقِّ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الْاَشْخٰاصُ الشَّرِیفَةُ الطّٰاهِرَةُ الْکَرِیمَةُ، اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَمُصْطَفٰاهُ، وَاَنَّ عَلِیّاً وَلِیُّهُ وَمُجْتَبٰاهُ، وَاَنَّ الْاِمٰامَةَ فِی وُلْدِهِ اِلیٰ یَوْمِ الدِّینِ، نَعْلَمُ ذٰلِکَ عِلْمَ الْیَقِینِ، وَنَحْنُ لِذٰلِکَ مُعْتَقِدُونَ، وَفِی نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُونَ.

حجرِ اسماعیل : مسجد الحرام میں خانہ کعبہ کے پاس، رکن شمالی و رکن غربی کے درمیان حد فاصل پر حضرتِ اسماعیل کا حجرہ ہے۔

الْعٰالَمِينَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكِ يٰا أَوَّلَ الْمُؤْمِنٰاتِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكِ يٰا مَنْ أَنْفَقَتْ مٰالَهٰا فِي نُصْرَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيٰاءِ، وَنَصَرَتْهُ مَااسْتَطٰاعَتْ وَدٰافَعَتْ عَنْهُ الْأَعْدٰاءَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكِ يٰا مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهٰا جَبْرَءِيلُ، وَبَلَّغَهَا السَّلٰامَ مِنَ اللهِ الْجَلِيلِ، فَهَنِيئاً لَكِ بِمٰا أَوْلاٰكِ اللهُ مِنْ فَضْلٍ، وَالسَّلٰامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ».

قبرستانِ ابو طالب میں

فرزند رسولؐ حضرت قاسم کی زیارت

اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا سَيِّدَنٰا يٰا قٰاسِمَ بْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰابْنَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰابْنَ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰابْنَ الْمُصْطَفىٰ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ، رَضِيَ اللهُ تَعٰالىٰ عَنْكُمْ وَأَرْضٰاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضٰا، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَأْوىٰكُمْ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

شہداءِ فخ کے مزار : عباسی خلیفہ موسیٰ الہادی کے حکم سے اس جگہ اولاد فاطمہؑ سے تقریباً سو آدمی شہید و دفن کیے

فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعلَّهُمْ يَشْكُرُونَ﴾، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَنْ سَلَّمَ نَفْسَهُ لِلذِّبْحِ طَاعَةً لِأَمْرِ اللهِ تَعَالىٰ إِذْ قَالَ لَهُ اَبُوهُ: ﴿إِنِّي أَرىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرىٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾، فَدَفَعَ اللهُ عَنْهُ الذِّبْحَ وَفَدَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَعَانَ أَبَاهُ عَلىٰ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالىٰ: ﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَنْ مَدَحَهُ اللهُ تَعَالىٰ فِي كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمٰعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولاً نَبِيّاً*وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلوٰةِ وَالزَّكوٰةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيّاً﴾، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَنْ جَعَلَ اللهُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ مُحَمَّداً سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ اَبِيكَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، وَعَلىٰ أَخِيكَ اِسْحٰقَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ جَمِيعِ اَنْبِيَاءِ اللهِ الْمَدْفُونِينَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمُعَظَّمَةِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ أُمِّكَ الطَّاهِرَةِ الصَّابِرَةِ هَاجَرَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، حَشَرَنَا اللهُ فِي

اسی میں حضرت اسماعیلؑ، آپؑ کی والدہ ہاجرہ اور بہت سے پیغمبروں کی قبریں ہیں۔ بعض روایات سے سمجھ میں آتا ہے کہ خانہ کعبہ کے اطراف میں بہت سے پیغمبروں کی قبور ہیں، ان کی بھی زیارت کی جاتی ہے۔

حجِ تمتّع کا احرام حجرِ اسماعیل میں ــ میزاب ــــ پرنالہ کے نیچے باندھنا مستحب ہے۔ دعا، استغفار اور رحمت وحاجت طلب کرنے کے لئے یہ بہترین جگہ ہے۔

حجرِ اسماعیل میں

زیارت حضرت اسماعیلؑ و ہاجرہؑ

اَلسَّلامُ عَلىٰ سَيِّدِنا إِسْماعِيلَ ذَبِيحِ اللهِ ابْنِ إِبْراهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نَبِيَّ اللهِ وَابْنَ نَبِيِّهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صَفِيَّ اللهِ وَابْنَ صَفِيِّهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَنْ أَنْبَعَ اللهُ لَهُ بِئْرَ زَمْزَمَ حِينَ أَسْكَنَهُ أَبُوهُ بِوادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِ اللهِ الْمُحَرَّمِ، وَاسْتَجابَ اللهُ فِيهِ دَعْوَةَ أَبِيهِ إِبْراهِيمَ حِينَ قالَ: ﴿رَبَّنا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنا لِيُقِيمُوا الصَّلوٰةَ

مکہ مکرمہ کے متبرک مقامات

حدودِ حرم :

مکہ معظمہ کے اطراف کے محدود علاقہ کو حرم کہتے ہیں۔ حرم سے مکہ کے چاروں طرف وہ جگہ مراد ہے کہ جہاں سے احرام کے بغیر نہیں گذرا جاسکتا۔ خداوند عالم نے اس حد کو انسانوں، حیوانات اور نباتات کے لئے جائے امن قرار دیا ہے۔ حرم کی حدود اس طرح ہیں :

۱- شمال کی جانب سے "مسجد تنعیم" ہے جو کہ مدینہ کے راستہ میں مسجد الحرام سے تقریباً چھ کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

۲- جنوب کی سمت سے "اضاءۃ لبن" ہے، یہ یمن کے

زُمْرَتِكُمْ تَحْتَ لِوَاءِ مُحَمَّدٍ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسلَّمَ، وَلَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ».

اس کے بعد دو رکعت نمازِ زیارت بجالائے اور اس کا ثواب حضرت اسماعیل کو ہدیہ کرے۔

حجرِ اسماعیل میں تمام انبیاء کی زیارت

انبیاءِ الٰہی میں سے ہر ایک کی نیت سے یا ان سب کی ارواح طیبہ کی زیارت کی نیت سے وہ زیارت پڑھے جسے مرحوم کلینیؒ نے کافی میں، شیخ طوسیؒ نے "تہذیب" اور ابن قولویہؒ نے کامل الزیارات میں نقل کیا ہے اس زیارت کا ابتدائی حصہ یہ ہے: «اَلسَّلَامُ عَلَىٰ اَوْلِيَاءِ اللهِ وَاَصْفِيَاءِهِ ...»

اور اسی کتاب کی فصلِ اوّل میں زیارتِ جامعہ تحریر ہے جو کہ تمام متبرک مرقدوں پر پڑھی جاسکتی ہے۔ زیارت کے بعد محمدؐ و آلِ محمدؐ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے، اپنے اور مومنین و مومنات کے لئے جیسی چاہے دعا کرے۔

۲۔ **مسجد الرایۃ** : فتح مکہ کے بعد رسول اکرم صلعم نے حکم دیا کہ یہاں فتح یابی کا پرچم نصب کیا جائے، اسی مناسبت سے یہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی جسے مسجد الرایۃ کہتے ہیں۔

مسجد الحرام اور خصوصیاتِ کعبہ

مسجد الحرام نہایت ہی با عظمت مسجد ہے، فضیلت میں بے نظیر ہے۔ نہایت ہی پر کیف منظر کی حامل ہے۔ اس میں ایک نماز دوسری مساجد کی ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ لہٰذا وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے مسجد الحرام کی معنوی فضیلت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیے۔

کعبہ مسجد الحرام کے وسط میں واقع ہے، عمارت سادہ اور مکعب شکل کی ہے جو ۱۵ میٹر اونچی ہے۔

کعبہ کو دیکھے تو کہے :

«اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَجَعَلَكِ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَاَمْناً مُبَارَكاً وَهُدىً لِلْعَالَمِينَ».

راستہ پر واقع اور مسجد الحرام سے تقریباً بارہ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

۳۔ مشرق کی جانب سے "جعرانہ" ہے۔ یہ طائف کے راستہ پر واقع ہے یہاں سے رسولؐ نے عمرہ کے لئے احرام باندھا تھا۔

۴۔ مغرب کی طرف سے "حدیبیہ" کا علاقہ ۔ شمیسی ۔ ہے۔ یہ جدہ کے راستہ کے کنارے پر ہے۔ یہی بیعت رضوان کی جگہ ہے۔

فقہ میں حرم کے کچھ احکام ہیں، جن پر حجاج اور اس سرزمین پر وارد ہونے والوں کو توجہ رکھنی چاہئے۔ یہ احکام فقہی کتابوں اور مناسک میں مرقوم ہیں۔

شہر مکہ کی بعض مساجد

شہر مکہ میں مسجد الحرام کے علاوہ اور بہت سی تاریخی مساجد ہیں، منجملہ ان کے یہ ہیں:

۱۔ **مسجد الجن**، اسی جگہ رسولؐ پر سورۂ جن نازل ہوا تھا، یہ مسجد بازارِ ابوسفیان کے قریب ہے۔ سزاوار ہے کہ اس میں دو رکعت نمازِ تحیت پڑھی جائے۔

مستجار : رکن یمانی کے قریب اور درِ کعبہ کے مقابل ایک جگہ ہے جہاں گناہگار پناہ لیتے ہیں۔ مستحب ہے کہ انسان "مستجار" کو مس کرے اور

یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ... پھر خدا سے طلبِ مغفرت کرے۔

ناودانِ رحمت : خانہ کعبہ کے اوپر حجر اسماعیل کی طرف ہے یہ نزولِ رحمت اور استغفار و تضرع کی جگہ ہے۔

حطیم : درِ کعبہ اور حجر اسود کے درمیان ہے۔ اسے حطیم اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ یہاں حجر اسود کو مس کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹتے ہیں۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حطیم نصف دائرہ کی صورت والی اس دیوار کو کہتے ہیں، جس کے حصار میں حجر اسماعیل ہے۔ یہ خانہ کعبہ کے شمالی و غربی دو زاویوں کے بیچ میں ۱/۳۱ میٹر اونچی ہے۔ عرض میں اوپر سے نیچے کی طرف ۱/۵۲ اور نیچے سے ۱/۴۴ میٹر ہے اور وسطی حصہ سے دیوار خانہ تک مسافت تقریباً دس میٹر ہے۔

ارکانِ کعبہ :

رکنِ شرقی : اس میں حجر اسود نصب ہے۔

رکنِ غربی : طواف کے دوران حجر اسماعیل سے گذرتے ہی اس پر پہنچتے ہیں۔

رکنِ جنوبی : یہ رکنِ یمانی کے نام سے مشہور ہے، رکن غربی کے بعد رکن شرقی کے مقابل ہے۔ یہ وہی رکن ہے جس کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے : «اَلرُّكْنُ الْيَمَانِي بَابُنَا الَّذِي نَدْخُلُ مِنْهُ الْجَنَّةَ»(۱)

حجر اسود : سیاہ رنگ اور بیضوی شکل کا ایک پتھر ہے جو کعبہ کے رکن شرقی میں نصب ہے۔ اسے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے نصب کیا تھا، اسی کو "حجر اسود" کہا جاتا ہے۔ یہ پتھر سطح زمین سے ڈیڑھ میٹر اونچا ہے۔

ملتزم : حجر اسود اور در کعبہ کے درمیان ہے۔ یہ دعا و استغفار کی جگہ ہے۔

---

(۱) مجمع البیان ۱ : ۴۷۸، چاپ کتابخانۂ آیۃ اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی۔

زمزم :

پانی کے ایک کنویں کا نام ہے جسے خدا نے اپنے لطف سے حضرت اسماعیل کے پیروں کے نیچے جاری کیا۔ حوادث کی وجہ سے طول تاریخ میں بارہا اس کی مرمت ہوئی ہے۔ چنانچہ بیت اللہ الحرام کے حاجی آج بھی اس سے سیراب ہوتے ہیں۔ اس کے پانی پر رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خاص توجہ تھی۔ مومنین نے ہمیشہ اسے بابرکت سمجھا ہے۔ آب زمزم بابرکت اور شفا کا باعث ہے۔

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مدینہ میں آبِ زمزم طلب کیا۔ اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب تم آبِ زمزم پیو تو کہو : «اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءاً مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ».

نمازِ طواف کے بعد آبِ زمزم پینا مستحب ہے۔

صفا و مروہ :

صفا کعبہ کی مشرقی جنوب میں اور مروہ اس کے

حجرِ اسماعیلؑ

یہ ایک نیم دائرہ، ایک میٹر ۳۰ سنٹی میٹر اونچی دیوار کے اندر جگہ ہے، جو کعبہ کے شمال میں واقع ہے۔ اس میں حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ ہاجرہ کی قبریں ہیں۔ بعض روایتوں کی بنا پر چند انبیاء علیہم السلام کی قبور بھی اس جگہ پر واقع ہیں۔

مقامِ ابراھیمؑ

یہ کعبہ کے نزدیک اس سے ۱۳ میٹر کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے۔ + یہاں پر ایک چھوٹا سا گنبد بنا ہوا ہے جس کے چاروں طرف شیشہ لگا ہوا ہے۔ اس کے اندر ایک پتھر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراھیمؑ نے اس پتھر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دی تھی اور اس پتھر پر ان کے پائے مبارک کے اثر موجود ہیں۔ حجاج کرام اپنی نمازِ طواف کو اس مقام کے پیچھے بجالاتے ہیں۔

مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

نیز کوہِ ابو قبیس کے اوپر یہ دعا پڑھے :

«اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اِيمٰاناً كٰامِلاً تُبٰاشِرُ بِهِ قَلْبِي، وَيَقِيناً صٰادِقاً حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي اِلاّٰ مٰا كَتَبْتَ لِي، اِنَّ وَلِيِّيَ اللهُ فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوْدَعْتُ فِي هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِنٰا هٰذٰا اِلىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ خٰالِصاً مُخْلِصاً، اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

حضرتِ خدیجہؑ کا گھر

اس گھر میں رسولؐ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور ام المومنین خدیجہؑ زندگی بسر کرتی تھیں۔ اسی گھر میں آپؑ کی دختر فاطمہؑ زہراء سلام اللہ علیہا نے ولادت پائی، حضرت خدیجہؑ کا انتقال بھی اسی میں ہوا، ہجرت تک رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا مسکن بھی یہی تھا، جبرئیل امین بھی چند بار اس میں نازل ہوئے ہیں۔ اس میں قبہ وحی واقع ہے۔ اسی گھر میں رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم راتوں کو قاضی الحاجات سے

مشرقی شمال میں ہے۔

صفا و مروہ کا منظر پر کیف و حسین ہے۔ مردوں کیلئے مستحب ہے کہ وہ تقریباً ستر میٹر ہر دلہ کی صورت میں سعی کریں۔ ہر دلہ کی حدود سبز رنگ کے چراغ سے معین کی گئی ہے۔

شق القمر اور کوہِ ابو قبیس پر دعا

کوہِ ابو قبیس مسجد الحرام سے نزدیک اور کوہ صفا کے اوپر ہے، اس پر دعا مستجاب ہوتی ہے۔ یہاں چند پیغمبر مدفون ہیں۔ معجزۂ شق القمر بھی اسی جگہ نظر آیا تھا۔

اس جگہ یہ دعا پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّ هَلَّلَ وَكَبَّرَ وَحَجَّ وَاعْتَمَرَ وَانْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ، وَبِدِينِ اللهِ اَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوْدَعْتُ فِي هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ خَالِصاً مُخْلِصاً، اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ، وَاَنَّ

رہا، یہاں تک کہ خدا نے آپؐ کو حکم دیا:

﴿وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ﴾.

ارقم کا گھر کوہِ صفاؑ کے کنارے تھا، جس کو منہدم کر دیا گیا۔ مہاجرین کے ساتھ ارقم نے بھی مدینہ ہجرت کی اور تقریباً ۵۵ھ میں انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوئے۔

شعبِ ابی طالب

شعب، بازار ابوسفیان کے روبرو مشہور جگہ ہے۔ مورخین نے نقل کیا ہے کہ قریش کے چالیس سربراہ "دارالندوہ" میں جمع ہوئے، ایک عہدنامہ لکھا اور یہ طے کیا کہ خاندان ابوطالب سے کوئی بھی تعلق نہیں رکھے گا۔ شعب ایک درّہ تھا کہ جس میں رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور دیگر مسلمان اقتصادی مشکلات اور اذیتوں سے بچنے کے لئے سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ آخرکار تین سال بعد مشرکین کے پانچ افراد کے پشیمان ہو جانے کی بنا پر یہ عہدنامہ چاک کر دیا گیا۔

مناجات کرتے تھے ، کفار قریش نے اسی جگہ آپؐ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی ۔ اسی میں حضرت علی علیہ السلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر لیٹے اور راہ خدا میں جانفشانی کے لئے آمادہ ہوئے تھے ، بیت اللہ الحرام کے زائرین کے لئے سزاوار ہے کہ خانہ خدیجہ سلام اللہ علیہا کی جگہ یہ دعا پڑھیں :

«اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْئَلُكَ بِالْبِضْعَةِ الزَّهْرٰاءِ وَاَوْلاٰدِهَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاٰمُ ، يَسِّرْ اُمُورَنٰا ، وَاشْرَحْ صُدُورَنٰا ، وَاخْتِمْ بِالصّٰالِحٰاتِ اَعْمٰالَنٰا ، اَللّٰهُمَّ اِنّي اَوْدَعْتُ فِي هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِنٰا هٰذٰا اِلىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ، اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» .

ارقم بن ابی ارقم کا گھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خفیہ طریقہ سے دعوت دینے کے لئے کچھ مسلمانوں کے ساتھ ارقم بن ابی ارقم کے گھر میں لوگوں کو جمع کرتے تھے اس خفیہ دعوت کا سلسلہ چار سال تک جاری

غارِ حراء

حراء، مکہ کے نزدیک پہاڑ ہے، اس میں ایک غار ہے۔ بعثت سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسی میں غور و فکر اور خدا کی عبادت کرتے اور ہر فرصت کے وقت حراء جاتے اور اس کی بلندی سے رحمت الٰہی کے آسمان کی طرف دیکھتے تھے، یہاں تک کہ ۲۷ رجب کو آپؐ پر جبرئیل نازل ہوئے اور سورۂ «اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ» کے نازل ہونے سے آنحضرتؐ مبعوث بہ رسالت ہوئے۔ اس پہاڑ کو جبل النور بھی کہتے ہیں۔ اگر زائر غارِ حراء کو دیکھنے میں کامیاب ہو جائے تو بہتر ہے اس جگہ پر دو رکعت نماز پڑھ کر آنحضرتؐ کو ہدیہ کرے اور دور سے پڑھی جانے والی آپؐ کی زیارت پڑھے جو کہ اسی کتاب میں مرقوم ہے۔ اور رسولؐ کی زحمتوں اور مشقتوں کو یاد کرے۔

غارِ ثور

مکہ سے باہر اور مسجد الحرام سے تقریباً دو فرسخ کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے۔ اس میں ایک غار ہے۔ ہجرت کے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت

سوق اللیل کے نزدیک ایک میدان ہے، وہیں ایک کتابخانہ "مکتبۃ مکۃ المکرمہ" ہے۔ اس بقعہ نور سے رسولِ اکرمؐ کے نور نے دنیا کو منوّر کیا۔ اسی جگہ ایک مدت تک آپؐ نے دامن آمنہ میں پرورش پائی۔ اس جگہ حجّاجِ محترم یہ دعا پڑھتے ہیں:

«اَللّٰهُمَّ بِجٰاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفىٰ، وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضىٰ، وَاَمِينِكَ عَلىٰ وَحْيِ السَّمٰاءِ، طَهِّرْ قُلُوبَنٰا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُبٰاعِدُنٰا عَنْ مُشٰاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ، وَاَمِتْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمٰاعَةِ، عَلىٰ مُوٰالاٰةِ اَوْلِيٰاءِكَ، وَمُعٰادٰاةِ اَعْدٰاءِكَ، وَالشَّوْقِ اِلىٰ لِقٰاءِكَ، يٰا ذَا الْجَلاٰلِ وَالْاِكْرٰامِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوْدَعْتُ فِي هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِنٰا هٰذٰا اِلىٰ يَوْمِ الْقِيٰامَةِ خٰالِصاً مُخْلِصاً، اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ».

عرفات وہ سرزمین ہے جہاں طویل جدائی کے بعد آدمؑ و حواء کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی اور ایک دوسرے سے آشنا ہوئے۔

عرفات وہ سرزمین ہے جہاں آدم ؑنے اپنے ترک اولیٰ کا اعتراف کیا۔

عرفات وہ سرزمین ہے جہاں دعا مستجاب ہوتی ہے، کوہِ عرفات کو "جبل الرحمہ" بھی کہتے ہیں۔ اسی پہاڑ کے کنارے امام حسین علیہ السلام نے دعائے عرفہ پڑھی تھی۔

عرفات میں وقوف حج کے ارکان میں سے ہے۔ اس کے مستحبات اور دعائیں پہلے بیان ہو چکی ہیں۔

مزدلفہ (مشعرالحرام)

سمت عرفات میں مأزمین کی حد سے، سمتِ منیٰ میں وادیٔ محسّر تک کو مزدلفہ یا مشعرالحرام کہتے ہیں۔ گذشتہ برسوں میں مشعرالحرام کی حدود پر علامت گذاری کی گئی ہے۔ ذی الحجہ کی دسویں رات طلوعین (طلوعِ فجر و طلوع آفتاب) کے درمیان

دوران رسولؐ اسی میں چھپے تھے۔ اس پہاڑ کو "جبل الثور" کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک زمانہ تک اس پر "ثور بن عبد مناف" نے قیام کیا تھا۔

مرحوم شیخ انصاری ـ قدس سرہ ـ نے مناسک میں کوہِ ثور کے لئے یہ دعا نقل کی ہے۔ زوار کی نیت سے پڑھے: «اَللّٰهُمَّ بِجٰاهِ مُحَمَّدٍ وَاَمِينِهِ وَصِدِّيقِهِ يَسِّرْ اُمُورَنٰا، وَاشْرَحْ صُدُورَنٰا، وَنَوِّرْ قُلُوبَنٰا، وَاخْتِمْ بِالْخَيْرِ اُمُورَنٰا، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلاٰنِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي، وَتَعْلَمُ حٰاجَتِي وَتَعْلَمُ مٰا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، فَاِنَّهُ لاٰ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلاّٰ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوْدَعْتُ فِي هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِنٰا هٰذٰا اِلىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ خٰالِصاً مُخْلِصاً، اَنِّي اَشْهَدُ اَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اللهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

عرفات

عرفات، مکہ کے شمال میں ـ ۲۱ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ـ ایک ہموار اور وسیع بیابان ہے جو کہ حدِ حرم سے خارج ہے۔

رمیٔ جمرات، قربانی، سر منڈانا یا تھوڑے سے بال یا ناخن کاٹنا، گیارہویں و بارہویں ذی الحجہ اور بعض موارد پر تیرھویں ذی الحجہ کو شب بسر کرنا، ایسے اعمال ہیں جنھیں منیٰ میں انجام پانا چاہیئے۔

منیٰ اور مسجد خیف کے مستحب اعمال پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔

مشعر الحرام میں وقوف حج کے ارکان میں سے ہے۔ مشعر کے مستحبات اور دعائیں پہلے بیان کی جاچکی ہیں۔

منیٰ

منیٰ، وادی مُحَسِّر اور جمرۂ عقبہ کے درمیان کی سرزمین ہے جو کہ حرم کا جزو ہے اور مکہ و مشعر الحرام کے مشرق میں واقع ہے۔ جمرۂ عقبہ ـــ مکہ کی حد آخر ـــ سے مزدلفہ کی طرف وادیٔ مُحَسِّر تک منیٰ ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۳۶۰۰ میٹر ہے۔

اس جگہ کو منیٰ کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسی حصار میں جبرئیلؑ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو یہ پیغام پہنچایا کہ خدا پر امید رکھو۔

مسجدِ خیف، جو کہ باعظمت مساجد میں سے ایک ہے منیٰ میں واقع ہے۔

روایت کی بنا پر دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

شیخ صدوق مرحوم نے "من لایحضرہ الفقیہ" میں امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مسجد غدیر میں نماز پڑھنا مستحب ہے۔

حضرتِ آمنہ ابواء میں : ابواء ایک قریہ کا نام ہے۔ میقاتِ جحفہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی والدہ جنابِ آمنہ بنت وہب مدینہ سے اپنے شوہر جناب عبداللہ کی قبر کی زیارت کے بعد مکہ کی طرف واپسی پر اس قریہ میں بیمار ہوئیں اور وہیں انتقال کیا۔ ابواء میں ان کی قبر مشہور ہے۔ آمنہ بنتِ وہب کی وہی زیارت پڑھنا مستحب ہے جو کہ مکہ مکرمہ کے متبرک مزار والے حصہ میں نقل ہوئی ہے۔

رَبَذہ میں جناب ابوذر غفاری کی زیارت : رَبَذہ، مکہ و مدینہ کے راستہ میں، صفراء سے جسے آج کل "واسط" کہتے ہیں سے نزدیک ہے۔ جناب ابوذر غفاری اور بعض صحابہ وہاں مدفون ہیں۔ مستحب ہے کہ جناب ابوذر کی اس طرح زیارت پڑھے :

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اَبا ذَرٍّ الْغِفارِيُّ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صاحِبَ

مکّہ اور مدینہ کے درمیان مقامات مقدّسہ

وہ اماکن و مشاہدِ مقدّسہ جو مکہ اور مدینہ کے راستہ میں واقع ہیں جیسے مسجدِ نعیم کے نزدیک "شہدائے فخ کی قبور"، وادیٔ طائف میں عبداللہ بن عباس کی قبر، مکّہ سے دو فرسخ دور سَرِف میں زوجۂ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم میمونہ کی قبر، جدّہ میں حضرتِ حوّا کی اور ابواء میں حضرت آمنہ کی قبر، جحفہ سے نزدیک مسجدِ غدیرِ خم (جحفہ سے دو یا تین میل کے فاصلے پر ہے)، رَبَذہ میں حضرت ابوذر غفاری کی قبر، بدر میں شہداءِ بدر کی قبور، عبداللہ بن الحارث بن عبدالمطلب کا مدفن، یہ جنگ بدر سے واپسی پر شدید زخموں کی بنا پر شہادت پائے اور مدینہ سے ۱۷ کیلومیٹر کے فاصلہ پر رَوحاء میں دفن ہوئے۔

خاتمۂ کتاب میں ان میں سے بعض کے بارے میں کچھ مطالب کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔

مسجد غدیر خم : جحفہ سے تین میل کے فاصلہ پر اور ایک

پڑھے پھر شہداء پر کی اس طرح زیارت کرے، اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الشُّهَدَاءُ الْمُؤْمِنُونَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ الْاِيمَانِ وَالتَّوْحِيدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِينِ اللهِ وَاَنْصَارَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ قَدِ اخْتَارَكُمْ لِدِينِهِ وَاصْطَفَاكُمْ لِرَسُولِهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ جَاهَدْتُمْ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ، وَنَصَرْتُمْ لِدِينِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ، وَجُدْتُمْ بِاَنْفُسِكُمْ دُونَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰى مِنْهَاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَجَزَاكُمُ اللهُ عَنْ نَبِيِّهِ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ، وَعَرَّفَنَا فِي مَحَلِّ رِضْوَانِهِ وَمَوْضِعِ اِكْرَامِهِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقاً، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ حِزْبُ اللهِ، وَاَنَّ مَنْ حَارَبَكُمْ فَقَدْ حَارَبَ اللهَ، وَاَنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ الْفَائِزِينَ، اَلَّذِينَ هُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ، فَعَلٰى مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ: مَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَلَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ عَلٰى ذِي لَهْجَةٍ
اَصْدَقَ مِنْ اَبِي ذَرٍّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَطَقَ بِالْحَقِّ، وَلَمْ
يَخَفْ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَلَا ظُلْمَ ظَالِمٍ، اَتَيْتُكَ زَائِراً شَاكِراً
لِبَلَاءِكَ فِي الْاِسْلَامِ، فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِي خَصَّكَ بِصِدْقِ اللَّهْجَةِ
وَالْخُشُونَةِ فِي ذَاتِ اللهِ وَمُتَابَعَةِ الْخَيِّرِينَ الْفَاضِلِينَ اَنْ يُحْيِيَنِي
حَيَاتَكَ، وَيُمِيتَنِي مَمَاتَكَ، وَيَحْشُرَنِي مَحْشَرَكَ، عَلٰى اِنْكَارِ
مَا اَنْكَرْتَ، وَمُنَابَذَةِ مَنْ نَابَذْتَ، جَمَعَ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ
رَسُولِهِ وَآلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فِي مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهِ، وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

شہداءِ بدر کی زیارت

بدر، مدینۂ منوّرہ اور مکۂ مکرّمہ کے درمیان واقع ہے۔ جہاں جنگ بدر کبریٰ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چودہ صحابی شہید ہوئے تھے۔ مسجد عریش میں — جو کہ شہداءِ بدر کے نزدیک ہے — دو رکعت نماز

مسجد الحرام، مسجد نبویؐ میں نماز شب پڑھنا تو سبحان اللہ۔

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ''پیٹ بھر کے کھانے کے بعد رات کو بیدار ہونے، تمام شب سوئے رہنے کے بعد، چہرہ کے پرنور اور فاسق وفاجر کے ساتھ دوستی کرنے کے بعد دنیا سے محفوظ رہنے کی توقع کرنا عقلمندی نہیں ہے۔''

آداب نماز شب نیند سے بیدار ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ لِاَحْمَدَهٗ وَاَعْبُدَهٗ o

جب صبح کی آذان ہو تو یہ دعا تو پڑھے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحُ سَبَقَتْ رَحْمَتُکَ غَضَبَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمo

مسواک کرنا، غسل کرنا، پاکیزہ لباس پہننا، خوشبو لگانا۔ (مگر احرام کی حالت میں خوشبو لگانا جائز نہیں)

وقت نماز شب

نماز شب کا وقت آدھی رات سے شروع ہو کر طلوع صبح تک ہے۔ جتنا صبح صادق کے قریب پڑھی جائے اتنا افضل ہے۔ بیدار نہ ہونے کا خدشہ ہو تو سونے سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے۔

رکعات نماز شب

نماز شب کی کل گیارہ رکعتیں ہیں۔ پہلے دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعتیں نماز شب

نماز شب کی فضیلت

روایت میں ہے کہ نصف شب بیدار ہونا مومن کا شرف ہے۔ نماز شب پڑھنا صحت وتندرستی کا باعث ہے۔ دن کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ وحشت قبر کی دوری کا موجب ہے۔ چہرے کی خوبصورتی اور وسعت رزق کا ضامن ہے۔ جیسے مال اور اولاد دنیا کی زینت ہے اسی طرح نماز تہجد آخرت کی زینت ہے۔ نماز شب دن کی روزی کی ضامن ہے۔ حضرت رسول اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نصف شب کی دو رکعت نماز میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ حضرت امام زین العابدینؑ سے پوچھا گیا کہ جو لوگ تہجد کی نماز پڑھتے ہیں انکا چہرہ کیوں پر رونق ہوتا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا۔ وہ لوگ خلوت میں خدا سے راز و نیاز کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو اپنے نور سے ڈھانپ دیتا ہے۔

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ ''تم میں سے جو بھی رات کو سوتا ہے' شیطان اس کے سر کے قریب تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ سوتے رہو' رات بڑی لمبی ہے۔ جب کوئی انسان نیند سے بیدار ہو کر اللہ جل شانہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ بندہ مومن پاکیزہ نفس اور مسرت وانبساط کی حالت میں صبح کرتا ہے۔ سوئے رہنے کی صورت میں انسان سارا دن سست وکاہل رہتا ہے۔

بہر صورت فضیلت نماز شب میں روایات کثرت سے ہیں۔ زہے نصیب ایسے افراد کے جو اس نعمت سے مستفیض ہوتے ہیں۔ خصوصاً احرام کی حالت میں اور

دعائے امام زمانہ علیہ السلام

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلٰوتُکَ
عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰبَائِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ
وَّلِیًّاوَّ حَافِظًا وَّ قَائِدًا وَّنَاصِرًاوَ دَلِیْلاًوَّ عَیْنًا حَتّٰی
تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعًا وَّ تُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلاًاَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ ○

پڑھی جاتی ہیں۔اس کے بعد دو رکعت نماز شفع کی نیت سے پڑھی جائیں گی اور آخر میں ایک رکعت نماز وتر ہے۔اس طرح گیارہ رکعتیں مکمل ہوتی ہیں۔

نیت نماز شب

"دو رکعت نماز شب پڑھتا/پڑھتی ہوں۔" سنت قربۃً الی اللہ"۔آٹھ رکعتیں پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز شفع پڑھتا/پڑھتی ہوں۔سنت قربۃً الی اللہ۔اس طرح دس رکعتوں کے بعد ایک رکعت نماز وتر پڑھتا/پڑھتی ہوں۔سنت قربۃً الی اللہ۔ سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہواللہ پڑھنا افضل ہے۔ویسے جو سورہ چاہے پڑھے۔

اہمیت نماز وتر

نماز وتر بڑی اہمیت کا حامل ہے۔انتہائی خلوص اور عاجزی کے ساتھ دعائیں مانگیں۔خوف خدا میں زیادہ گریہ وزاری کرنے کی کوشش کریں۔کم از کم چالیس مومنین ومومنات (زندہ/مردہ) کا نام لے کر دعا مانگیں۔اس کے بعد" اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ "ستر مرتبہ پڑھے۔اس کے بعد بہتر یہ ہے کہ تین سو مرتبہ اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ پڑھے۔نماز ختم کرنے کے بعد تسبیح زہراؑ پڑھے۔پھر تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِرَبِّ الصَّبَاحِ اَلْحَمْدُ لِفَالِقِ الْاَصْبَاحِ تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّی الْمَلِکُ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْم۔پھر یہ پڑھے۔یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا رَحِیْمُ یَا غَنِیُّ یَا کَرِیْمُ اُرْزُقْنِیْ مِنَ التِّجَارَۃِ اَعْظَمَھَا فَضْلاً وَ اَوْسَعَھَا رِزْقاً وَ خَیْرَھَا لِیْ عَاقِبَۃً فَاِنَّہٗ لاَ خَیْرَ فِیْمَا لاَ عَاقِبَۃَ لَہٗ. اس کے بعد سجدہ کرے اور پانچ مرتبہ پڑھے "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ" سجدہ کے بعد آذان صبح تک قرآن کی تلاوت کرنے میں مصروف رہیں۔

منقول ہے کہ سورۂ یٰسین اپنے پڑھنے والے کو دنیا و آخرت کی خیر پہنچاتی ہے، آخرت کے ہول اور دُنیا کی بلائیں اس سے دُور کر دیتی ہے اور اس سے ہر شر کو دفع اور اس کی ہر حاجت کو پورا کرتی ہے سورۂ یٰسین کو پڑھنے والے کے لیے بیس حج کا ثواب ہے اور اُسکے سننے والے کے لیے ہزار نور، ہزار یقین، ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں ہیں۔ اور اس شخص کو ہر خوف و مصیبت سے نکالتی ہے۔ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں سورۂ یٰسین پڑھے تو خدا مُردوں کے عذاب میں کمی کر دے گا اور مُردوں کے عدد کے برابر اس کو نیکیاں عنایت کرے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص دِن میں سورۂ یٰسین پڑھے وہ رات تک رزق پاتا اور محفوظ رہتا ہے اور جو رات کو سونے سے پہلے پڑھے تو خدائے عزّوجلّ اس کے لیے ہزار فرشتے مؤکل فرماتا ہے کہ ہر شیطان کے شر اور ہر آفت سے اس کی حفاظت کریں اور اگر اسی دن وہ مر جائے تو خدا اسے جنت میں داخل کریگا یہ خبر یعنی حدیث ہے۔

فضیلت سورۂ یٰسین

جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے سورۂ یٰسین پڑھے تو خداوندِ عالم اسے بارہ ختمِ قرآنِ پاک کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ جب کسی بیمار کے نزدیک سورۂ یٰسین پڑھی جائے تو اس کے ہر حرف کے عوض دس فرشتے اس کے سامنے صف بستہ کھڑے ہو کر اس کے لیے طلبِ مغفرت کرتے ہیں۔ اس کی رُوح قبض ہوتے وقت حاضر رہتے ہیں۔ اسکے جنازے کی مشایعت کرتے ہیں۔ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اس کے دفن کے وقت حاضر رہتے ہیں۔ اور جو بیمار جان کنی کے وقت خود یا کوئی اور اس کے نزدیک سورۂ یٰسین پڑھے تو بہشت کا خازن رضوان ایک شربت آبِ بہشت میں سے لا کر اسے دیتا ہے۔ پس وہ شخص اس سے سیراب ہو کر مرتا ہے۔ وہ قبر سے سیراب ہی اٹھے گا اور انبیاء کے حوضوں میں سے کسی حوض کا محتاج نہ ہوگا یہاں تک کہ جنّت میں سیراب ہی داخل ہوگا۔

إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا

ٹھوڑیوں تک ہیں پھر ان کے سر اونچے ہو گئے ہوئے ہیں اور ہم نے

مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

ان کے سامنے دیوار کر دی اور ان کے پیچھے ایک دیوار کر دی

فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ

پھر ہم نے انھیں ڈھانپ لیا پس وہ دیکھ نہیں سکتے اور اُن پر برابر ہے

ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾

کیا تو نے ان کو ڈرایا یا تو نے انھیں نہ ڈرایا وہ ایمان نہیں لائیں گے

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

نا سوا اس کے نہیں کہ تو اسے ڈرا سکتا ہے جس نے نصیحت کی پیروی کی اور

خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

(خدائے) رحمٰن سے غائبانہ ڈرا پس اسے بخشش،

وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ

اور باعزت بدلہ کی خوشخبری دے یقیناً ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ

اور جو کچھ انھوں نے آگے بھیجا اور (جو کچھ ان کے) پیچھے ہے ہم لکھتے جاتے ہیں

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾ ع

اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں جمع کر رکھا ہے

سُوْرَةُ يٰسٓ ٢ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(پڑھ) ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

يٰسٓ ① وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ② اِنَّكَ

يٰسٓ قسم ہے محکم قرآن کی یقیناً تم

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ③ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ④

رسولوں میں سے ہو سیدھے راستہ پر

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ⑤ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

(یہ قرآن) بڑے زبردست بہت رحم کرنیوالے کا اتارا ہوا ہے تاکہ تو اس قوم کو ڈرائے

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ⑥ لَقَدْ

جن کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے پس وہ غافل ہیں یقیناً

حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑦

ان کے اکثروں پر (اللہ تعالیٰ کا) قول سچا ثابت ہوا ہے پھر وہ ایمان نہیں لاتے ہیں

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ

یقیناً ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں پس وہ

وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ

اور تمھیں ہماری طرف سے ضرور دردناک عذاب پہنچے گا وہ بولے تمھاری نحوست

مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ

تمہارے ہی ساتھ ہے۔ کیا (یہ اسلیے کہہ رہے ہو) کہ تمھیں نصیحت کی گئی (ایسا نہیں ہے) بلکہ تم

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

ہو ہی زیادتی کرنے والے لوگ اور شہر کے دُور کے کنارے سے

رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾

ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے میری قوم (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

تم اس کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور وہ ہدایت پائے ہوئے ہیں

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ

اور مجھے کیا ہوا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا حالانکہ اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً

تم سب لوٹائے جاؤ گے کیا میں اس کے سوا اور معبود اختیار کر لوں

اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ

کہ اگر (خدائے) رحمٰن مجھے ضرر پہنچانے کا ارادہ کرے تو ان کی سفارش میرے

شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّيْٓ اِذًا

کسی بھی کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے یقیناً اس وقت میں

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ

اور تو ان کے لیے بستی والوں کی مثال بیان کر جبکہ

جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ۚ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

اس بستی میں (ہمارے) بھیجے ہوئے آئے جبکہ ہم نے ان کی طرف دو کو بھیجا

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

پھر انھوں نے ان دونوں کو جھٹلایا پس ہم نے ایک تیسرے کے ساتھ قوت دی

فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ

پھر وہ بولے یقیناً ہم تمھاری طرف بھیجے ہوئے ہیں وہ بولے، نہیں

اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ

ہو تم مگر ہماری مانند بشر اور (خدائے) رحمان نے تو کوئی چیز نازل

مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

نہیں کی تم تو جھوٹ ہی بولتے ہو

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

انھوں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ یقیناً ہم تمھاری طرف ضرور بھیجے گئے ہوئے ہیں

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا

اور ہمارے ذمہ نہیں ہے مگر کھول کھول کر پہنچا دینا وہ بولے یقیناً ہم نے

تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ

تمھیں منحوس جانا اگر تم باز نہ آئے تو ضرور ہم تمھیں سنگسار کریں گے

إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ

ان کی طرف پلٹ کر نہیں آتے اور وہ سب کے سب ہمارے حضور

لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ

اکٹھے حاضر کیے جانے والے ہیں اور ان کے لیے مُردہ زمین ایک نشانی ہے

الْمَيْتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا

ہم نے اسے زندہ کیا اور ہم نے اس میں سے دانہ نکالا

فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن

پس وہ اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں

نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾

کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور ہم نے اس میں چشمے بہا دیے

لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ

تاکہ وہ اس کے پھل میں سے کھائیں اور اسے ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي

پھر کیا وہ شکر نہیں کرتے پاک ہے وہ ذات جس نے

خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ

ہر چیز کے جوڑے پیدا کر دیے اس کے بھی جو زمین سے اُگتی ہے

وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾

اور ان کی جانیں بھی اور اس کے بھی جسے یہ نہیں جانتے

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

ضرور کھلی گمراہی میں ہوں گا یقیناً میں تمہارے پروردگار پر ایمان لاچکا

فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ

پس تم سب میری سنو (اسے) کہا گیا کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ وہ بولا کہ

يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ

اے کاش کہ میری قوم کے لوگ جان لیتے کہ میرے پروردگار نے مجھے کس سبب سے بخش دیا

وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي

اور مجھے عزت والوں میں سے قرار دیا اور ہم نے

قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا

اس کے بعد اس کی قوم پر نہ تو آسمان سے کوئی لشکر اتارا اور نہ

كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

ہم اتارنے والے ہی تھے ان کا عذاب ایک تُند آواز کے سوا کچھ نہ تھا

فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَي الْعِبَادِ ۚ

پس وہ سب اسی وقت بجھنے والے ہوگئے اے افسوس ان بندوں پر

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

کہ ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر یہ کہ اس کے ساتھ وہ ٹھٹھا ہی کرتے رہے

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ

کیا انھوں نے غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہوں کو ہلاک کیا یقیناً وہ

مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا

جن پر یہ سوار ہوتے رہتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پس نہ تو

صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا

اُن کے لیے کوئی فریاد کو پہنچنے والا ہو گا اور نہ وہ چھڑائے جائیں گے سوائے

رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا

ہماری جانب سے رحمت، اور ایک مقررہ وقت تک فائدہ (دینے) کے اور جب

قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ

ان سے کہا جاتا ہے کہ اس سے ڈرو جو تمھارے سامنے ہے اور جو تمھارے پیچھے ہے

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ

تاکہ تم پر رحم کیا جائے (مگر ان کی حالت یہ ہے کہ) ان کے پاس

اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾

ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی نہیں آتی مگر یہ اس روگردان ہی رہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تمھیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرو

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ

تو جو لوگ کافر ہو گئے انھوں نے ان لوگوں سے کہا جو ایمان لا چکے کیا ہم

مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

اسے کھلائیں جسے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا خود کھلا دیتا تم نہیں ہو مگر

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيۡلُ ۖ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ

اور اُن کے لیے رات ایک نشانی ہے ۔ اس میں سے ہم دِن کو نکال لاتے ہیں

فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَ ۙ﴿۳۷﴾ وَالشَّمۡسُ

پھر وہ یکایک اندھیروں میں رہنے والے ہو جاتے ہیں اور سُورج

تَجۡرِىۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ

اپنے مقررہ مقام کی طرف چلا جاتا ہے یہ اندازہ ہے زبردست (اور)

الۡعَلِيۡمِ ؕ﴿۳۸﴾ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى

سب کچھ جاننے والے کا اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ

عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِيۡمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمۡسُ

وہ کھجور کی پرانی شاخ کی مانند ہو کر پلٹا نہ تو سُورج

يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ

کے لیے ممکن ہے کہ وہ چاند کو پا جائے اور نہ رات ہی

سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾

دِن سے آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب آسمان میں چلتے رہتے ہیں

وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى

اور اُن کے لیے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ یقیناً ہم نے ان کی نسل کو

الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۙ﴿۴۱﴾ وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ

بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور ان کے لیے ویسی ہی (اور چیزیں) پیدا کیں

جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ

سب ہمارے حضور حاضر کیے جائیں گے پھر اس دن نہ تو

نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

کسی نفس پر کچھ ظلم کیا جائے گا اور نہ تم بدلہ دیے جاؤ گے سوائے اس (عمل) کے جو تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ

کیا کرتے تھے یقیناً اس دن جنت والے

شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ ج هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ

کسی شغل میں خوشحال ہوں گے وہ اور اُن کی بیویاں

ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ

سایوں میں مسہریوں پر تکیے لگائے ہوں گے ان کے لیے

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ ج صلے

اس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے لیے ہر وہ چیز ہوگی جسے وہ مانگیں گے

سَلٰمٌ ۚ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾

بہت رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے (انھیں) سلام کہا جائے گا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾

اور (نافرمانوں سے کہا جائے گا) اے جرم کرنے والو! آج کے دن تم الگ ہو جاؤ

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے یہ عہد نہ لیا تھا کہ

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

کھلی گمراہی میں اور وہ کہتے ہیں کہ

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ

اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) وہ وعدہ کب (پورا) ہوگا وہ انتظار نہیں کرتے

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾

مگر ایک چیخ کا کہ وہ ان کو پکڑے گی درآنحالیکہ وہ جھگڑتے ہوں گے

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ

پس وہ نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف

يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ

لوٹ کر جائیں گے اور صور میں پھونکا جائے گا پھر یکایک وہ

مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾

قبروں میں سے (نکل کر) اپنے پروردگار کے حضور دوڑے جائیں گے

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ

وہ کہیں گے ہائے ہماری خرابی ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا دیا

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾

(ان سے کہا جائیگا کہ) یہ وہ ہے جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا اور رسولوں نے سچ کر دکھایا

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ

ان کا عذاب ایک تند آواز کے سوا کچھ نہ تھا پس یکایک وہ

مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝ ع ۳

مسخ کر دیتے پھر وہ نہ تو گزر سکتے اور نہ لوٹ سکتے

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا

اور جسے ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اسے پیدائش میں الٹا کر دیتے ہیں پھر کیا

يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا

وہ عقل سے کام نہیں لیتے اور ہم نے اسے (محمدؐ کو) شعر (لغو گوئی) نہیں سکھایا اور نہ ہی

يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لا

یہ اس (کی شان) کے لائق تھا یہ نہیں ہے مگر نصیحت اور بیان کر دینے والا قرآن

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى

تاکہ یہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر عذاب کی بات

الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

ثابت ہو جائے. کیا انھوں نے غور نہیں کیا یقیناً ہم نے ان کے لیے

مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝

اس میں سے جسے ہمارے ہاتھوں نے بنایا چارپائے پیدا کئے پھر وہ ان کے لیے مالک ہیں

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ

اور ہم نے انھیں ان کے لیے فرمانبردار کر دیا پس ان میں سے کچھ ان کی سواریاں ہیں

وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

اور ان میں سے بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں بہت سے فائدے

تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

تم شیطان کی عبادت نہ کرنا یقیناً وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ

اور یہ کہ تم میری ہی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے اور یقیناً

اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا

اس نے تم میں سے اکثروں کو گمراہ کر دیا پس کیا تم عقل سے

تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

کام نہیں لیتے تھے یہ ہے وہ دوزخ جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اَلْيَوْمَ

آج کے دن اس میں جا پڑو بہ سبب اس کے جو تم کفر کیا کرتے تھے اس دن

نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ

ہم اُن کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَلَوْ

اور ان کے پاؤں اس بات کی گواہی دیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اور اگر

نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

ہم چاہتے تو البتہ ان کی آنکھوں کی روشنی زائل کر دیتے تو وہ راستے سے آگے بڑھ جاتے

فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰي

پھر کہاں سے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ پر ہی ان (کی صورتیں)

الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ

جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا ۔ کا اور وہ ہر قسم کی

خَلْقٍ عَلِیْمُ ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ

پیدائش کو خوب جاننے والا ہے جس نے تمھارے لیے

مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ

ہرے درخت سے آگ پیدا کردی پس تم

مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ

اس میں سے آگ سلگاتے ہو کیا وہ جس نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ

آسمان اور زمین پیدا کیے اس بات پر قدرت رکھنے والا نہیں کہ

یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۙ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾

ان کی مانند پیدا کر دے ہاں اور وہ بہت پیدا کرنیوالا خوب جاننے والا ہے

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ

ماسوا اس کے نہیں کہ اس کا امر یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے کہ اس کیلئے کہے

كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ

ہوجا وہ فوراً ہوجاتی ہے پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع ۴

ہر چیز کا اختیار ہے اور اسی کے حضور میں تم سب لوٹائے جاؤ گے

وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا

اور پینے کی چیزیں ہیں پھر کیا وہ شکر نہیں کرتے اور انھوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾

اللہ تعالیٰ کے سوا کئی معبود اختیار کر لیے تاکہ وہ مدد دیے جائیں

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ

(لیکن) وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور وہ ان کے لیے ایسا لشکر ہیں

مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا

جو (قیامت کے دن) حاضر کیے جانے والے ہیں پس تمھیں ان کی بات غم میں نہ ڈالے یقیناً

نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ

ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں کیا

يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ

انسان نے غور نہیں کیا یقیناً ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا

فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا

پھر وہ یکایک کھلم کھلا جھگڑنے والا ہو گیا اور اس نے ہمارے لیے

مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ

ایک مثال گھڑ دی اور وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا کہنے لگا کون ہے جو زندہ کرے گا

الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا

ہڈیوں کو حالانکہ وہ گل سڑ گئی ہوں گی۔ (اے رسولؐ) کہہ دو کہ انھیں وہی زندہ کرے گا

سُوْرَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ نبا مکہ میں نازل ہوا خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اسکی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں۔ ایک بڑی خبر کا حال جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں۔

مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ

دیکھو انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا۔ پھر انہیں عنقریب ہی ضرور معلوم ہو جائے گا۔ کیا ہم

نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ

نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا۔ اور ہم نے تم لوگوں کو

اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠

جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو آرام (کا باعث) قرار دیا۔ اور رات کو پردہ بنایا۔

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢

اور ہم ہی نے دن کو (کسب) معاش کا وقت) بنایا۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً

اور ہم ہی نے (سورج کو) روشن چراغ بنایا۔ اور ہم ہی نے بادلوں سے موسلا دھار پانی

ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ

برسایا۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے دانے اور سبزی اور گھنے گھنے باغ پیدا کر دیں۔ بیشک

يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

فیصلہ کا دن مقرر ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم لوگ گروہ گروہ

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩ وَّسُيِّرَتِ

حاضر ہو گے۔ اور آسمان کھول دیئے جائیں گے تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١

(اپنی جگہ سے) چلائے جائیں گے تو ریت ہو کر رہ جائیں گے۔ بے شک جہنم گھات (کی جگہ) ہے۔

فضیلت سورہ نباء

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا اس کو قیامت کے روز خداوند عالم جنت کے ٹھنڈے اور خوشگوار مشروب سے سیراب کرے گا۔ (مجمع البیان)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص روزانہ اس سورہ کی تلاوت کرے گا اس کو ایک سال مکمل ہونے سے پہلے ہی حج بیت اللہ نصیب ہوگا۔ (تفسیر میزان)

ایک اور حدیث میں رسول اکرمؐ سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا اور اس سے زبانی یاد کرے گا اس کا حساب قیامت کے دن اتنی جلدی ہوگا جتنی جلدی میں نماز پڑھی جاتی ہے۔ (تفسیر نمونہ)

يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

ڈرا دیا جس دن آدمی اپنے ہاتھوں پہلے سے بھیجے ہوئے (اعمال) کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں خاک ہو جاتا

لِلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے۔ اس میں مدتوں پڑے جھینکتے رہیں گے۔ نہ وہاں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے

بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝

اور نہ کھولتے ہوئے پانی اور بہتی ہوئی پیپ کے سوا کچھ پینے کو ملے گا۔ (یہ انکی کارستانیوں کا) پورا پورا بدلہ

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝

ہے۔ بیشک یہ لوگ آخرت کے حساب کی امید ہی نہ رکھتے تھے۔ اور ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو بُری طرح

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا

جھٹلایا۔ اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر منضبط کر رکھا ہے تو اب تم مزا چکھو ہم تو تم پر عذاب ہی بڑھاتے

عَذَابًا ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّ

جائیں گے۔ بیشک پرہیزگاروں کیلئے بڑی کامیابی ہے۔ (یعنی بہشت کے) باغ اور انگور۔ اور اٹھتی

كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا

جوانیوں والی ہمسن عورتیں ہیں۔ اور شراب کے لبریز ساغر۔ وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ

لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ

جھوٹ۔ (یہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے کافی انعام اور صلہ ہے۔ جو سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ

آسمانوں اور زمین اور جو ان (دونوں) کے بیچ میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان ہے لوگوں کو اس

خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۝ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ

سے بات کرنیکا یارا نہ ہوگا۔ جسدن جبرئیل اور دیگر فرشتے (اسکے سامنے) پر باندھ کر کھڑے ہونگے (اسدن

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ

اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا مگر جسے خدا اجازت دے اور وہ ٹھکانے کی بات کہے۔ وہ دن برحق ہے

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۝

تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں (اپنا) ٹھکانہ بنائے۔ ہم نے تم لوگوں کو عنقریب آنیوالے عذاب سے

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(پڑھ) ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢

جب واقع ہو جانے والی واقع ہو جائے گی اس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ

وہ پست کرنے والی (بھی) ہے (اور) بلند کرنے والی (بھی) جبکہ زمین ہلائی جائے گی

رَجًّا ۝٤ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ

ہلایا جانا اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے گئے ریزہ ریزہ کرنا پھر وہ

هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝٦ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧

پھیلا ہوا غبار ہو جائیں گے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨

پس دائیں ہاتھ والے کیا (اچھا نصیبہ) دائیں ہاتھ والوں کا

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩

اور بائیں ہاتھ والے کیا (بُرا نصیبہ) بائیں ہاتھ والوں کا

فضیلت سورہ واقعہ

ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص شب جمعہ یہ سورہ پڑھے گا خداوند عالم اس کو اپنا دوست قرار دے گا اور اس کی محبت اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کرے گا۔ اس سورہ کا پڑھنے والا کبھی محتاج نہ ہوگا اور ہمیشہ آفات دنیوی واخری سے بچا رہے گا اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اصحاب اور رفقاء میں شمار ہوگا۔

ایک روایت میں معتبر ذریعہ سے یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ عبداللہ بن مسعود ایک مرتبہ بیمار ہوئے اور حضرت عثمان بن عفان ان کی عیادت کو گئے پوچھا گیا، کیا تکلیف ہے؟ کہا بس خدا کی رحمت کا امیدوار ہوں، کہا کوئی معالج علاج کے لئے لایا جائے؟ کہا ضرورت نہیں جو میرا طبیب ہے اس کی مصلحت سے یہ بیماری ہے، حضرت عثمان نے کہا کچھ روپیہ پیسہ حاضر کروں؟ کہا جب ضرورت تھی تو آپ نے پوچھا نہیں۔ اب مجھ کو ضرورت نہیں (چونکہ بیماری شدید اور بچنے کی امید نہ تھی) اس لئے حضرت عثمان نے کہا کہ اچھا میں آپ کی لڑکیوں کے لئے کچھ دینار دے دیتا ہوں، کہا اس کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب اس سورہ کو پڑھتا رہے گا وہ زندگی میں کبھی محتاج نہ ہوگا۔''

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوِءِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا

جیسے کہ چھپا کر رکھے ہوئے موتی : یہ بدلہ ہوگا ان اعمال

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا

کا جو وہ کیا کرتے تھے وہ اس (جنّت) میں نہ بیہودہ گوئی سنیں گے

وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾

اور نہ گناہ کی بات سوائے سلام اور سلام کہنے کے

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾

اور دائیں ہاتھ والے کیا (اچھا نصیبہ) دائیں ہاتھ والوں کا

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾

وہ بغیر کانٹوں کی جھکی ہوئی بیریوں میں ہوں گے اور تہ بہ تہ لگے ہوئے کیلے

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾

اور پھیلے ہوئے سائے اور بہایا ہوا پانی

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾

اور کثرت سے میوہ نہ کاٹا گیا اور نہ روکا گیا

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ

اور بلند کئے ہوئے فرش یقیناً ہم نے ان (روحوں) کو پیدا کیا

اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾

پیدا کرنا پس ہم نے ان کو کنواری بنایا شوہروں کی محبوبائیں (اور انکی ہمجولیاں)

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾

اور آگے بڑھنے والے ہی سب سے آگے ہوں گے ۔ وہی (اللہ تعالیٰ کے) مقرب ہوں گے

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾

وہ نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے ۔ پہلوں میں سے ایک انبوہِ کثیر ہوگا

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ

اور پچھلوں میں سے تھوڑے ۔ وہ سونے کی تاروں سے بنے ہوئے

مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۚ﴿۱۶﴾

جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ۔ ان پر (بیٹھے) آمنے سامنے تکیہ لگانے والے ہوں گے

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾

اُن پر (خدمت کے لیے) ہمیشہ رہنے والے لڑکے

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ﴿۱۸﴾

آبخوروں اور آفتابوں اور ایسی صاف شراب کے جام لیے ہوئے گردش کریں گے

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾

جس سے انھیں نہ تو سر درد ہوگا اور نہ وہ بہکیں گے

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ

اور میوے جنھیں وہ پسند کریں گے ۔ اور پرندوں کا گوشت

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۙ﴿۲۲﴾

جس کی وہ خواہش کریں گے ۔ اور بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی

إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ

ایک جانے ہوئے دن کے مقررہ وقت پر پھر یقیناً تم

أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَآكِلُونَ مِن

اے گمراہو! جھٹلانے والو!

شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾

تھوہر کے درخت میں سے کھانے والے پھر اسی میں سے پیٹوں کو بھرنے والے ہو گے

فَشَٰرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَٰرِبُونَ

پھر تم اسی کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینے والے ہو گے پس تم پیاسے

شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾

اونٹوں کے پینے کی طرح پینے والے ہو گے جزا و سزا کے دن یہ ان کی مہمانی ہو گی

نَحْنُ خَلَقْنَٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَءَيْتُم

ہم نے ہی تمھیں پیدا کیا پھر تم کیوں تصدیق نہیں کرتے پھر کیا تم نے غور کیا کہ

مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ

جو منی تم (رحم میں) ڈالتے ہو کیا تم اسے پیدا کرتے ہو یا ہم

الْخَٰلِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ

پیدا کرنے والے ہیں ہم نے تمھارے درمیان موت کو مقدر کیا

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَٰلَكُمْ

اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہیں کہ تمھارے ایسے لوگ بدل ڈالیں

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾

دائیں ہاتھ والوں کے لیے پہلوں میں سے انبوہِ کثیر ہوگا

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ

اور پچھلوں میں سے بھی انبوہِ کثیر ہوگا اور بائیں ہاتھ والے

مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾

کیا (بُرا نصیبہ ہوگا) بائیں ہاتھ والوں کا وہ زہریلی گرم ہوا اور کھولتے پانی

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾

اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ باعزت

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾

یقیناً وہ اس سے پہلے دولت مند تھے

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾

اور وہ بہت بڑے گناہ پر اصرار کیا کرتے تھے

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

اور وہ کہا کرتے تھے (کہ) کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾

تو کیا ہم ضرور (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے۔ کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ

(اے رسولؐ) کہہ دو (کہ) یقیناً پہلے اور پچھلے (لوگ) سب اکٹھے کیے جائیں گے

نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا

ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم نے ہی ان (درختوں) کو موجبِ عبرت اور سرمایۂ دولت

لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ ع ٢

بنایا ہے مقوین کے لیے پس تو اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی تسبیح کیئے جا

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ

پس میں ستاروں کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم جانتے ہو تو یقیناً وہ

تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ

قسم بہت عظمت والی ہے یقیناً وہ عزت والا قرآن ہے جو

كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾

پوشیدہ کتاب میں ہے اسے کوئی نہیں چھوتا سوائے (ان کے) جو پاک کر دیے گئے ہیں

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ

(اس کا) اُتارا جانا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے پھر کیا تم اس کلام سے

اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ

سُستی کرنے والے ہو اور اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم

تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾

جھٹلاتے ہو پھر تم کیوں نہیں (روح کو ایمان کی طرف پلٹا دیتے) جبکہ وہ گلے تک پہنچے

وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ

اور تم اس وقت دیکھتے ہو اور ہم تم سے اس کی طرف زیادہ

وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ

اور اس ہیئت میں پیدا کریں جسے تم جانتے نہیں ہو اور یقیناً تم نے پہلی پیدائش کو

الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾

جان لیا پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے پھر کیا تم نے اس پر غور کیا جو تم بوتے ہو

ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ الزَّٰرِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ

کیا تم اسے اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں اگر ہم چاہتے

لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا

تو البتہ اسے ریزہ ریزہ کر دیتے پھر تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے کہ یقیناً ہم

لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ

تاوان ڈالے گئے ہیں بلکہ ہم محروم (لوگ) ہیں پھر کیا تم نے

الْمَآءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ

پانی پر غور کیا جسے تم پیتے ہو کیا تم نے اسے مُزن سے نازل کیا

الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ

یا ہم نازل کرنے والے ہیں اگر ہم چاہتے تو اسے

أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ

کھاری بنا دیتے پھر تم کیوں شکر نہیں کرتے پھر کیا تم نے آگ پر غور کیا

الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ

جسے تم سُلگاتے ہو کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا یا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ

وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ

لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

مِنكُمْ وَلٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ إِن كُنتُمْ

نزدیک ہیں لیکن تم دیکھتے نہیں ﴿۸۵﴾ پھر اگر تم

غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٨٧﴾

کسی کے غلام نہیں ہو ﴿۸۶﴾ تو تم کیوں نہیں اسے لوٹا دیتے اگر تم سچے ہو ﴿۸۷﴾

فَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ

پس اگر وہ (مرنے والا) مقربوں میں سے تھا تو ﴿۸۸﴾ (اس کے لیے) راحت اور پاکیزہ روزی

وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ

اور نعمتوں والی جنت ہوگی ﴿۸۹﴾ اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے تھا

ٱلْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩١﴾

﴿۹۰﴾ تو (اسے کہا جائے گا کہ) تجھ پر دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ہے ﴿۹۱﴾

وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾

اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے تھا ﴿۹۲﴾

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾

تو کھولتے ہوئے پانی سے مہمانی ہوگی ﴿۹۳﴾ اور دوزخ کی آگ میں جلنا ﴿۹۴﴾

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ ٱلْيَقِينِ ﴿٩٥﴾

یقیناً یہ ضرور یقینی سچ ہے ﴿۹۵﴾

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾

﴿۹۶﴾

پیشکش: کاروان مکتبہ پاکستان

ناشر

ثاقب پبلی کیشنز لاہور پاکستان